طحاوی شریف
(عربی، اردو)

تصنیف:

محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ــــ ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ــــ ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب ـــــــــ شرح معانی الآثار (طحاوی شریف)

تصنیف ـــــــــ محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ـــــــــ مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ (لاہور)

تقدیم ـــــــــ مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ (کراچی)

تحریک ـــــــــ مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہٗ (لاہور)

کتابت ـــــــــ محمد یعقوب گیلانی

صفحات جلد اول ـــــــــ ۸۲۴

سن اشاعت جلد اول ـــــ اکتوبر ۱۹۹۳ء

مطبع ـــــــــ رومی پرنٹرز اینڈ پبلیکیشنز لاہور

ناشر ـــــــــ سید محسن اعجاز، حامد اینڈ کمپنی، لاہور

تصحیح جلد اول ـــــــــ مولانا محمد طفیل صاحب

ہدیہ جلد اول ـــــــــ Rs 175/00 روپے

تقسیم کار:

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے ہادی اور احادیث نبویہ کے ملجا تھے اور حافظ ابو شیرازی کہا کرتے تھے کہ امام ابوجعفر طحاوی، اصحاب ابوحنیفہ کی علمی ریاست کے منتہا ہیں۔[1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقہیہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے[2] اور اتقانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابوجعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔[3]

ولادت اور نام ونسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب ونسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمۃ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی ہیں قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی ابین اور حجر ازد۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادیٔ نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے۔ اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ محدث محی الدین

---

[1] وصی احمد محدث سورتی — ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶

[3] محمد عبدالرحمن مبارک پوری مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲۔ [4] لسان المیزان، ص ۲۷۴

ابو محمد عبدالقادر صاحب متوفی[1] ۶۹۶ھ الجواہر المضیہ[1]، شاہ عبدالعزیز محدث متوفی ۱۲۲۹ھ دہلوی[2] نے اور مولوی عبدالحیٔ لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[3] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۲۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ[4] نے ان سے ۲۳۰ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ:

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابوابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رُخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جا کر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابوجعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کر دی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ؛

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابوحازم سے فقہ کی تحصیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابوموسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں[5] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی[6] کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں:۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مثرود، ابراہیم بن ابی داؤد لنصر لیس، ابوبکر، بکار بن قتیبہ[6] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبدالغنی بن رفاعہ کا بھی ذکر کیا ہے[7]

تلامذہ:

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگانِ علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: ابومحمد عبدالعزیز بن محمد التمیمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبداللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابوبکر

---

[1] الجواہر المضیہ، ج ۲ ص ۱۰۳
[2] بستان المحدثین ص ۲۸۸
[3] الفوائد البہیۃ، ص ۳۲
[4] تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹
[5] وصی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علیٰ شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲
[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵
[7] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

علی بن سعدویہ البردعی، ابوالقاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابوالقاسم عبداللہ بن علی الداؤدی حسن بن القاسم بن عبدالرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابوالحسن محمد بن احمد اخمیمی، حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ العبیدلی وغیرہ [1]

تبدیلی مسلک:

امام ابوجعفر طحاوی ابتداء میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وکان اولاً شافعیا یقرء علی المزنی فقال لہ یوم واللہ ماجاء منکم شیء فغضب من ذٰلک وانتقل من ابی عمران [2]

امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابو عمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑ جائے اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبدالعزیز ہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذھب فقرء فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت وفی بطنھا ولد حیّ لم یشق فی بطنھا خلافا لابی حنیفۃ وکان الطحاوی ولد مشقوقا فقال لا ارضی بمذھب رجل یرضی بھلاکی فترک مذھب الشافعی وصار من عظماء المجتھدین علی مذھب ابی حنیفۃ [3]

امام طحاوی ابتداء شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انہوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابو حنیفہ۔ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاوی برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

[1] محی الدین ابو محمد عبدالقادر، محدث متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۴

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

[3] علامہ عبدالعزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰۔

رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں، آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہو گئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے"۔ [1]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابو عبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:۔

حدثنا بکار بن قتیبۃ نا ابو احمد نا سفیان عن عبد الاعلی الثعلبی عن ابی عبیدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیغار للمؤمن فلیعز وحدثنا بہ ابراھیم بن ابی داؤد نا سفیان بن وکیع عن ابیہ عن سفیان موقوفاً۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کر چکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا شام کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے [2]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابل احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفۃ میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعتہ کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فن حدیث میں

---

[1] حدائق حنفیہ، ص ۱۶۵

[2] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبد البر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مؤرخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور توثیق میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجواہر الحنفی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اتقانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقویٰ اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکتا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم و فضل اور ورع و تقویٰ کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزین تھی اور عوام و خواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب و احترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ [۱]

اسی طرح جب ابو عبد اللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ [۲]

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۱۔ [۲] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

بنیز کلمہ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔ [۱] جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو گئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہو گیا۔ اسی اثناء میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو، امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہرحال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔ [۲]

تصانیف:

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہیں تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفیئ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) عقیدۃ الطحاوی (۲۶) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۸) سنن الشافعی (۲۹) صحیح الآثار [۳]

وصال:

بیاسی سال کی عظیم اور پُر شکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعد ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبدالوارث، مرات میں ابو علی احمد بن الباسائی، اصفہان میں

---

[۱] ۔ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۶

[۲] ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

[۳] ۔ الفوائد البہیہ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۲۵۔ الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۵

ابوعلی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمدان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشاپوری، مکحول، بیرونی، اور رئیس معتزلہ ابوعلی جبائی استفادہ کر گئے۔ لہ

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فن حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تبھی تو فاضل افغانی نے فخر سے سر اٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ۲ہ

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا موول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطہ نظر کی تضعیف کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سبب تالیف:

امام ابوجعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کر دوں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ ۳ہ

لہ۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

۲ہ۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

۳ہ۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۵

تسمیہ:

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی ہیں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب:

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق:

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1] یعنی نہ بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوءہ واحتجوا فی ذٰلک بھذا الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذٰلک آخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طھر بوضوءہ لہ ذٰلک واحتجوا فی ذٰلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔
پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہٖ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لا وضوء لمن لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے۔ تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار[۱]
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضاء فثبت بما ذکرنا ان اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار وان کان خلاف ذلک فقد نسخ بالفعل الثانی
یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی، امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فن رجال سے کام

[۱] - امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء من مس الفرج [۱] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے معضلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں ہاتھ ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال حدثنی سعید بن عبد الرحمن عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مس احدکم ذکرہ فلا یصلین حتی یتوضأ۔ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے در اصل یہ روایت انھوں نے ابو بکر سے سنی۔ اور تدلیس کر کے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج وربیع المؤذن قال ثنا اللہ قال ثنا ابن لھیعۃ قال ثنا ابو الاسود انہ سمع عروۃ یذکر عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لھیعہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد قال ثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عروۃ بن الزبیر عن زید بن خالد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس فرجہ فلیتوضأ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی عن ابی اسحٰق فذکر باسنادہ مثلہ؛ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلّم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو عمر بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرتے

[۱] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں فی نفسہ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے ایک اور سند ذکر کی جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا عنبسہ سفیان سے سماع نہیں ہے غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انھیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو الا بضعۃ منک او مضغۃ منک یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فھذا حدیث ملازم صحیح مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ولا فی متنہ فھو اولی عندنا مما روینا، اولا من الآثار المضطربۃ فی اسانیدھا۔ [1] یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہٰذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت:

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ اور نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک:

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضو میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضوء میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضو میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضو میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔
اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہو گا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہۃً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ لہ

شروح :

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے[۲] سب سے پہلے اس کی شرح ابو الحسین محمد بن محمد باہلی متوفی ۳۲۸ ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخیار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔
معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلو بغا متوفی ۸۷۹ ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبد البر اور حافظ ذہبی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں؛ جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں :

علم اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انھوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنالیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے نور الایضاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔
شرح معانی الآثار، امام ابو جعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ کی احادیث

لہ۔ امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶

لہ۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی نظر انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انہوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح ضروری تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے، امام طحاوی کے فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہ

۱۴۱۰ - ۱۱ - ۱۸ ھ

۹۰ - ۶ - ۱۲ ء

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

فَمِنْ ذٰلِكَ بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيْهِ النَّجَاسَةُ

جس پانی میں نجاست گر جائے

۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهَا الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! اس میں مردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں" آپ نے فرمایا "پانی ناپاک نہیں ہوتا"

۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبُوْ دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيْطِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا عَذِرَةُ النَّاسِ وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے۔" آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔

۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا۔

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہوگی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنویں کا پانی پلایا ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتّٰى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا۔

حضرت ابونضرہ، حضرت جابر یا حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس مردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ وَقَعَ فِيهِ إِلَّا أَنْ يُغَيِّرَ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ فَأَيُّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ نَجِسَ الْمَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيهِ لِأَنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهَا مَا كَانَتْ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ طَرِيقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِينِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا يَسْتَقِرُّ فِيهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ الْأَنْهَارِ وَهٰكَذَا نَقُولُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ كَانَ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَقَعَتْ فِي مَائِهِ نَجَاسَةٌ فَلَا يَنْجُسُ مَاؤُهُ إِلَّا أَنْ تَغْلِبَ عَلَى طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَوْ رِيحِهِ أَوْ يُعْلَمَ أَنَّهَا فِي الْمَاءِ الَّذِي يُؤْخَذُ مِنْهَا فَإِنْ عُلِمَ ذٰلِكَ كَانَ نَجِسًا وَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ ذٰلِكَ كَانَ طَاهِرًا وَقَدْ حُكِيَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ حَدَّثَنِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ إِنَّهَا كَانَتْ كَذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ النَّجَاسَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَغَلَبَتْ عَلَى طَعْمِ مَائِهَا أَوْ رِيحِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَنَّ مَاءَهَا قَدْ فَسَدَ وَلَيْسَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُلْقَى فِيهَا الْكِلَابُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ بِئْرًا لَوْ سَقَطَ فِيهَا مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لَكَانَ مُحَالًا أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ رِيحُ مَائِهَا وَطَعْمُهُ هٰذَا مِمَّا يُعْقَلُ وَيُعْلَمُ فَلَمَّا كَانَ

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے بیر بضاعہ کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بُو پر غالب نہ آجائے پانی ناپاک نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابوجعفر احمد بن ابوعمران نے بیان کیا۔ انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہاء کرام) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی کے ذائقے، بُو یا رنگ پر غالب آجائے تو اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعہ کے بارے میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بُو اور ذائقہ نہ بدلے یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات ہوئی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ وہ

ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَبَاحَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءَهَا فَاَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَقَدْ دَاخَلَ الْمَاءَ التَّغْيِيْرُ مِنْ جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ اللَّاتِيْ ذَكَرْنَا اِسْتَحَالَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّكُوْنَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَائِهَا وَجَوَابُهُ اِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا اَجَابَهُمْ كَانَ وَالنَّجَاسَةُ فِي الْبِئْرِ وَلٰكِنَّهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَانَ بَعْدَ اَنْ اُخْرِجَتِ النَّجَاسَةُ مِنَ الْبِئْرِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ تَطْهُرُ بِاِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا فَلَا يَنْجُسُ مَاءُهَا الَّذِيْ يَطْرَاُ هَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَوْضِعٌ مُّشْكِلٌ لِاَنَّ حِيْطَانَ الْبِئْرِ لَمْ تُغْسَلْ وَطِيْنَهَا لَمْ يُخْرَجْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْمَاءَ الَّذِيْ طَرَاَ عَلَيْهَا بَعْدَ اِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا لَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ اِذَا خَالَطَتْهُ النَّجَاسَةُ وَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

۶ - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيَّ فَقَبَضْتُ يَدِيْ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَنْجُسُ۔

۷ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ

خراب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جاتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہو اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ گویا انھوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن ناپاک نہیں ہوتا۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ“ ”مومن ناپاک نہیں ہوتا“ دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا ”زمین ناپاک نہیں ہوتی۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ تَمَاقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ لَيْسَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِي بَالَ فِيهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوبٌ مِنْ مَاءٍ۔

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کر دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس سے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپکے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَ هٗ بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ۔

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى طَاؤُسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِمَكَانِهٖ اَنْ يُّحْفَرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انھوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھدوانے کا حکم دیا۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَحُفِرَ مَكَانُهٗ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھودا گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَنْجُسُ اَيْ اَنَّهَا لَا تَبْقٰى نَجِسَةً اِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِيْ حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَنَّ الْمَآءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلٰى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشادِ گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دُور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی۔ پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ نجاست پائے جانے کے وقت سے

فِيهَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا منع کیا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو مُوسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو راوی نے حضرت

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ وَ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ جُنُبٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّاَ فِيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ دُوْنَ الْمَاءِ الْجَارِيْ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّهُ اِنَّمَا فَصَّلَ ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ وَلَا تُدَاخِلُ الْمَاءَ الْجَارِيْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ غَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَكَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى نَجَاسَةِ الْاِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَاءٍ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلٰى رِيْحِهٖ وَلَا عَلٰى لَوْنِهٖ وَلَا عَلٰى طَعْمِهٖ فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِيْ ذٰلِكَ وَمَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ اِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی ــــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب میں کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے انشاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعہ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنیٰ ان آثار کے معنیٰ سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مشکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَآءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔

۲۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا بَحْرُ ابْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِىُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخُبْثَ۔

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۳۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِىْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْثًا۔

اور جیسا کہ حضرت عبید اللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبید اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِىُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَهُمْ قَالَ کُنَّا فِیْ بُسْتَانٍ لَنَا اَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتْ صَلٰوۃُ الظُّهْرِ فَقَامَ اِلٰی بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِیْهِ جِلْدُ بَعِیْرٍ مَیِّتٍ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِیْهِ فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَنْجُسْ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت عبیداللہ، باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا ہم اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے، حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷ - وَکَمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَرْفَعْهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَهٗ عَلَی ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ لَمْ یَضُرَّهُ مَا وَقَعَتْ فِیْهِ مِنَ النَّجَاسَۃِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْنِهٖ۔

اور جیسا کہ یحییٰ بن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

وَاحْتَجُّوْا اِلٰی ذٰلِکَ بِحَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ صَحَّحْنَاهَا اَنَّ هَاتَیْنِ الْقُلَّتَیْنِ لَمْ یُبَیَّنْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ مِقْدَارُهُمَا قُلَّتَیْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرٍ کَمَا ذَکَرْتُمْ وَیَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ قُلَّتَیْنِ اُرِیْدَ قُلَّۃُ الرَّجُلِ وَهِیَ قَامَتُهٗ فَاُرِیْدَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ اَیْ قَامَتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ نَجَسًا لِکَثْرَتِهٖ وَلِاَنَّهٗ یَکُوْنُ بِذٰلِکَ فِیْ مَعْنَی الْاَنْهَارِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قد مراد ہو لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدوں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنیٰ میں ہو گا۔

فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰی ظَاهِرِهٖ وَالْقِلَالُ هِیَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوْفَۃِ

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مٹکے مراد ہیں۔

قِيلَ لَكُمْ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ذَكَرَهُ فِي غَيْرِهِ

۲۸ - فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ.

قِيلَ لَكُمْ هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ فِيهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ وَجُعِلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى مِقْدَارِهِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پر محمول ہوگی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بو پر غالب آجائے۔

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "در قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہوگا اور ان کے مخالف نہ ہوگا اور جب پہلی روایات ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں، ان میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور ان سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں سے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو تنقیح ہم نے بیان کی ہے تضاد نہ ہو ——

یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ۔

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

۲۹- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَاِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں یہ کافی ہے۔

۳۰- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ وَقَعَ غُلَامٌ فِيْ زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ۔

حضرت جابر، حضرت ابوالطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيْهَا فَاْرَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا سَقَطَتِ الْفَارَةُ اَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ نُزِحَتْ حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتیٰ کہ پانی تم پر غالب آجائے۔

۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَاَلْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيْرِ اَيَبُوْلُ فِيْهِ قَالَ لَا فَاِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ وَاِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيْهِ اِنْ شَاءَ۔

حضرت ابوالمہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہاں سے اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

۳۴- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۵- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ فِى الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِى الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گر پڑیں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۷- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

۳۸- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِى الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

۳۹- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ اَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

۴۰- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِىْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دَجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِينَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ قَدْ جَعَلُوا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوعِ النَّجَاسَاتِ فِيهَا وَلَمْ يُرَاعُوا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُودَهَا وَفَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِي مِمَّا سِوَاهَا فَإِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِي تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ تُطَمَّ۔

قِيلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلَى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی ناپاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیوار میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٰنَ أَنَّهُ قَالَ فِي دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مِنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيْهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا فَإِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيْطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ۔

قِيْلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی ناپاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیوار و تل میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

اَنْكَرَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَلَا رَاٰى اَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الَّذِيْ قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ اَنْ يُّغْسَلَ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُّكْسَرَ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِئْرِ

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِنَاءَ يُغْسَلُ فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِئْرُ كَذٰلِكَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْبِئْرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا لِاَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهٖ يَرْجِعُ فِيْهَا وَلَيْسَتْ كَالْاِنَاءِ الَّذِيْ يُهْرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ الْبِئْرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِيْ حَالٍ مَا وَكَانَ كُلُّ مَنْ اَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَقَدْ اَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَاِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيْهَا مِنْ طِيْنٍ فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِيْنِهَا فِيْهَا لَا يُوْجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَاُ فِيْهَا مِنَ الْمَاءِ وَاِنْ كَانَ يَجْرِيْ عَلٰى ذٰلِكَ الطِّيْنِ كَانَ اِذًا مَا بَيْنَ حِيْطَانِهَا اَحْرٰى اَنْ لَا يَنْجُسَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَاْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَمَا طَهُرَتْ حَتّٰى تُغْسَلَ حِيْطَانُهَا وَيُخْرَجَ طِيْنُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا اَنَّ نَزْحَ طِيْنِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ كَانَ غَسْلُ حِيْطَانِهَا اَحْرٰى اَنْ لَا يَكُوْنَ وَاجِبًا وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

۴۳ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ

اور کسی نے اس کو توڑنا اور بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنویں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنویں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنویں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے پس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ اس کیچڑ پر چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲: بلی کے جھوٹے کا بیان

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

انا عبد الله بن وهب ان مالكا حدثه عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن حميدة بنت عبيد بن رفاعة عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت منه فاصغى لها ابو قتادة الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت قلت نعم قال فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات۔

۴۴۔ **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا قيس بن الربيع عن كعب بن عبد الرحمن عن جده ابي قتادة قال رأيته يتوضأ فجاء الهر فاصغى له حتى شرب من الاناء فقلت يا ابتاه لم تفعل هذا فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعله او قال هي من الطوافين عليكم۔

۴۵۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل ابن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا ابو الرجال عن امه عمرة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من الاناء الواحد وقد اصابت الهرة منه قبل ذلك۔

۴۶۔ **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري عن حارثة بن ابي الرجال ح وحدثنا ابو بشر عبد الملك بن مروان الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة عن

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

حضرت کعب بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے برتن اس کی طرف ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَاْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ فَاَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْاِنَاءِ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ اَمْ لَا وَاِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ فِعْلُ اَبِيْ قَتَادَةَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهٖ فِيْهِ وَيَحْتَمِلُ خِلَافَهُ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ اُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلصَّيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ سُؤْرِهَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جھوٹے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحٰق بن عبداللہ سے مالک کی روایت (حدیث ۴۲) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جھوٹا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

هل هو مكروه أم لا ولكن الآثار الأخر عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها إباحة سؤرها فنريد أن ننظر هل روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يخالفها فنظرنا في ذلك۔

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔ البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کر . . . .

۴۸۔ فإذا أبو بكرة قد حدثنا قال ثنا أبو عاصم عن قرة بن خالد قال ثنا محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طهور الإناء إذا ولغ فيه الهر أن يغسل مرة أو مرتين قرة شك وهذا حديث متصل الإسناد فيه خلاف ما في الآثار الأول وقد فضلها هذا الحديث لصحة إسناده فإن كان هذا الأمر يؤخذ من جهة الإسناد فإن القول بهذا أولى من القول بما خالفه۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے۔ صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فإن قال قائل فإن هشام بن حسان قد روى هذا الحديث عن محمد بن سيرين فلم يرفعه وذكر في ذلك۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۴۹۔ ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن حسان عن محمد عن أبي هريرة قال سؤر الهرة يهراق ويغسل الإناء مرة أو مرتين۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

قيل له ليس في هذا ما يجب به فساد حديث قرة لأن محمد بن سيرين قد كان يفعل هذا في حديث أبي هريرة يوقفها عليه فإذا سئل عنها هل هي عن النبي صلى الله عليه وسلم رفعها والدليل على ذلك ما حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا إبراهيم بن عبد الله الهروي قال

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین کبھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوع روایت کرتے، (اس بات پر کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن یحیی بن عتیق
عن محمد بن سیرین انہ کان اذا حدث
عن ابی ھریرۃ فقیل لہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کل حدیث ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان
یفعل ذلک لان اباھریرۃ لم یکن یحدثھم
الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاغناہ
ما اعلمھم من ذلک فی حدیث ابن ابی داود
ان یرفع کل حدیث یرویہ لھم محمد
عنہ فثبت بذلک اتصال حدیث ابی ھریرۃ
ھذا مع ثبت قرۃ وضبطہ واتقانہ ثم
قد روی ذلک ایضا عن ابی ھریرۃ موقوفا
من غیر ھذا الطریق ولکنہ غیر مرفوع۔

۵۰ - **حدثنا** ربیع بن الجیزی قال ثنا
سعید بن کثیر بن عفیر قال انا یحیی بن
ایوب عن ابن جریج عن عمرو بن دینار
عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ قال
یغسل الاناء من الھر کما یغسل من الکلب

۵۱ - **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابن
ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب عن خیر
ابن نعیم عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن
ابی ھریرۃ مثلہ۔

وقد روی ذلک عن جماعۃ من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتابعیھم۔

۵۲ - **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا
ابوبکر الحنفی قال ثنا عبداللہ بن نافع
مولی ابن عمر عن ابیہ عن ابن عمر انہ کان
لا یتوضأ بفضل الکلب والھر وما سوی

سے روایت کرتے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے
کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان
کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں
نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے
رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہوگیا۔ اس کے ساتھ ساتھ
یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ،
ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر یہی حدیث حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کیساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

حضرت ابوصالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی
(کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس
طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

حضرت ابوزبیر بواسطہ ابوصالح حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی
کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے
اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ۔

حرج نہیں۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَوَضَّئُوْا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھولو۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِی السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِی الْاِنَاءِ قَالَ اَحَدُهُمَا يَغْسِلُهٗ مَرَّةً وَّقَالَ الْاٰخَرُ يَغْسِلُهٗ مَرَّتَيْنِ

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُوْلَانِ اغْسِلِ الْاِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِیْ مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِیْ اِنَاءٍ اَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً۔

حضرت ابو حرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا، فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ سَاَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّاُ بِفَضْلِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيْرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ۔

حضرت یحیٰ بن ایوب فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَاكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَاكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ اَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا اَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ اَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَاسَّ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ الْاُوَلَ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہو گیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے۔ یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جھوٹا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اس میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جھوٹے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب ۳: کتے کے جھوٹے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهُنَّ أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ۔

عبدالوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انہوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتّٰى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپناتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھولیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِہَابٍ قَالَ ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاۗءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہالے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَفَھْدٌ قَالَا ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سعید اور ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاۗءٍ قَالَ اَنَا زَاۗئِدَۃُ بْنُ قُدَامَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِہَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَلْیَغْسِلْ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت ابو صالح اور ابو رزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ اَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلٰثًا۔

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

قَالُوْا فَلَمَّا رُوِیَ ھٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّھَارَۃِ مِنَ الْبَوْلِ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَتَغَوَّطُوْنَ وَیَبُوْلُوْنَ وَلَا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ فَاَمَرَھُمْ بِذٰلِکَ اِذَا قَامُوْا مِنْ نَّوْمِھِمْ لِاَنَّھُمْ لَا یَدْرُوْنَ اَیْنَ بَاتَتْ اَیْدِیْھِمْ مِنْ اَبْدَانِھِمْ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَتْ فِیْ مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوْہُ مِنَ الْبَوْلِ اَوِ الْغَائِطِ فَیَعْرَقُوْنَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِکَ اَیْدِیْھِمْ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِھَا ثَلٰثًا وَکَانَ ذٰلِکَ طَھَارَتُھَا مِنَ الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ اِنْ کَانَ اَصَابَھَا فَلَمَّا کَانَ ذٰلِکَ یُطَھِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَھُمَا اَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ کَانَ اَحْرٰی اَنْ تُطَھَّرَ بِمَا ھُوَ دُوْنَ ذٰلِکَ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ ھٰذَا مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات گزاران کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہوجائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہوجائیں۔

۷۰ - کَمَا قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِی الْاِنَآءِ یَلِغُ فِیْہِ الْکَلْبُ اَوِ الْھِرُّ قَالَ یُغْسَلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

فَلَمَّا کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَدْ رَاٰی اَنَّ الثَّلٰثَ یُطَھِّرُ الْاِنَآءَ مِنْ وُّلُوْغِ الْکَلْبِ فِیْہِ وَقَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذَکَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِکَ نَسْخُ السَّبْعِ لِاَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِہٖ فَلَا نَتَوَھَّمُ عَلَیْہِ اَنَّہٗ یَتْرُکُ مَا سَمِعَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔ حضرت عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مارا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ اِلَّا اِلٰى مِثْلِهٖ وَاِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُهٗ فَلَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهٗ وَلَا رِوَايَتُهٗ وَلَوْ وَجَبَ اَنْ يُّعْمَلَ بِمَا رَوَيْنَا فِى السَّبْعِ وَلَا يُجْعَلُ مَنْسُوْخًا لَكَانَ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِىْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى مِمَّا رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِاَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ۔

١٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِىْ وَالْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

٢٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُغْسَلُ سَبْعًا وَّيُعَفَّرُ الثَّامِنَةُ بِالتُّرَابِ وَزَادَ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالزَّائِدُ اَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ فَكَانَ يَنْبَغِىْ لِهٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ يَّقُوْلَ لَا يَطْهُرُ الْاِنَاءُ حَتّٰى يُغْسَلَ ثَمَانِىَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَةُ كَذٰلِكَ لِيَاْخُذَ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَاِنْ تَرَكَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَهٗ مَا اَلْزَمَهٗ خَصْمُهٗ فِىْ تَرْكِهِ السَّبْعَ الَّتِىْ قَدْ ذَكَرْنَا وَاِلَّا فَقَدْ بَيَّنَّا اَنَّ اَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ يَطْهُرُ مِنْهَا غَسْلُ الْاِنَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَمَا دُوْنَهَا اَحْرٰى اَنْ يُّطَهِّرَهٗ ذٰلِكَ اَيْضًا وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِىْ ذٰلِكَ بِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ۔

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو، ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کیجائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھو لو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اولیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑیگا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی، جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا بھی ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامَ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِيْ بَابِ سُؤْرِ الْهِرِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ اَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا اِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ تَعَبَّدَنَا بِهٖ فِي الْاٰنِيَةِ خَاصَّةً فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخَبَثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ اَكْثَرُ سَوَآءً فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا۔ کتے کے برتن میں منہ مارنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد و رفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان (دو قلوں) کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

بَابُ سُؤْرِ بَنِيْ اٰدَمَ

باب: انسان کا جھوٹا

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا ۔

۷۵ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مِنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

۷۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْاَةِ لَا يَدْرِيْ اَبُوْ حَاجِبٍ اَيُّهُمَا قَالَ ۔

۷۷ ۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ اَبُوْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ ۔

ہوں ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابوحاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوحاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَكَرِهُوْا اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ تَتَوَضَّاَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِهٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۷۸ ۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَاَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار (کے ظاہر کو اپنایا ہے) پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت حماد، نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بتایا کہ وہ اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَّاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی (اللہ) علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ ہم اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے، پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهٖ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَا يَقُوْلُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا وَاِنَّمَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں جھگڑا

التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك۔

۹۱۔ **فإذا** علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا عبد الوهاب عن أسامة بن زيد عن سالم عن أم صبية الجهنية قال وزعم أنها قد أدركت وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من إناء واحد۔

۹۲۔ **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن سالم ابن النعمان عن أم صبية الجهنية مثله **ففي** هذا دليل على أن أحدهما قد كان يأخذ من الماء بعد صاحبه۔

۹۳۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا أبان بن سمعة عن عكرمة عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد يبدأ قبلي **ففي** هذا دليل على أن سؤر الرجل جائز للمرأة التطهير به۔

۹۴۔ **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف فيه أيدينا من الجنابة۔

۹۵۔ **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا أفلح

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے۔ پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا۔۔۔

حضرت سالم، حضرت ام جیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام جیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے بچے ہوئے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا افلح فذكر مثله باسناده۔

۹۶- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كنت انازع انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من اناء واحد من الجنابة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷- حدثنا سليمن بن شعيب الكيساني قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة انها والنبي صلى الله عليه وسلم كانا يغتسلان من اناء واحد يغترف قبلها وتغترف قبله۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المومنین سے پہلے چلو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلو بھرتیں۔

۹۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن مبارك بن فضالة عن امه عن معاذة عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد فاقول ابق لي ابق لي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹- حدثنا محمد بن العباس بن الربيع اللؤلؤي قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا المبارك فذكر باسناده مثله۔

حضرت اسد بن موسیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن يزيد الرشك عن معاذة عن عائشة مثله۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفيان عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من جنابة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم يتوضا فقالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المومنین نے عرض کیا کہ میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے، تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

لَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

فَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهِ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هٰهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ اِذَا اَخَذَا بِاَيْدِيْهِمَا الْمَاءَ مَعًا مِّنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَرَاَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا اِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ اَوْ مَعَ التَّوَضِّيْ مِنْهُ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَاءٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ وُضُوْءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مَعَ صَاحِبِهِ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوْءُهُ بَعْدَهُ مِنْ سُؤْرِهِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

بَاب ۵ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رِبَاحَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ

ناپاک نہیں کرتی۔

ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے بیٹھ کر وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبد الرحمٰن بن ابو سفیان اپنی

الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ اَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رِبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ـ

دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت رباح بن عبد الرحمٰن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

تحقیقِ مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ فَلَا يُجْزِيْهِ وُضُوْءُهٗ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْئِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ وَقَدْ طَهُرَ بِوُضُوْئِهٖ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ ـ

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہوگئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

۱۰۵ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ اَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ ـ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا، جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ وَرَدَّ السَّلَامَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ صَارَ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کے بعد سلام کا

بِهِ مُتَطَهِّرًا فَفِي ذَٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ وَكَانَ قَوْلُهُ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ يَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَيَحْتَمِلُ لَا وُضُوءَ لَهُ أَيْ لَا وُضُوءَ لَهُ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ فَلَمْ يُرِدْ بِذَٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِينٍ خَارِجٍ مِنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتَّى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذَٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمِسْكِينِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهِ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ.

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا۔ جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجہ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

۱۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوَّافِ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوا فَمَنِ الْمِسْكِينُ قَالَ الَّذِي يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُعْطَى.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو چکر لگائے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

۱۰۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اَوْكَمَا قَالَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ جَائِعٌ۔

حضرت ابوالزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ اَوِ ابْنِ اَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ جَائِعٌ۔

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ اِيْمَانًا اَخْرَجَ بِتَرْكِهٖ اِيَّاهُ اِلَى الْكُفْرِ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ وَاَشْبَاهُ لِهٰذَا كَثِيْرَةٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهٖ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِيْ اَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الثَّوَابَ۔

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس (پڑوسی کی مدد) کو ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِيْ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يُقْطَعُ بِهَا لِاَحَدِ التَّاوِيْلَيْنِ عَلَى الْاٰخَرِ وَجَبَ اَنْ يُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِيْ حَدِيْثِ الْمُهَاجِرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ اِلَى الطَّهَارَةِ۔

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنیٰ حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا اَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِكَلَامٍ مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْاِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَشْيَاءُ لَا تَجِبُ اِلَّا بِاَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْاَقْوَالُ مِنْهَا اِيْجَابٌ لِاَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ بِعْتُكَ قَدْ زَوَّجْتُكَ قَدْ خَلَعْتُكِ فَتِلْكَ اَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ وَاَشْيَاءُ تَدْخُلُ فِيْهَا بِاَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلٰوةُ وَالْحَجُّ فَتَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِهَا

غور و فکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید و فروخت، اجارے، نکاح، خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا، ــــــ میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے اور یہ امور ان (عقود) میں اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں۔

ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا اِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ اَيْضًا رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْحَجِّ فَخَرَجَ اَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّلْبِيَةِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ۔

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید و فروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکانِ وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اس طرح اس کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا۔ لہٰذا اس شخص کا قول باطل ہو گیا، جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ فَالتَّسْمِيَةُ اَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا۔ پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

قِيْلَ لَهُ مَا ثَبَتَ فِي حُكْمِ النَّظَرِ اَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا اَنَّهَا

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور و فکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

لَا تُوَكِّلُ لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُوَكَّلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تُؤْكَلُ فَأَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهٖ وَأَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ فَإِنَّهُ يَقُوْلُ إِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ وَسَوَآءٌ عِنْدَهٗ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ كِتَابِيًّا فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هٰهُنَا فِي قَوْلِ مَنْ أَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيْحَةِ إِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ فَإِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيْحَتُهٗ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الْمَأْكُوْلَةِ ذَبِيْحَتُهَا وَإِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِيْ لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ إِنَّمَا هِيَ مَجْعُوْلَةٌ لِذِكْرٍ عَلٰى سَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ فَرَأَيْنَا مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهٗ لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَطَهَّرَ أَيْضًا لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے نہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے بر بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے زائد محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب و شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِلصَّلٰوةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلٰثًا ثَلٰثًا

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

۱۱۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ

حضرت ابو حیہ وداعی، حضرت علی کرم اللہ

قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِیْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ الْوَادِعِیِّ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

وجہہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَۃَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَۃَ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا وَّعُثْمَانَ تَوَضَّاٰ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَا ھٰکَذَا کَانَ یَتَوَضَّاُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْرِیُّ قَالَ ثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہم سے ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّہٗ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ھٰکَذَا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھوکر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سُبَیْعٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ اَیْضًا اَنَّہٗ تَوَضَّاَ مَرَّۃً مَرَّۃً۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھوکر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھوکر وضو فرمایا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً اَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَۃَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَرَاَیْتُہٗ غَسَلَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

حضرت عبیداللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ مَرَّۃً مَرَّۃً فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ مَا کَانَ مِنْہُ مِنْ وُضُوْئِہٖ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اِنَّمَا ھُوَ لِاِصَابَۃِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ ۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا لہٰذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

۱۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ اَبِيْ عُقَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ مَاءً فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ الرَّاْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلٰى مُقَدَّمِهٖ قَالَ مَالِكٌ هٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَاَعَمُّهُ فِيْ مَسْحِ الرَّاْسِ۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دست مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب سے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ اَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا۔ جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا پھر ان کو (پیچھے) لے گئے۔ حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انھیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

مِنْهُ بَدَأَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِءُ تَرْكُ شَيْءٍ مِّنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِيْ فِيْ اٰثَارِكُمْ هٰذِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهٗ كُلَّهٗ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا وَّلَيْسَ فِيْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَّا اَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَّا يُجْزِءُ اَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِّنْهُ فَرْضٌ وَّمِنْهُ فَضْلٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاٰثَارِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ عَلٰى بَعْضِهٖ۔

۱۲۷۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیق مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے۔ لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلیے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلیے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعث فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَفَعَهٗ اِلَيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ وَظُهُوْرُ النَّاصِيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهٗ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيْهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا لَمَا اَجْزَاهُ اَنْ يَغْتَسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلٰى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجُعِلَ حُكْمُ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَلَمَّا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لَمَّا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُوْنَ حُكْمُهٗ كُلِّهٖ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ اِذَا غُيِّبَتْ بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ بِمَسْحِ النَّاصِيَةِ عَلٰى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْفَرْضَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَاِنَّ مَا فَعَلَهٗ فِيْمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ كَانَ دَلِيْلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهٖ

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھونا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا پس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا، ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفار کیا تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پر دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

الآثار ولا يتضاد فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار وأما من طريق النظر فإنا رأينا الوضوء يجب في أعضاء فمنها ما حكمه أن يغسل ومنها ما حكمه أن يمسح فأما ما حكمه أن يغسل فالوجه واليدان والرجلان في قول من يوجب غسلهما فكل قد أجمع أن ما وجب غسله من ذلك فلا بد من غسله كله ولا يجزئ غسل بعضه دون بعض وكلما كان ما وجب مسحه من ذلك وهو الرأس فقال قوم حكمه أن يمسح كله كما تغسل تلك الأعضاء كلها وقال آخرون يمسح بعضه دون بعضه فنظرنا فيما حكمه المسح كيف هو فرأينا حكم المسح على الخفين قد اختلف فيه فقال قوم يمسح ظاهرهما وباطنهما وقال آخرون يمسح ظاهرهما دون باطنهما فكل قد اتفق أن فرض المسح في ذلك هو على بعضهما دون مسح كلهما فالنظر على ذلك أن يكون كذلك حكم مسح الرأس هو على بعضه دون بعض قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله وقد روي في ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما يوافق ذلك۔

۱۲۹ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا يحيى ابن حمزة عن الزبيدي عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه كان يمسح بمقدم رأسه إذا توضأ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں۔ صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پہ متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

۱۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ ثُمَّ أَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُوْرَ أُذُنَيْهِ۔

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوْا مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیساتھ انکی اگلی اور

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے۔

١٣١ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٣٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

١٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

یحیی بن یحیی فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَاَ وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت عبدالرحمن بن میسرہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

١٣٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا۔

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِیْبُ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَهُوَ حَبِیْبُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ جَدِّ حَبِیْبٍ هٰذَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَكَ اُذُنَیْهِ حِیْنَ مَسَحَهُمَا۔

حضرت حبیب بن زید، حضرت عبادہ بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جدامجد ہیں۔ روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو ملا۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَیْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَتَیْنِ اُذُنَیْهِ فَمَسَحَ بِاِبْهَامَیْهِ ظَاهِرَ اُذُنَیْهِ وَبِالسَّبَّابَتَیْنِ بَاطِنَ اُذُنَیْهِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

۱۳۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ اُذُنَیْهِ مَعَ الرَّاْسِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

---

۱۳۹ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنِ الرُّبَیِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَاْسَهٗ عَلٰى مَجَارِی الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَیْهِ وَاُذُنَیْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بالوں کے اُگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا: نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

---

۱۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِیُّ

حضرت سعید بن ایوب فرماتے ہیں مجھ

قَالَ ثَنَا اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد، حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبداللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْاُذُنَيْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّاْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا اَنْ تُغَطِّيَ رَاْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ اُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

حُكْمُهُمَا حُكْمُ الرَّأْسِ فِي الْمَسْحِ لَا حُكْمُ الْوَجْهِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَاخْتَلَفُوا فِيمَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِي قَدِ اتَّفَقُوا عَلَى فَرْضِيَّتِهَا فِي الْوُضُوءِ هِيَ الْوَجْهُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ فَكَانَ الْوَجْهُ يُغْسَلُ كُلُّهُ وَكَذَلِكَ الْيَدَانِ وَكَذَلِكَ الرِّجْلَانِ وَلَمْ يَكُنْ حُكْمُ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَعْضَاءِ خِلَافُ حُكْمِ بَقِيَّتِهِ بَلْ جُعِلَ حُكْمُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا حُكْمًا وَاحِدًا فَجُعِلَ مَغْسُولًا كُلُّهُ أَوْ مَمْسُوحًا كُلُّهُ وَاتَّفَقُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ الْمَسْحُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا كَذَلِكَ فَإِنْ يَكُونَ حُكْمُ الْأُذُنِ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَهَذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأُذُنَيْنِ۔

۱۴۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۴۷- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

کر ڈھانپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں خلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کا سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا،

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں (کے مسح) کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ نَسْخَ مَا رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

۱۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان، سر سے ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

۱۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت غیلان بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

۱۵۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُونَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جھریوں تک لے جاتے۔

بَابُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

۱۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

اَلْقَوْلُ فِي ذٰلِكَ الْأَثَرِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ أَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَسْحُهُ بِرِجْلِهِ أَيْضًا كَمَا۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَجِئْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پڑھ کر لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور باقی ماندہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اس روایت پر کلام

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

تَوَضَّأَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ مِلْءَ كَفِّهٖ مَاءً فَرَشَّ بِهٖ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑکا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ اَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت عبدخیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ وَنَعْلَاهُ فِيْ قَدَمَيْهِ مَسَحَ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ حَتّٰى قَالَ اِنَّهٗ لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَاِنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ كَمَا يُمْسَحُ الرَّاْسُ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُغْسَلَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ۔

۱۵۸- بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهٖ اِيْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَدَاعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو فرمایا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

حضرت ابوحیہ وداعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے ان سے ابواسحق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معاویہ بن عبیداللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ هٰكَذَا۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهٗ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى وُضُوْئِيْ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے حدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابو محمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ لَوْ قُلْتُ اِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ملتے تھے۔ اور یہ صرف دھونے ہی میں ہوتا ہے۔

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پشت پر ہوتا ہے۔

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عمرو بن عبیداللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے پانی طلب فرمایا اور

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ۔

١٧١- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

١٧٢- حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَأَ بِفِيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَأْ بِفِيْكَ فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيْهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

١٧٣- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَهْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے پس جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو جبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابوجبیر! وضو کرو انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

مَا يَدُلُّ أَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ۔

۱۷۴۔ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ إِلَيْهَا رِجْلَاهُ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ إِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشَى بِهِمَا إِلَيْهَا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أُذَكِّرُكُمْ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا وَأَفْرَادًا مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى ذَقَنِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم، دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوئے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُوْرِهٖ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهٖ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهٖ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهٖ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَأَبِيْ يَحْيٰى وَأَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِيْ مَنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ۔

فرما دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن خشیش بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابو الولید نے اور ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھی کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو کہنیوں تک (سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے عام گناہوں سے غسل کر لیا۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الرِّجْلَيْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ لِاَنَّ فَرْضَهُمَا لَوْ كَانَ هُوَ الْمَسْحَ لَمْ يَكُنْ فِىْ غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ اَلَا تَرٰى اَنَّ الرَّاْسَ الَّذِىْ فَرْضُهُ الْمَسْحُ ثَوَابَ فِىْ غَسْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِىْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ثَوَابٌ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَدَمِ رَجُلٍ لُمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِىْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ

حضرت مقبری حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرما رہی تھیں۔ آگے اس

عنہا تقول یا عبد الرحمن ثم ذکر مثلہ۔

١٨٤ - حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن سالم الدوسی عن عائشۃ مثلہ۔

١٨٥ - حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ قال انا حیوۃ بن شریح قال انا ابو الاسود ان ابا عبد اللہ مولی شداد بن الھاد حدثہ انہ دخل علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندھا عبد الرحمن بن ابی بکر ثم ذکر مثلہ۔

١٨٦ - حدثنا فھد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا سلیمان بن بلال قال حدثنی سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار یوم القیمۃ۔

١٨٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ قال قال ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار۔

١٨٨ - حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا شعبۃ فذکر مثلہ باسنادہ۔

١٨٩ - حدثنا یونس قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال حدثنی اللیث عن حیوۃ بن شریح عن عقبۃ بن مسلم عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب وبطون الاقدام من النار۔

١٩٠ - حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا

کی مثل روایت ہے۔

حضرت یحیی بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انھوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر (رضی اللہ عنہما) تھے پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیاں اور تلوؤں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سُنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔

---

۱۹۱ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔

---

۱۹۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا تَوَضَّئُوا وَكَأَنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۹۳ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَى عَلَى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّئُوا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

---

۱۹۴ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفْرَۃٍ سَافَرْنَاھَا فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِلَالٌ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۹۵- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَکَرَ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو اَنَّھُمْ کَانُوْا یَمْسَحُوْنَ حَتّٰی اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَھُمْ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ حُکْمَ الْمَسْحِ الَّذِیْ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَہٗ قَدْ نَسَخَہٗ مَا تَاَخَّرَ عَنْہُ مِمَّا ذَکَرْنَا فَھٰذَا حُکْمُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْھُہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظْرِ فَاِنَّا قَدْ ذَکَرْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَیْہِ فِیْ وُضُوْئِہٖ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّھُمَا مِمَّا یُغْسَلُ وَاَنَّھُمَا لَیْسَتَا کَالرَّاْسِ الَّذِیْ یُمْسَحُ وَغَاسِلُہٗ لَا ثَوَابَ لَہٗ فِیْ غَسْلِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ثَبَتَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ —— یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ —— لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا ہے جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں، ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تَاْوِیْلُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اَلْاٰیَۃَ

آیت کریمہ کا مفہوم

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَرْجُلَکُمْ فَاَضَافَہٗ قَوْمٌ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ فَصَرَّا عَلٰی مَعْنًی وَ

اللہ تعالیٰ کے قول وَاَرْجُلَکُمْ کی تاویل میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت... وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ کی طرف کرتے ہوئے "وَامْسَحُوْا

امسحوا برؤوسكم وارجلكم واما فانه قوم الى قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق فنقرءوا وارجلكم نسقا على قوله فاغسلوا وجوهكم و اغسلوا ايديكم واغسلوا ارجلكم على الاضمار والنسق وقد اختلف في ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن دونهم فمما روي عنهم في ذلك۔

برؤوسكم وارجلكم کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق" کی طرف منسوب کرتے "وارجلكم" (نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶- ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوداود عن قيس عن عاصم عن زر ان عبد الله بن مسعود قرا وارجلكم بالفتح۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلكم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن اسحق قال ثنا عبد الوارث بن سعيد ووهيب بن خالد عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس انه قراها كذلك۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا عبد الوارث عن علي بن زيد عن يوسف بن مهران عن ابن عباس مثله۔

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا سعيد بن منصور قال سمعت هشاما يقول انا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس انه قراها كذلك وقال عاد الى الغسل۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا حماد بن سلمة عن قيس عن مجاهد قال رجع القراءة الى

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

الْغَسْلِ وَقَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا۔

ساتھ "وَأَرْجُلَكُمْ" پڑھا۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهٗ قَرَأَهَا وَأَرْجُلِكُمْ خَفَضَهَا۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وَأَرْجُلِكُمْ" پڑھا۔

۲۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَغْسِلُونَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

۲۰۷- مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّاَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ۔

نے وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ الْجِيْزِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُجَبَّرِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّةً وَّكَانَ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ اَنْ يَّبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَقُلْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَ غُرَّتِیْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَلَا يَاْتِیْ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار (اعضاء دھوتے ہوئے) وضو فرماتے جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے، میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو سے انکے اعضا چمکتے ہونگے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَاَنَا اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا۔

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِذَا تَوَضَّاَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا.

حضرت عطاء سے پوچھا کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا، فرمایا نہیں۔

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلَاةِ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا۔ پس جب پانی کا نہ ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُونُ فَرْضُهَا الْغَسْلَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذَلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ مِنْ ذَلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُودِهِ وَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِدَلِيلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذَلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذَلِكَ أَيْضًا لَا يَكُونُ سُقُوطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ بِدَلِيلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذَلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذَا كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهِ مِثْلُ مَا أَلْزَمَهُ

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں، پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں ان کا حکم مسح تھا۔ اس سے مخالف کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ ۔

۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَضَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ ۔

۲۱۷ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

ذَهَبُوْا اِلَیْهِ فِیْ ذٰلِكَ.

۲۱۸ فَاحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِمْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقُرِّبَتْ لَهُمْ شَاةٌ مَّصْلِیَّةٌ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی فَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِیْ كَانَ فِیْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ وُضُوْءُهٗ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰی مَا رَوٰی ابْنُ بُرَیْدَةَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَی الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِیْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَیُلْتَمَسَ قِیْلَ لَهٗ نَعَمْ.

۲۱۹. قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادِ ابْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِیْ غُطَیْفٍ الْهُذَلِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا نُوْدِیَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا نُوْدِیَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ اَیُّ شَیْءٍ هٰذَا یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ لِهٰذَا مِنِّیْ لَیْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِیْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا۔ پھر ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہوگیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!۔

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کر کے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتٍ كُلَّهَا مَا لَمْ اُحْدِثْ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ۔

سے سُنا آپ نے فرمایا جس نے حالتِ طہارت میں وضو کیا اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِاِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

لہٰذا جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس فضیلت کو پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ۔

حضرت عمرو بن عامر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا اور "آپ لوگ"؟ فرمایا ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔

فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِّنَ الْاٰثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ کہیں کچھ روایات مل سکتی ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ روایات یہ ہیں):۔

۲۲۱۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ قَالَ ثَنِيْهِ اَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو؟ انھوں نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ حَنْظَلَۃَ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ حَدَّثَہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاہِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاہِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَرٰی اَنَّ بِہٖ قُوَّۃً عَلٰی ذٰلِکَ فَکَانَ لَا یَدَعُ الْوُضُوْءَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ الْوُضُوْءَ یُجْزِیْ مَالَمْ یَکُنِ الْحَدَثُ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِیْجَابُ السِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَکَیْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِکَ وَتَعْمَلُوْنَ بِکُلِّ الْحَدِیْثِ اِذْ کُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِہٖ قِیْلَ لَہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ دُوْنَ اُمَّتِہٖ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنُوْا ھُمْ وَھُوَ فِیْ ذٰلِکَ سَوَآءً وَلَیْسَ یُوْصَلُ اِلٰی حَقِیْقَۃِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالتَّوْقِیْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ ھَلْ نَجِدُ فِیْہِ شَیْئًا یَدُلُّنَا عَلٰی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ۔

۲۲۲۔ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ یَسَارٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا۔ با وضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہو گیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تو تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

اَبِی لَیْلیٰ قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بیان کیا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلَفٍ الْعَمَّارِیُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مَا كَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ام حبیبہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ وَابْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ السِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۳۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَنَّهٗ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَاَنَّ فِی ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِّنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا اُمِرُوْا بِهٖ وَاِنَّ الْمَاْمُوْرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَاِنَّ حُكْمَهٗ كَانَ فِیْ ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْاٰثَارِ وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِّنْ حَدَثٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ہے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس کی بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کو الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کو الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

عَنِ الْمُقِيمِ اَيْضًا كَذٰلِكَ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَصْحَابَ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ تَوَضَّؤُوْا وَصَلَّوُا الظُّهْرَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوْا لِيَتَوَضَّؤُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ اَحْدَثْتُمْ فَقَالُوْا لَا فَقَالَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ لَيُوْشِكُ اَنْ يَّقْتُلَ الرَّجُلُ اَبَاهُ وَاَخَاهُ وَعَمَّهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے، انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو، قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ۔

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِىٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ وَزَادَ وَكَانَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّيَتْلُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ۔

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

قال ابو جعفر وليس في هذه الآية عندنا دليل على وجوب الوضوء لكل صلوة لانه قد يجوز ان يكون قوله ذلك على القيام وهم محدثون الا ترى انهم قد اجمعوا ان حكم المسافر هو هذا وان الوضوء لا يجب عليه حتى يحدث فلما ثبت ان هذا حكم المسافر في هذه الآية وقد خوطب بها كما خوطب الحاضر ثبت ان حكم الحاضر فيها كذلك ايضا وقد قال ابن العقوا انهم كانوا اذا احدثوا لم يتكلموا حتى يتوضؤا فنزلت هذه الآية اذا قمتم الى الصلوة فاخبر ان ذلك انما هو القيام الى الصلوة بعد حدث۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن نقواد نے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

۲۳۶۔ حدثنا ابن مرزوق مرة اخرى قال ثنا عبد الصمد وبشر بن عمر قالا ثنا شعبة عن مسعود بن علي بذلك ولم يذكر عكرمة۔

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۷۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن محمد ان شريحا كان يصلي الصلوات كلها بوضوء واحد۔

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۸۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج عن يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان لا يرى بذلك باسا والله اعلم۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل

باب ا۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

۲۳۹۔ حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا امية بن بسطام قال ثنا يزيد بن زريع

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِیَاسِ ابْنِ خَلِیْفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ یَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهٗ وَیَتَوَضَّأُ۔

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

اَلْکَلَامُ فِی الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ غَسْلَ الْمَذَاکِیْرِ وَاجِبٌ عَلَی الرَّجُلِ اِذَا اَمْذٰی وَاِذَا بَالَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِیْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاکِیْرِ لٰکِنَّهٗ لِیَتَقَلَّصَ الْمَذِیُّ فَلَا یَخْرُجُ قَالُوْا وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اُمِرَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِی الْهَدْیِ اِذَا کَانَ لَهٗ لَبَنٌ اَنْ یُنْضَحَ ضَرْعُهَا بِالْمَاءِ لِیَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِیْهِ فَلَا یَخْرُجُ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا یَدُلُّ عَلٰی مَا قَالُوْا فَمِنْ ذٰلِكَ۔

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے۔

۳۰۲۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا یَسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِیْ یَعْلَی الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت منذر ابویعلی ثوری حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے روایت

اَلْحَنَفِيَّةِ - قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَجِدُ مَذْيًا فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ لِاَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِيْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِيْ فَاِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ وَاِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ -

کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا۔ کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِيْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْهُ -

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں (کسی کو) بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھو لو۔

---

۲۴۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ -

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

---

۲۴۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اِذَا اَمْذَيْتُ اِغْتَسَلْتُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ -

حضرت ہانی بن ہانی، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

---

۲۴۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع مؤذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٤٦ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة قال ثنا الركين بن الربيع الفزاري عن حصين بن قبيصة عن علي قال كنت رجلا مذاء فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال إذا رأيت المذي فتوضأ واغسل ذكرك وإذا رأيت المني فاغتسل.

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

٢٤٧ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم ابن بشار قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن عائش بن أنس قال سمعت عليا على المنبر يقول كنت رجلا مذاء فأردت أن أسأل النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه لأن ابنته كانت تحتي فأمرت عمارا فسأله فقال يكفي منه الوضوء.

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

قال أبو جعفر أفلا ترى أن عليا لما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم ما أوجبه عليه في ذلك ذكر وضوء الصلاة فثبت بذلك أن ما كان سوى وضوء الصلاة مما أمر به فإنما كان ذلك لغير المعنى الذي وجب له وضوء الصلاة وقد روى سهل بن حنيف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد دل على هذا أيضا.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

٢٤٨ - حدثنا نصر بن مرزوق وسليمان بن شعيب قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا حماد بن زيد عن محمد بن إسحق عن سعيد بن عبيد بن السباق عن أبيه عن سهل بن حنيف أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال فيه الوضوء

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ هُوَ الْوُضُوءُ وَذٰلِكَ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوءِ غَيْرُهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَذَكَرَ۔

۲۴۹۔ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَقِيلٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ۔

قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ وَجْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِي فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتیں کو دھولو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

لِلصَّلٰوةِ۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ ذَكَرَ مَا يَجِبُ فِي الْمَذْيِ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّةً وَحِيْنَ أَمَرَ أَبَا جَعْفَرٍ أَمَرَهُ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّكَرِ.

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ ابْنُ صَبِيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ قَالَ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

۲۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِذَا أَمْذَى الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَةَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الْمَذْيِ حَدَثًا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُرُوْجِ الْأَحْدَاثِ مَا الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ فَكَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ يَجِبُ بِهِ غَسْلُ مَا أَصَابَ الْبَدَنَ مِنْهُ وَلَا يَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِلَّا التَّطَهُّرُ لِلصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِكَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ خُرُوْجُ الْمَذْيِ الَّذِيْ هُوَ حَدَثٌ لَا يَجِبُ فِيْهِ غَسْلٌ غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَصَابَهُ مِنَ الْبَدَنِ غَيْرَ التَّطَهُّرِ لِلصَّلٰوةِ فَثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفے (آلۂ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اس طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجِسٌ

۲۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ إِنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ شُعْبَةُ أَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

باب۱۲: منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہوگیا۔ ام المومنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۶۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِي فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّهُ لَيُصِيبُ ثَوْبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي فَرْكَهُ۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچتا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو مجلز، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اونی ہوتی

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوْطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوْفُ۔

تھیں۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَاَغْسِلُهُ اَوْ اَمْسَحُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ اَخِيْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ شَغَالَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوشغالہ نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلَى اَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَاَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَاِنْ وَقَعَ فِيْهِ وَاَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هُوَ نَجَسٌ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهَا اِنَّمَا جَاءَتْ فِيْ ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيْهَا وَلَمْ تَاْتِ فِيْ ثِيَابٍ يُصَلّٰى فِيْهَا وَقَدْ رَاَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِيْهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ

حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

المنيّ كذلك وانما يكون هذا الحديث حجة علينا لو كنا نقول لا يصلح النوم في الثوب النجس فاذا كنا نبيح ذلك ونوافق ما رويتم عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ونقول من بعد لا يصلح الصلوة في ذلك فلم نخالف شيئا مما روي في ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد جاء عن عائشة فيما كانت تفعل بثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كان يصلي فيه اذا اصاب المنيّ۔

البتہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو۔ یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

٢٦٨- ما حدثنا يونس قال ثنا يحيى ابن حسان قال ثنا عبد الله بن المبارك وبشر ابن المفضل عن عمرو بن ميمون عن سليمان ابن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل المنيّ من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة وان بقع الماء لفي ثوبه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

٢٦٩- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن عمرو فذكر باسناده نحوه۔

حضرت ابو معاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

٢٧٠- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا عمرو فذكر باسناده مثله۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

قال ابو جعفر فهكذا كانت عائشة تفعل بثوب النبي صلى الله عليه وسلم الذي كان يصلي فيه تغسل المنيّ منه وتفركه من ثوبه الذي كان لا يصلي فيه وقد وافق ذلك ما روي عن ام حبيبة۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھنی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى.

حضرت معاویہ بن ابو سفیان (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

٢٧٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید (رضی اللہ عنہم) سے خبر دی پھر انھوں نے انکی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

٢٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَائِهِ.

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي لُحُفِنَا.

حضرت شعبہ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں "لحف نسائه" کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَنَامُ فِيهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ فِي ثَوْبِ النَّوْمِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرما ہوتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

لَا فِيْ ثَوْبِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ عَلٰى اَهْلِ الْقَوْلِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ۔

نماز کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔
پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِاَصَابِعِيْ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَلَا يَغْسِلُهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلٰوةِ كَمَا تَفْرُكُهٗ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچتی

مِنْ ثَوْبِ النَّوْمِ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَتِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا فَيُطَهَّرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا اَصَابَ النَّعْلَ مِنَ الْاَذٰى۔

تھیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہوسکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

۲۸۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمُ الْاَذٰى بِخُفِّهٖ اَوْ بِنَعْلِهٖ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَكَانَ ذٰلِكَ التُّرَابُ يُجْزِئُ مِنْ غَسْلِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْاَذٰى فِيْ نَفْسِهٖ فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي الْمَنِيِّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُهٗ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ كَمَا كَانَ الْاَذٰى يَطْهُرُ النَّعْلُ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهَا وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ فَالَّذِيْ وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْمَنِيِّ هُوَ اَنَّ الثَّوْبَ يَطْهُرُ مِمَّا اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ بِالْفَرْكِ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَيُجْزِئُ ذٰلِكَ مِنَ الْغَسْلِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهٖ هُوَ فِيْ نَفْسِهٖ اَطَاهِرٌ هُوَ اَمْ نَجِسٌ فَذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهَا نَجِسًا وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتا ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہوسکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ نجاست خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جب کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔

بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان کے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ۔

اگر تم دیکھ لو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلٰى نَجَاسَتِهِ عِنْدَهَا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (منی) ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے نزدیک ناپاک ہے۔

قِيلَ لَهُ مَا فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهَا حُكْمُ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَأَمَرَتْ بِغَسْلِ الثَّوْبِ كُلِّهِ إِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَوْضِعُهُ مِنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّ ثَوْبًا لَوْ أَصَابَهُ بَوْلٌ فَخَفِيَ مَكَانُهُ أَنَّهُ لَا يُطَهِّرُهُ النَّضْحُ وَأَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ كُلِّهِ حَتّٰى يُعْلَمَ طَهُورُهُ مِنَ النَّجَاسَةِ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْمَنِيِّ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا كَانَ مَوْضِعُهُ مِنَ الثَّوْبِ غَيْرَ مَعْلُومٍ النَّضْحَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ كَانَ عِنْدَهَا بِخِلَافِ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً بول و براز، پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے مارے جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

۲۸۵۔ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهِ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اس لیے

ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالتَّرَوُّثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ۔

کرتے ہوں کہ یہ ان کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر کو کھرچا جاتا ہے اسلیے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رُكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرَّكْبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ مجھے نظر آتا ہے اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا اس پر چھینٹے ماروں گا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهٗ۔

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا، میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھو لیا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ بِالْمَاءِ

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ وَأَنْضِحُ مَا لَمْ أَرَ مِمَّا أَتَوَهَّمُ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَلَا أَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكُّ فِيمَا يَسْتَأْنِفُ وَيَقُولُ هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَاءِ۔

اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پر چھینٹے ماروں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد ہو کہ جب تک میں چیز نہ دیکھ لوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور اس بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کرو

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجِسًا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو لو ورنہ پورے کپڑے کو دھوؤ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ امْسَحُوا بِإِذْخِرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے اذخر (گھاس) سے رگڑ دو۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ انْضِحْهُ بِالْمَاءِ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِالنَّضْحِ الْغَسْلَ لِأَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غَسْلًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَدِينَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا يَعْنِي يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو

۲۹۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَاَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهُ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهُ وَلَا تَنْضِحْهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا شَرًّا۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيْ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهِ كَيْفَ هُوَ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا اَغْلَظَ الْاَحْدَاثِ لِاَنَّهُ يُوْجِبُ اَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ خُرُوْجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِيْ نَفْسِهَا فَرَاَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَكَذٰلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ هُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَدَمُ الْعُرُوْقِ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوْجُهُ حَدَثًا فَهُوَ نَجِسٌ فِيْ نَفْسِهِ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ثَبَتَ اَيْضًا اَنَّهُ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْهِ غَيْرَ اَنَّا اتَّبَعْنَا فِيْ اِبَاحَةِ حُكْمِهِ اِذَا كَانَ يَابِسًا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اگر اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھو تو اسے دھولو، لیکن چھینٹے نہ مارنا اس سے خرابی بڑھتی ہے۔

حضرت عبدالکریم بن رشید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ساتھ منی لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، آپ نے فرمایا اسے دھولو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس مسئلے میں یہ اختلاف ہے اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں اس کے حکم پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے تو ہم نے قیاس کے طریقے پر اس کا اعتبار کیا۔ ہم نے منی کا نکلنا سب سے زیادہ غلیظ حدث پایا، کیونکہ وہ سب سے بڑی طہارت کو واجب کرتا ہے تو ہم نے چاہا کہ ان اشیاء کا حکم دیکھیں جن کا نکلنا حدث ہے۔ تو دیکھا کہ بول و براز کا نکلنا حدث ہے اور وہ ذاتی طور پر ناپاک ہیں، اسی طرح حیض اور استحاضہ حدث ہیں اور وہ بھی ذاتی طور پر ناپاک ہیں۔ رگوں کے خون کے بارے میں بھی قیاس یہی ہے۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس کا نکلنا حدث ہے وہ ذاتی طور پر ناپاک ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ذاتی طور پر ناپاک ہے۔ اس میں قیاس یہی ہے البتہ یہ کہ اس کے خشک ہونے کی صورت میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس کے جواز پر عمل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۱۳ الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الطُّهُوْرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا ذٰلِكَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ فَقَالَ ذٰلِكَ۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا وَسُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَيُّوْبَ۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۳: جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا اس پر طہارت حاصل کرنا لازم ہے، پھر فرمایا میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے نیز فرمایا میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی نیز فرمایا مجھے ابوسلمہ نے خبر دی۔ انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عروہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوایوب سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی (رضی اللہ عنہم)

حضرت عبدالوارث نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ایوب سے عروہ (رضی اللہ عنہما) کے سوال کا تذکرہ کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے۔ پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) فرمایا اس پر غسل نہیں، پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انھوں نے بھی اس طرح کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت ابی بن کعب

إسمٰعيل قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي أيوب الأنصاري عن أبي بن كعب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس في الإكسال إلا الطهور.

(رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہوت ٹوٹنے (انزال نہ ہونے) میں غسل ہے۔

۲۹۸ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا نعيم قال أنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه قال حدثني أبو أيوب الأنصاري عن أبي بن كعب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجامع فيكسل قال يغسل ما أصابه ويتوضأ وضوءه للصلوٰة.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو جماع کرتا ہے۔ پھر انزال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسے جو کچھ (نجاست وغیرہ) لگے دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۲۹۹ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو بن دينار عن عروة بن عياض عن أبي سعيد الخدري قال قلت لإخواني من الأنصار أنزلوا الأمر كما تقولون الماء من الماء أرأيتم إن اغتسل فقالوا لا والله حتى لا يكون في نفسك حرج مما قضى الله ورسوله.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے انصار بھائیوں سے کہا تم اپنے فیصلے پر قائم رہو کہ غسل، انزال کی صورت ہی ہوتا ہے تمہارا کیا خیال ہے میں غسل کر لوں؟ انھوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! یہاں تک کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۳۰۰ - حدثنا يزيد قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الحكم عن ذكوان أبي صالح عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّ على رجل من الأنصار فدعاه فخرج إليه ورأسه يقطر ماءً قال لعلنا أعجلناك قال نعم قال فإذا أُعجلت أو أُقحطت أي فقد ماءك فعليك الوضوء.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اس کو بلایا وہ اس حال میں باہر نکلا کہ اس کے سر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں بلانے میں جلدی کی اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تمہیں جلدی ہو یا پانی نہ پاؤ تو وضو کر لیا کرو۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سعاد حضرت ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَبْطَأَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ قَالَ كُنْتُ أَصَبْتُ مِنْ أَهْلِيْ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُكَ اغْتَسَلْتُ وَلَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَالْغُسْلُ عَلٰى مَنْ أَنْزَلَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا اس نے دیر کر دی۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس بات نے روک رکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا تھا جب آپ کا قاصد آیا تو میں نے غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے اور غسل اس پر واجب ہے جس کو انزال ہو۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ وَطِئَ فِي الْفَرْجِ فَلَمْ يُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

تحقیقِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جو شخص فرج میں وطی کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں اس سلسلے میں انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر غسل واجب ہے اگرچہ اسے انزال نہ ہو اس ضمن میں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

۳۰۴۔ بما حدثنا محمد بن الحجاج و سلیمان بن شعیب قالا ثنا بشر بن بکر قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انھا سئلت عن الرجل یجامع فلا ینزل فقالت فعلتہ انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا منہ جمیعا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے جماع کیا لیکن اسے انزال نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے پھر ہم اس سے اکٹھے غسل کرتے۔

۳۰۵۔ حدثنا محمد بن بحر بن مطر البغدادی قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح عن عبد العزیز بن النعمان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان اغتسل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔

۳۰۶۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن سعید بن المسیب قال ذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان ایوجب الغسل فقال ابو موسی انا اتیکم بعلم ذلک فنھض و تبعتہ حتی اتی عائشۃ فقال یا ام المؤمنین انی ارید ان اسألک عن شیء وانا استحیی ان اسألک فقالت سل فانما انا امک قال اذا التقی الختانان ایجب الغسل فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان اغتسل۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے مذاکرہ کیا کہ کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سلسلے میں تمہیں معلومات پہنچاتا ہوں چنانچہ وہ اٹھے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ انھوں نے فرمایا پوچھو میں تمہاری ماں ہوں، عرض کیا کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شرمگاہوں کے ملنے کی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

۳۰۷۔ حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام کلثوم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا کیا اس پر غسل واجب ہے اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا میں اور یہ (ام المومنین) ایسے کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

اَلْقَوْلُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ

قَالُوْا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ فَقِيلَ لَهُمْ هٰذِهِ الْآثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ وَالْآثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ وَمَا لَا يَجِبُ فَهِيَ أَوْلَى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهُمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ لَا غَيْرُ وَضَرْبٌ مِنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَى مَنْ أَكْسَلَ حَتَّى يُنْزِلَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى۔

ان روایات پر گفتگو

ان فقہاء کرام نے فرمایا یہ روایت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہے کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے تھے انزال ہو یا نہ ہو۔

پس ان سے کہا گیا کہ ان آثار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا پتہ چلتا ہے اور ممکن ہے آپ وہ عمل کریں جو آپ پر لازم نہ ہو جبکہ پہلی روایات واجب اور غیر واجب کی خبر دیتی ہیں، لہٰذا ان پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

پس دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے پہلی فصل میں جو روایات نقل کی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ، صرف انزال کی صورت میں غسل ہے (پانی سے پانی ہے) اور دوسری قسم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سست ہو جائے اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو اس میں جو "پانی سے پانی" کا ذکر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ نہیں ہے جس پر اسے پہلے قول کے قائلین نے محمول کیا ہے۔

۳۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ دَاؤُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْاِحْتِلَامِ اِذَا رَاٰى اَنَّهُ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "انزال کی صورت میں غسل ہے" یہ احتلام کے بارے میں ہے کہ جب اس نے اپنے آپ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا پھر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ وَجْهَهُ غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِيْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَضَادَّ قَوْلُهُ قَوْلَهُمْ وَاَمَّا مَا رُوِيَ فِيْمَا بَيَّنَ فِيْهِ الْاَمْرَ وَاُخْبِرَ فِيْهِ بِالْقَصْدِ وَاَنَّهُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَاءُ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بتایا کہ اس قول کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے اپنایا ہے لہٰذا آپ کے اور ان کے قول میں تضاد ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے اور اس میں غسل کا بیان کر کے اپنے قصد و ارادہ کا اظہار کیا ہے کہا گیا کہ اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں جب تک کہ انزال نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس) کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس (عورت) کی چار شاخوں (دو ہاتھ دو ٹانگیں) کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاؤُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (اپنی زوجہ کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر شرمگاہ سے شرمگاہ ملائے تو غسل واجب

شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ الْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُضَادُّ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ وَلَيْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں لیکن پہلی روایات کے لیے ان کے ناسخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم نے اس بارے میں دیکھا (تو یہ روایات سامنے آئیں)۔

۳۱۵۔ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ فَلَمَّا اَحْكَمَ اللّٰهُ الْاَمْرَ نُهِیَ عَنْهُ۔

حضرت سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ الماء من الماء (انزال کی صورت میں غسل) آغاز اسلام میں تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو اس سے روک دیا گیا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ اَرْضٰی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَ بِالْغُسْلِ۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں انزال کی صورت میں غسل کی اجازت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہ حدیث "الماء من الماء" کی ناسخ ہے ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں جو اس بات (نسخ) پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرٰى فِيْهِ الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ۔

حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لیکن سست پڑ جاتا ہے اور انزال نہیں ہوتا۔ حضرت زید نے فرمایا غسل کرے، میں نے ان سے عرض کیا حضرت ابی بن کعب اس کے لیے غسل ضروری نہیں سمجھتے۔ حضرت زید نے فرمایا حضرت ابی نے وفات سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ بن سعید نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت اُبی نے یہ بات فرمائی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے پس یہ ہمارے نزدیک جائز نہ ہوگا جب تک ان کے نزدیک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُوْلُ هٰذَا

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات فرماتے ہیں اور

وَقَدْ رَوٰی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَہٗ فَلَا یَجُوْزُ ھٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَہٗ۔

اور انھوں نے حضور علیہ السلام سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے تو یہ ان کے نزدیک جائز نہ ہوتا اگر ان کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَیْدُ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا حَبِیْبُ بْنُ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَۃُ۔

حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ عَنْہُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ مَا یُخَالِفُ ذٰلِکَ فَھٰذَا اَیْضًا دَلِیْلٌ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِکَ۔

حالانکہ اس باب میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا پس یہ اس کے نسخ پر دلیل ہے۔

۳۲۲- **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ الْجَمَلِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُفْتُوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَۃَ وَلَمْ یُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَیْہِ وَکَانَ الْمُھَاجِرُوْنَ لَا یُتَابِعُوْنَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انصاری فتوٰی دیتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں مہاجرین اس سلسلے میں ان کی اتباع نہیں کرتے تھے۔

فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِکَ اَیْضًا لِاَنَّ عُثْمَانَ وَالزُّبَیْرَ ھُمَا مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْھُمَا فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ ذٰلِکَ فَلَا یَجُوْزُ ذٰلِکَ مِنْھُمَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَھُمَا ثُمَّ قَدْ کَشَفَ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِحَضْرَۃِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ یَثْبُتْ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰی غَیْرِہٖ وَاَمَرَھُمْ بِالْغُسْلِ وَلَمْ یَعْتَرِضْ عَلَیْہِ

یہ بھی ان کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے تھے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے ان سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر انھوں نے اس کے خلاف قول کیا پس یہ ان سے ہرگز جائز نہ ہوتی اگر ان دونوں کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو ان کے نزدیک ثابت نہ ہوا لہٰذا انھوں نے لوگوں کو اس کے علاوہ کی ترغیب دیتے ہوئے غسل کا حکم فرمایا اور اس سلسلے میں ان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا بلکہ سب نے تسلیم کر لیا یہ اس بات کی

فِي ذٰلِكَ اَحَدًا وَسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى رُجُوْعِهِمْ اَيْضًا اِلٰى قَوْلِهِ ،

۳۲۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْاِنْزَالِ فَقَالَ زَيْدٌ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ اِلَّا اَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَائْتِنِيْ بِهِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الشَّاهِدَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ تُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا فَقَالَ زَيْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُهُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَعْمَامِيْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّمِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَمَنْ اَسْاَلُ بَعْدَكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهُ اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ظَهَرَتْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ

دلیل ہے کہ ان سب نے اسی بات کی طرف رجوع کر لیا۔ (یعنی غسل واجب ہے۔)

حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو انزال کی صورت میں غسل پر ہماری گفتگو ہوئی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی انزال کے بغیر جماع کرے تو اس پر صرف اتنا لازم ہے کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اہل مجلس میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے آکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم خود جاؤ اور حضرت زید کو میرے پاس لے کر آؤ تاکہ تم اس پر گواہ رہو۔ وہ گیا اور ان کو لے آیا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے جن میں حضرت علی ابن طالب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفس کے دشمن ہو یہ فتویٰ دیتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ میں نے اپنے چچاؤں حضرت رفاعہ بن رافع اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تمہارے بعد میں کس سے پوچھوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف بھیجیں اگر ان کے پاس اس کے بارے میں کچھ ہوا تو وہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیں گی۔

انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا جس کے سوال پر انہوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے (یعنی

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ
عِنْدَ ذٰلِكَ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ
إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ
إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ ابْنِ
إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ
ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِهِ
فَقَالَ عُمَرُ أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهِ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ
عُمَرُ قَدْ بَلَغَنِي مِنْ أَمْرِكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ
بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِكَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَمَا وَ
اللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَفْتَيْتُ بِرَأْيِي وَلٰكِنِّي
سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي شَيْئًا فَقُلْتُ بِهِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ
أَعْمَامِكَ فَقَالَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَ
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ مَا يَقُولُ
هٰذَا الْفَتٰى قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ
قَالَ أَفَسَأَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ فَاتَّفَقَ
النَّاسُ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ
إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا
إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَعْلَمَ

داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا کیا پھر غسل نہ کیا تو میں
اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر
عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ
غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے
ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھیں جلد
از جلد میرے پاس لائیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ تشریف
لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے
کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر غسل جنابت کے بارے میں
اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا!
امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا
بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے کچھ سنا ہے پس وہی بات
کہتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تمہارے کون سے چچا؟ حضرت
زید نے بتایا حضرت اُبی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع
(رضی اللہ عنہم) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری (حضرت رفاعہ)
کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟ میں
نے عرض کیا ہم عہد رسالت میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں
کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا
تم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ
پوچھا۔ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا لوگوں کو میرے پاس بلاؤ
تو تمام نے اتفاق کیا کہ انزال کی صورت میں غسل ہے البتہ
حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب شرمگاہ
شرمگاہ سے مل جائے (اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو)
تو غسل واجب ہو جاتا ہے انھوں نے کہا اے امیر المومنین!
میں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے
میں ازواج مطہرات سے زیادہ کسی کو علم والا نہیں پاتا، چنانچہ

بِهٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَتَحَطَّمَ عُمَرُ وَقَالَ لَئِنْ اُخْبِرْتُ بِاَحَدٍ يَفْعَلُهٗ ثُمَّ لَا يَغْتَسِلُ اِلَّا اَنْهَكْتُهٗ عُقُوْبَةً.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انھوں نے فرمایا مجھے علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایسا کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

۳۲۵ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ عَلَيَّ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَقُوْلُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا.

حضرت عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں صحابہ کرام کا غسل جنابت کے بارے میں مذاکرہ ہوا بعض نے کہا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے بعض نے کہا، انزال کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے پاس اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تو تمہارے بعد والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے امیرالمومنین! اگر آپ یہ مسئلہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو ازواج مطہرات کے پاس بھیج کر پوچھ لیں چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے کسی سے سنا کہ (صرف) انزال کی صورت میں غسل واجب ہے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى هٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ وَقَوْلُ رِفَاعَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَقَالَ النَّاسُ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ

پس یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس بات کی ترغیب دی اور کسی نے بھی آپ کی بات کا انکار نہیں کیا، ابن اسحاق کی روایت میں حضرت رفاعہ کا قول "پانی پانی سے ہے" کے بارے میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ کیا ہو کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال تھا جسے بعض صحابہ کرام نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال تھا جو حضرت ابن

يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا لَمْ يُثْبِتُوْا لَهُ ذٰلِكَ تَرَكَ قَوْلَهُمْ فَصَارَ اِلٰى مَا رَاٰهُ هُوَ وَسَائِرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی (احتلام کی صورت میں انزال کا شرط ہونا) پس جب وہ لوگ (انزال کی شرط لگانیوالے) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بات ثابت نہ کر سکے تو آپ نے وہی بات اختیار فرمائی جو آپکی اور باقی تمام صحابہ کرام کی رائے تھی کچھ دوسرے لوگوں سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اَنَّهُ مَا اَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ اَوْجَبَ الْغُسْلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْهُمْ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مہاجرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو چیز کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی حد کو واجب کرتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان مہاجرین میں سے ہیں۔

---

۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ اِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں جس نے جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا نقل کرتے ہیں کہ جب تم اس (انزال) تک پہنچو تو غسل کرو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ کے پیچھے جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

---

۳۳۰ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَبْعَثُنِيْ اِلٰى عَائِشَةَ قَبْلَ اَنْ اَحْتَلِمَ فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ فَقُلْتُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ اِذَا الْتَقَتِ

حضرت عبداللہ بن اسود فرماتے ہیں، میرے والد ماجد، مجھے بالغ ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب میں بالغ ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر آواز دی میں نے عرض کیا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے، انھوں نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں۔

الْمَوَاسِيْ

۳۳۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع، حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ایک شرمگاہ، دوسری کے پیچھے چلی جائے (داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت زر نے حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ بِطَرِيْقِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ

غور و فکر اور قیاس کے طور پر حلِ مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهٗ حَدَثٌ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْغُسْلُ وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْوُضُوْءُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ هَلْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جو شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کو واجب سمجھتے ہیں اس باب کا آثار کے طریقے پر یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ فقہاء کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں انزال کے بغیر جماع حدث ہے بلکہ ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ سخت ترین حدث ہے پس انھوں نے اس میں اعلیٰ درجے کی طہارت واجب قرار دی ہے اور وہ غسل ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کم درجے کے حدث کی طرح ہے لہٰذا انھوں نے ہلکے درجے کی طہارت واجب کی ہے اور وہ وضو ہے ہم نے چاہا کہ دو شرمگاہوں کے ملنے کے بارے میں غور کریں کہ

هو اغلظ الاشياء فنوجب فيه اغلظ ما يجب في ذلك فوجدنا اشياء يوجبها الجماع وهو فساد الصيام القضاء والحج فكان ذلك بالتقاء الختانين وان لم يكن معه انزال ويوجب ذلك في الحج الدم وقضاء الحج ويوجب في الصيام القضاء والكفارة في قول من يوجبها ولو كان جامع فيما دون الفرج وجب عليه في الحج دم فقط ولم يجب عليه في الصيام شيء الا ان ينزل و كل ذلك محرم عليه في حجه وصيامه.

وكان من زنى بامرأة حد وان لم ينزل ولو فعل ذلك على وجه شبهة فسقط بها الحد عنه وجب عليه المهر وكان لو جامعها فيما دون الفرج لم يجب عليه في ذلك حد ولا مهر ولكنه يعزر اذا لم تكن هناك شبهة وكان الرجل اذا تزوج المرأة فجامعها جماعا لا خلوة في الفرج ثم طلقها كان عليه المهر انزل او لم ينزل ووجبت عليها العدة واحلها ذلك لزوجها الاول ولو جامعها فيما دون الفرج لم يجب في ذلك عليه شيء وكان عليه في الطلاق نصف المهر ان كان سمى لها مهرا او المتعة اذا لم يكن سمى لها مهرا فكان يجب في هذه الاشياء التي وصفت التي لا انزال معها اغلظ ما يجب في الجماع الذي معه الانزال من الحدود والمهور وغير ذلك فالنظر على ذلك ان يكون كذلك هو في حكم الاحداث اغلظ الاحداث ويجب فيه اغلظ ما يجب في الاحداث وهو

کیا وہ سب سے سخت چیز ہے تاکہ ہم اس میں سخت ترین چیز واجب قرار دیں پس ہم نے ان اشیاء کو دیکھا جو جماع سے لازم آتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا ٹوٹنا ہے اور بعض کے نزدیک کفارہ بھی لازم آتا ہے اگر شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے تو حج کی صورت میں صرف دم (قربانی دینا) لازم آتا ہے جبکہ روزے کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں مگر یہ کہ اسے انزال ہو جائے اور یہ تمام کام حج اور روزے کی حالت میں حرام ہیں اور جو آدمی کسی عورت سے زنا کرے اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ انزال نہ ہو اور اگر شبہے کی بنیاد پر ایسا کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور مہر واجب ہو جائے گا اور اگر وہ فرج کے علاوہ کرے تو اس پر نہ حد واجب ہو گی اور نہ ہی مہر لیکن اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی جب وہاں شبہ نہ ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے کہ اس سے خلوت کے بغیر جماع کرے پھر اسے طلاق دے تو اس پہ مہر لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو، اس پر عدت بھی واجب ہو گی اور یہ عمل اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے گا اور اگر فرج کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پہ کچھ بھی واجب نہ ہو گا اور طلاق کی صورت میں اسے نصف مہر دینا ہو گا بشرطیکہ مہر مقرر کیا ہو اگر مہر مقرر نہیں کیا تو کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) دینا ہو گا ان صورتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انزال نہ ہوا اس سے وہی سخت چیز لازم آئے گی جو انزال کی صورت میں جماع سے لازم آتی ہے یعنی حد نافذ ہو گی اور مہر بھی لازم ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ پس اس پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدث سب سے سخت قسم کا حدث ہو گا اور حدث کی صورت میں جو سخت ترین چیز لازم ہوتی ہے وہی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

الْغُسْلُ۔

وَحُجَّةٌ أُخْرَى فِي ذَٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا هَٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَإِذَا كَانَ بَعْدَهَا الْإِنْزَالُ لَمْ يَجِبْ بِالْإِنْزَالِ حُكْمٌ ثَانٍ وَإِنَّمَا الْحُكْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَأَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ فَالْتَقَى خِتَانَاهُ بِمَا وَجَبَ الْحَدُّ عَلَيْهِمَا بِذَٰلِكَ وَلَوْ أَقَامَ عَلَيْهِمَا حَتَّى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ بِذَٰلِكَ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ غَيْرُ الْحَدِّ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَلَوْ كَانَ ذَٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلَى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا حَتَّى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي ذَٰلِكَ الْإِنْزَالِ شَيْءٌ بَعْدَ مَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَكَانَ مَا يُحْكَمُ بِهِ فِي هَٰذِهِ الْأَشْيَاءِ عَلَى مَنْ جَامَعَ فَأَنْزَلَ هُوَ مَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ وَكَانَ الْحُكْمُ فِي ذَٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا لِلْإِنْزَالِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الْغُسْلُ الَّذِي يَجِبُ عَلَى مَنْ جَامَعَ وَأَنْزَلَ هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْإِنْزَالِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ فَثَبَتَ بِذَٰلِكَ قَوْلُ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْجِمَاعَ يُوجِبُ الْغُسْلَ كَانَ مَعَهُ إِنْزَالٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ وَهَٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ دو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہونے والی چیزوں کو ہم نے دیکھا تو (معلوم ہوا کہ) اگر اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے کوئی دوسرا حکم واجب نہیں ہوگا، حکم تو شرمگاہوں کے ملنے سے نافذ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے اگر کوئی شخص کسی عورت سے بطور زنا جماع کرے تو ان کی شرمگاہیں ملنے سے ان پر حد واجب ہو جائے گی اور اگر وہ اس پر برقرار رہے یہاں تک کہ انزال ہو جائے تو اس حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوئی ہے کوئی دوسری سزا واجب نہیں ہوگی اور اگر وہ جماع شبہے کے طور پر ہوا تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر واجب ہوگا پھر اس پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ انزال ہو گیا تو اب اس انزال سے اس کے سوا کچھ بھی لازم نہ ہوگا جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہو گیا۔ ان صورتوں میں جو کچھ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا وہی اس پر بھی لازم ہوگا جس نے جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا۔ یہاں حکم شرمگاہوں کے ملنے پر لگے گا نہ اس انزال پر جو بعد میں ہوا۔ غور و فکر سے معلوم ہوا کہ انزال کے ساتھ جماع کرنے والے پر غسل شرمگاہوں کے ملنے کے باعث ہوا نہ اس انزال کی وجہ سے جو بعد میں ہوا۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو گئی جو کہتے ہیں کہ جماع غسل کو واجب کرتا ہے اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

۲۲۵۔ وَحُجَّةٌ أُخْرَى فِي ذَٰلِكَ أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ تُفْتِينَ أَنَّ الرَّجُلَ

اس سلسلے میں ایک اور دلیل یہ ہے: حضرت ابوصالح فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ آدمی جب جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہے مرد پر نہیں۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح وہ فتویٰ دیتی ہیں بلکہ جب

إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيْنَ وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هَذَا الْآثَارِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِينَ لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامَعَاتِ وَإِنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِي فِيهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِي لَا إِنْزَالَ مَعَهَا يَسْتَوِي فِيهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار جو انزال کے باعث غسل کو ضروری سمجھتے تھے وہ جماع کرنے والے مردوں کے بارے میں تھا ان عورتوں کے بارے میں نہیں جن سے جماع کیا جاتا۔ اور یہ کہ باہم ملنے سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ وہاں انزال نہ ہو حالانکہ ہم دیکھتے ہیں انزال کی صورت میں وجوب غسل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے لیے ایک جیسا حکم ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس میل جول میں انزال نہ ہو وہاں بھی مردوں اور عورتوں کے لیے وجوب غسل کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے۔

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ هَلْ يُوجِبُ الْوُضُوءَ أَمْ لَا

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے یا نہیں

۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ وَالْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ وَأَخَذَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے مطر الوراق سے پوچھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کس سے یہ حدیث لی کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے، انھوں نے فرمایا حضرت حسن نے حضرت انس سے انھوں نے حضرت ابو طلحہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ عَمْرٌو وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ.

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا اس کے بعد وضو کیا حضرت عمر فرماتے ہیں "ثور" ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ

قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس چیز (کے کھانے) سے وضو کرو جس کو آگ بدل دے۔

۳۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن خالد بن عمرو ابن عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ لَهٗ بِسَوِيْقٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَتْ يَا ابْنَ أَخِي تَوَضَّأْ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں مجھے ابوسعید بن ابوسفیان ابن مغیرہ نے بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، تو انھوں نے ان کے لیے ستو منگوائے۔ انھوں (حضرت ابوسعید) نے نوش کیے پھر ام المومنین نے فرمایا اے بھتیجے وضو کرو۔ انھوں نے عرض کیا میں بے وضو نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ چھوئے اس (کے استعمال) سے وضو لازم ہوتا ہے۔

۳۴۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس، حضرت ام حبیبہ

اِسْحٰقَ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ۔

(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا "اے میرے بھانجے"

۳۴۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن خالد نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز کے باعث وضو کرو اگرچہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

۳۴۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُا مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر کے ٹکڑے (کے کھانے) سے وضو کرو۔

۳۴۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ وَنَتَوَضَّاُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْاَمْثَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھوئے اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہو۔ (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم تیل استعمال کرتے ہیں وہ آگ پر گرم کیا جاتا ہے اور پانی سے وضو کرتے ہیں وہ بھی آگ پر گرم کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

۳۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس چیز کو آگ چھوئے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

---

۳۴۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے پس میں نے وضو کیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھو جائے۔

---

۳۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت عبد بن خالد نے حضرت ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۳۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مطلب بن حنطب نے حضرت ابوہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت حسین بن معلم نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو نوکروں نے...

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلِيَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ۔

بزرگ کے پاس جمع دیکھا وہ ان سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا یہ سہل بن حنظلیہ ہیں تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا

حضرت ابو قلابہ، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ہر اس چیز سے (کے بعد) وضو کرتے جسے آگ بدل دے۔ دودھ (پینے) کے بعد کلی کرتے اور کھجور (کھانے) کے بعد کلی نہیں کرتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا وُضُوْءَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس صورت میں وضو ضروری نہیں۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کو اپنایا۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت روح بن قاسم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

حضرت علی ابن عبد اللہ ابن عباس اپنے والد

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیی بن یعمر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۶۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، اس کے بعد (حضرت ابن عباس نے) اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۳۶۱- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَضَرَبَ عَلَى يَدَيَّ وَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ نَاسٍ يَتَوَضَّئُونَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَاللهِ لَقَدْ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمًا ثِيَابَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِثَرِيدٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خانہ اقدس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے اس چیز سے وضو کرتے ہیں جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اکٹھے کیے (درست کیے) پھر ثرید لایا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر اٹھے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَالرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے

قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَنَشَلْتُ لَهٗ كَتِفًا فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

لیے دبکری کا شانہ بھونا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا

۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُوْلُ سَاَلَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَاَمَرَهٗ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ نَسْاَلُ اَحَدًا وَفِيْنَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس چیز سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ بدل دے، تو آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر فرمایا ہم کس طرح کسی سے پوچھیں جبکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات موجود ہیں چنانچہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا جنہوں نے ام المومنین سے پوچھا ـــــ اس کے بعد حضرت شعبہ کی روایت (حدیث ۳۶۲) کی مثل روایت کیا۔

۳۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک بھنا ہوا پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے تناول فرمایا لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُتِيْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَاَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ اَحَدٌ مِّنَّا ثُمَّ تَعَشَّيْنَا بِبَقِيَّةِ الشَّاةِ ثُمَّ قُمْنَا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کھانا لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بکری کا بقیہ حصہ کھایا اس کے بعد عصر کی نماز کے لیے چلے گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔

وَلَمْ يَمَسَّ أَحَدٌ مِنَّا مَاءً۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن محمد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُورِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ایک انصاری خاتون نے دعوت دی پھر ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (خاتون) نے کھجور کے درختوں میں بچھونا بچھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر ہم نے کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۶۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِينِي فِي شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا إِلَّا قَلَيْنَا لَهُ حَبَّةً تَكُونُ بِالْمَدِينَةِ فَيَأْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس چیز کے بارے میں مجھے کوئی حدیث بتائیے جسے آگ نے بدل دیا ہو۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہمارے ہاں تشریف لاتے مگر ہم آپ کے لیے مدینہ طیبہ کے دانے بھونتے آپ ان سے تناول فرماتے اور نماز پڑھتے لیکن کھانے کے بعد وضو نہ فرماتے۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فُلَانَةَ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيتُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي بَطْنٌ مُعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْتِ لَنَا مِنْ هٰذَا الْبَطْنِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَصَنَعْنَاهُ فَأَكَلَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عمارہ بن زاذان، حضرت محمد بن منکدر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا (حضرت عمارہ فرماتے ہیں) انھوں نے نام لیا لیکن میں بھول گیا، (پھر فرمایا) ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ہاں پیٹ (کا گوشت) لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے لیے اس پیٹ سے فلاں فلاں حصہ پکاتیں، فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۷۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَأَذَّنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے شانہ تناول فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ذریعے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَبَخْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبید اللہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے پیٹ سے گوشت) پکایا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز عشا ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا لیکن آپ نے عشاء کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنی پھوپھی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پھر ہمارے پاس بکری کا شانہ تناول فرمایا اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن وضو نہ فرمایا۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر نماز کھڑی ہوگئی تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھے پھر نماز کے لیے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِی الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِیَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَمَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّیْ وَلَمْ نَتَوَضَّأْ۔

کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّ اَبَاہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ ذِرَاعًا یَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّکِّیْنَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کا) بازو تناول فرما رہے تھے آپ اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے چھری پھینک دی اور نماز پڑھی لیکن (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ ابْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّ سُوَیْدَ ابْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت بشیر ابن یسار مولیٰ بنو حارثہ فرماتے ہیں: سوید بن نعمان نے ان سے بیان کیا کہ وہ (فتح) خیبر کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آخر کر نماز پڑھی پھر زادِ راہ منگوایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ کے حکم سے انہیں تر کیا گیا پس آپ نے بھی تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر مغرب کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے اور کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَحْیٰی فَذَکَرَ نَحْوَہٗ بِاِسْنَادِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ۔

حضرت حماد نے حضرت یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ خیبر کے قریب ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا الْجُعَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفًا ثُمَّ قَامَ

حضرت عمرو بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

فَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

٣٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهٖ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ عَنْ اُمِّ عَامِرِ بْنِ يَزِيْدَ امْرَاَةٍ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَتَعَرَّقَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک حضرت ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے اس سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَنْفِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوْلٰى هُوَ وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ لَا وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْلَمَ مَا الْاٰخِرُ مِنْ ذٰلِكَ.

ان روایات میں اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے حدث لازم آتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو نہیں فرمایا۔ پہلی روایات میں جس وضو کا حکم دیا گیا ہے ہو سکتا ہے وہ نماز کا وضو ہو اور ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو نماز کا وضو مقصود نہ ہو، لیکن یہ بات تو بہرحال آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے وضو فرمایا بھی اور نہیں بھی کیا۔ پس ہم نے چاہا کہ آپ کا آخری عمل معلوم کریں۔

فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثُوْنَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان دو باتوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہ کرنا تھا۔

٣٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر وضو فرمایا پھر ایک شانہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی لیکن "تازہ" وضو نہیں کیا۔

ثَوْرَ اَقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ اَكَلَ بَعْدَهٗ كَتِفًا فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِيْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ وَاِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ اَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ اَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ لَيْسَ بِحَدَثٍ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اس چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا تھا جس کو آگ نے بدل دیا ہو۔ اور جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ آپ کے دوسرے عمل سے منسوخ ہو گئیں۔

یہ اس صورت میں ہے کہ اگر آپ کے فرمودہ وضو سے نماز کا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز کا وضو مراد نہ لیا جائے۔ تو پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ جس چیز کو آگ بدل دے وہ (استعمال کرنا) حدث ہے۔ ان آثار کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جس چیز کو آگ چھو لے وہ حدث نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى

(متعدد طرق سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے لیکن پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَّاَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً۔

٣٨٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِثْلَهٗ۔

٣٨٤ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

٣٨٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ لِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ هِشَامٍ اِنَّ هٰذَا لَايَدَعُنَا يَعْنِي الزُّهْرِيَّ اَنْ نَّاْكُلَ شَيْئًا اِلَّا اَمَرَنَا اَنْ نَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقُلْتُ سَاَلْتُ عَنْهُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِذَا اَكَلْتَهٗ فَهُوَ طَيِّبٌ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهِ وُضُوْءٌ فَاِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيْثٌ عَلَيْكَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَا اَرَاكُمَا اِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ اَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ اَقْدَمُ رَجُلٍ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ عَطَاءٌ فَاَرْسَلَ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُوْلُ فَقَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابونعیم وہب بن کیسان سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے مجھ سے کہا کہ یہ یعنی امام زہری ہمیں کسی چیز کے کھانے پر وضو کا حکم دیے بغیر نہیں چھوڑتے میں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے فرمایا جب تم کوئی چیز کھاؤ تو وہ طیب ہے اس سے تم پر وضو لازم نہیں جب نکلے تو وہ ناپاک ہے اس سے تم پر وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں میں اختلاف ہو گیا شہر میں کوئی شخص ہے جو فیصلہ کرے میں نے کہا ہاں جزیرۂ عرب کا بزرگ ترین انسان ہے انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ میں نے کہا وہ حضرت عطاء ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عطاء کو بُلا بھیجا وہ تشریف لائے تو عرض کیا میرے سامنے ان دونوں کا اختلاف ہوا آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اسکے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ سے پہلی روایت کی مثل نقل کیا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں

الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ اَنَّهُ رَاٰى اَبَابَكْرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ وَّمَنْصُوْرٍ وَّسُلَيْمٰنَ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّعَلْقَمَةَ خَرَجَا مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُرِيْدَانِ الصَّلٰوةَ فَجِيْءَ بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ عَلْقَمَةَ فِيْهَا ثَرِيْدٌ وَّلَحْمٌ فَاَكَلَا فَمَضْمَضَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَسَلَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے باہر آئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا ان دونوں نے تناول فرمایا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کلی کی انگلیاں دھوئیں اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْمُنْتِنَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ اللُّقْمَةِ الطَّيِّبَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پاک لقمے سے وضو کرنے کی نسبت لغویات سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔

۳۸۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهُ تَعَشّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ شام کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہیں کیا۔

۳۹۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ دھوئے پھر ان کو چہرے پر ملا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت عبید بن حنین فرماتے ہیں میں نے

أيوب بن سليمان بن بلال قال حدثني أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان عن عتبة بن مسلم عن عبيد بن مسلم عن عبيد بن حنين قال رأيت عثمان أتي بثريد فأكل ثم تمضمض ثم غسل يده ثم قام فصلى للناس ولم يتوضأ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے پاس ثرید لایا گیا تو انھوں نے تناول فرمایا، پھر کلی کی اس کے بعد منہ دھویا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں فرمایا۔

---

۳۹۲ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن أبي نوفل بن أبي عقرب الكناني قال رأيت ابن عباس أكل خبزا رقيقا ولحما حتى سال الودك على أصابعه فغسل يده وصلى المغرب.

حضرت ابو نوفل بن ابو عقرب کنانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے ایک چپاتی اور گوشت تناول فرمایا حتیٰ کہ چربی (کی چکناہٹ) آپ کے انگلیوں پر بہنے لگی پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۹۳ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا إسرائيل عن طارق عن سعيد بن جبير أن ابن عباس أتي بجفنة من ثريد ولحم عند العصر فأكل منها فأتي بماء فغسل أطراف أصابعه ثم صلى ولم يتوضأ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عصر کے وقت ثرید کا ایک پیالہ اور گوشت لایا گیا آپ نے اس سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو آپ نے انگلیوں کے کنارے دھوئے اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۴ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال أنا زائدة عن أبي إسحاق السبيعي عن سعيد بن جبير قال دخل قوم على ابن عباس فأطعمهم طعاما ثم صلى بهم على طنفسة فوضعوا عليها وجوههم وجباههم وما توضؤوا.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر نماز پڑھائی، اس پر انھوں نے اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۵ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا المسعودي عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه قال قال ابن عمر لأبي هريرة ما تقول في الوضوء مما غيرت النار قال توضأ منه قال فما تقول في الدهن والماء المسخن يتوضأ منه فقال أنت رجل

حضرت سعید ابن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا اس سے وضو کرو حضرت ابن عمر نے پوچھا آپ تیل اور گرم پانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں،

مِنْ قُرَيْشٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَحْتَجُّ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔

انھوں نے فرمایا تم ایک قریش مرد اور میں قبیلہ دوس سے ہوں۔ انھوں نے فرمایا اے ابوہریرہ! شاید آپ اس آیت کا سہارا لیتے ہیں "بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے۔"

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کسی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرو۔ (یعنی ضروری نہ سمجھو)۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ۔

حضرت ابوغالب، حضرت ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور فرمایا وضو نکلنے والی چیز سے ہے داخل ہونے والی چیز سے (واجب) نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَؤُلَاءِ الْجِلَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوءًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذَلِكَ مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جلیل القدر صحابہ کرام اس چیز کو کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے جسے آگ بدل دے، ان دوسرے صحابہ کرام سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آگ سے بدلنے والی چیز (کھانے) سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۸۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِينَا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعِرَاقِيَّةٌ ثُمَّ انْتَهَرَانِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّي۔

حضرت عبدالرحمن بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے، ابوطلحہ انصاری اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک گرم کیا ہوا آگ پر پکا ہوا کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر میں نماز کے لیے اٹھا اور وضو کیا ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے فرمایا کیا یہ عراقی ہیں پھر ان دونوں نے مجھے ڈانٹا تو میں جان گیا کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

۳۹۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ الخ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید انصاری فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے ـــــ پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ ابوطلحہ اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آخر تک۔

۴۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَكَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ طَلْحَةَ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَقُمْتُ لِأَنْ أَتَوَضَّأَ فَقَالَا لِيْ أَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہم) نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا، میں وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انھوں نے فرمایا کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو تم نے ایک عراقی جیسا کام کیا ہے؟

فَهٰذَا أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ أَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَمْ يَتَوَضَّآ وَقَدْ رَوَيَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ أَكْلِهَا أَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْأَشْيَاءِ إِذَا مَاسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا

تو یہ ہیں حضرت ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما جنھوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (تازہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھی حالانکہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اس باب میں ان دونوں سے روایت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے (پہلے) روایت کیا ان کے نزدیک اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

قیاس اور غور و فکر

بطور قیاس اور غور و فکر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ جب ان کو آگ مس کرے تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر انھیں آگ نہ چھوئے تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ہم نے غور کیا کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب وہ ان اشیاء تک پہنچے تو وہ حکم ان کی طرف منتقل ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ

إليها فرأينا الماء القراح طاهرا تؤدى به الفروض ثم رأيناه إذا سخن فصار مما قد مسته النار إن حكمه في طهارته على ما كان قبل مماسته النار إياه وإن النار لم تحدث فيه حكما ينتقل به حكمه إلى غير ما كان عليه في البدء فلما كان ما وصفنا كذلك كان في النظر أن الطعام الطاهر الذي لا يكون أكله قبل أن تمسه النار حدثا إذا مسته النار لا تنقله عن حاله ولا تغير حكمه ويكون حكمه بعد مسيس النار إياه كحكمه قبل ذلك قياسا ونظرا على ما بينا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

خالص پانی پاک ہے اس کے ساتھ کئی فرائض ادا کیے جاتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ جب اسے گرم کیا جائے اور ان چیزوں میں سے ہو جائے جن کو آگ نے مس کیا تو بھی طہارت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو آگ کے اس تک پہنچنے سے پہلے تھا اور آگ نے اس میں کوئی ایسا حکم پیدا نہیں کیا کہ اب پہلے حکم کے خلاف کی طرف منتقل ہو جائے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے تو وہ پاک کھانا جسے آگ کے پہنچنے سے پہلے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو آگ کے مس کرنے سے بھی اس کا حکم نہیں بدلے گا اور آگ پر پکنے کے بعد بھی وہی حکم ہوگا جو پہلے تھا۔ یہ بات ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بیان کی ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

وقد فرق قوم بين لحوم الغنم ولحوم الإبل فأوجبوا في أكل لحوم الإبل الوضوء ولم يوجبوا ذلك في أكل لحوم الغنم.

کچھ لوگوں نے بکریوں اور اونٹوں کے گوشت میں فرق کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کو واجب قرار دیا اور بکری کا گوشت کھانے سے واجب نہیں کیا۔

٤٠١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل بن إسمعيل قال ثنا سفيان قال ثنا سماك عن جعفر بن أبي ثور عن جابر بن سمرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أنتوضأ من لحوم الإبل قال نعم قيل أفنتوضأ من لحوم الغنم قال لا.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں، آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا کیا بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کریں فرمایا "نہیں"۔

---

٤٠٢ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا معاوية بن عمرو قال ثنا زائدة عن سماك بن حرب عن جعفر بن أبي ثور عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ.

حضرت جعفر اپنے دادا حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا ہاں۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن موہب حضرت جعفر بن ابی ثور سے وہ حضرت جابر بن سمرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ لِلصَّلٰوةِ بِاَكْلِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ اَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَلُحُوْمِ الْغَنَمِ فِيْ ذٰلِكَ لِمَا ذٰلِكَ فِيْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلٰى يَدِ اٰكِلِهَا فَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ تَرْكِهٖ عَلَى الْيَدِ وَاَبَاحَ اَنْ لَّا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اَنَّ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَاِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَهُوَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَفِيْ ذٰلِكَ لُحُوْمُ الْاِبِلِ وَغَيْرُهَا كَانَ فِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ.

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے وضو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھ دھونا ہو انھوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں اس لیے فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا کھانے والے کے ہاتھ پر چربی کے غلبہ کی وجہ سے اسے ہاتھ پر چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ بکری میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس کے لیے وضو نہ کرنا (ہاتھ نہ دھونا) جائز رکھا گیا ہے۔ ہم نے پہلے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا جب آپ کا پہلا عمل یہ تھا کہ آپ وضو پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرتے تھے اور اس میں اونٹ کا گوشت وغیرہ برابر تھے تو اس کے چھوڑنے سے اونٹ کے گوشت سے وضو کا چھوڑنا بھی ثابت ہو گیا۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ سَوَآءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا وَإِنَّهُ لَا تَفْتَرِقُ أَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهُمَا فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَآءٌ فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

روایات کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اونٹ اور بکری کی خرید فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کے پاک ہونے میں برابر ہیں اس سلسلے میں ان کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا گوشت کھانے کے سلسلے میں ایک جیسا حکم ہو پس جس طرح بکری کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ أَمْ لَا

کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے

۴۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَأْسًا فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ.

حضرت زہری، حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور مروان کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو (لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم فرمایا۔ حضرت عروہ نے ان (بسرہ) کی حدیث پر سر نہ اٹھایا تو مروان نے حضرت بسرہ کے پاس ایک سپاہی بھیجا اس نے واپس آکر بتایا کہ وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم دیتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ وَالْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ

تحقیق مسئلہ اور روایت پر بحث

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ وَأَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

بعض لوگوں نے اس روایت کو اپناتے ہوئے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیا ہے جب کہ

اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا وُضُوْٓءَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا فِيْ حَدِيْثِكُمْ هٰذَا اَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ رَاْسًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا عِنْدَهٗ فِيْ حَالِ مَنْ لَّا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ عَنْهَا فَفِيْ تَضْعِيْفِ مَنْ هُوَ اَقَلُّ مِنْ عُرْوَةَ لِبُسْرَةَ مَا يُسْقِطُ بِهٖ حَدِيْثَهَا وَقَدْ تَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُهٗ۔

۴۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ وَضَعْتُ يَدَيَّ فِيْ دَمٍ اَوْ حَيْضَةٍ مَا نَقَضَ وُضُوْئِيْ فَمَسُّ الذَّكَرِ اَيْسَرُ اَمِ الدَّمُ اَمِ الْحَيْضَةُ قَالَ وَكَانَ رَبِيْعَةُ يَقُوْلُ لَهُمْ وَيْحَكُمْ مِثْلُ هٰذَا يَاْخُذُ بِهٖ اَحَدٌ وَنَعْمَلُ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ بُسْرَةَ شَهِدَتْ عَلٰى هٰذِهِ النَّعْلِ لَمَا اَجَزْتُ شَهَادَتَهَا اِنَّمَا قِوَامُ الدِّيْنِ الصَّلٰوةُ وَاِنَّمَا قِوَامُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّقِيْمُ هٰذَا الدِّيْنَ اِلَّا بُسْرَةُ۔

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى هٰذَا اَدْرَكْنَا مَشْيَخَتَنَا مَا مِنْهُمْ وَاحِدٌ يَّرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْٓءًا وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَرَكَ اَنْ يَّرْفَعَ بِذٰلِكَ رَاْسًا لِاَنَّ مَرْوَانَ عِنْدَهٗ لَيْسَ فِيْ حَالِ مَنْ يَّجِبُ الْقَبُوْلُ مِنْ مِثْلِهٖ فَاِنَّ خَبَرَ شُرْطِيِّ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ دُوْنَ خَبَرِهٖ هُوَ عَنْهَا فَاِنْ كَانَ مَرْوَانُ خَبَرُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ عِنْدَ عُرْوَةَ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ فَخَبَرُ شُرْطِيِّهٖ اِيَّاهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَقْبُوْلًا وَّهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا فَلَمْ يَسْمَعْهُ الزُّهْرِيُّ مِنْ عُرْوَةَ اِنَّمَا دَلَّسَ بِهٖ

۴۰۷ - وَذٰلِكَ اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر وضو واجب نہیں ہوتا انھوں نے اس ضمن میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری (روایت کردہ) اس حدیث میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بسرہ کی روایت کو قابل حجت سمجھا اگر یہ اس لیے تھا کہ حضرت عروہ کے نزدیک حضرت بسرہ ان لوگوں میں سے تھیں جنکی حدیث قبول نہیں کی جاتی تو آپ کا حضرت بسرہ کی تضعیف کرنا (کمزور قرار دینا) اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی روایت کو ساقط کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں

حضرت زید، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر میں اپنے ہاتھ خون یا حیض (کے خون) میں رکھوں تو میرا وضو نہیں ٹوٹے گا تو آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا کم درجہ رکھتا ہے یا حیض کا خون؟ وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ فرماتے تھے تم پر افسوس ہے کیا کوئی شخص اس قسم کی روایت قبول کرتا ہے ہمیں حضرت بسرہ کی روایت کا علم ہے اللہ کی قسم! اگر بسرہ اس جوتے پر گواہی دیں تو میں اس کی شہادت کو قبول نہیں کروں گا۔ دین نماز کے ساتھ قائم ہے اور نماز وضو کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو کیا بسرہ کے علاوہ کوئی دوسرا صحابی نہیں جو اس دین کو قائم کرے۔

ابن زید فرماتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ کو اس پر پایا کہ ان میں سے کوئی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کو ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت عروہ نے اسے اس لیے قبول نہیں کیا کہ ان کے نزدیک مروان اس مقام کا آدمی نہیں تھا جس سے اس قسم کی حدیث قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سپاہی کا حضرت بسرہ سے مروان کو خبر دینا اس سے کم ہے کہ اگر وہ خود ان سے سنتا تو جب حضرت عروہ کے نزدیک مروان کی اپنی خبر غیر مقبول ہے تو سپاہی کا حضرت بسرہ سے نقل کرنا عدم قبولیت کے زیادہ لائق ہے نیز حضرت زہری رحمہ اللہ کو حضرت عروہ سے سماعت حاصل نہیں انھوں نے اس میں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، مروان بن حکم سے

شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاَرْسَلَ اِلٰى بُسْرَةَ فَقَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ.

روایت کرتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس بات کی خبر دی ہے اس نے بسرہ کے پاس پیغام بھیجا تو انھوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے باعث وضو کیا جاتا ہے تو عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَصَارَ هٰذَا الْاَثَرُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَدْ حَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيْثُهُ عَنْ عُرْوَةَ كَحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عِنْدَهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت زہری سے منقول ہے انھوں نے حضرت عبد اللہ ابن ابو بکر سے انھوں نے حضرت عروہ سے روایت کیا اس سے اس کا درجہ گر گیا کیونکہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر کی حضرت عروہ سے روایت زہری کی حضرت عروہ سے روایت کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی ان محدثین کے نزدیک حضرت عبداللہ بن ابی بکر حدیث کے معاملے میں مضبوط راوی ہیں۔

لَقَدْ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَزِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كُنَّا اِذَا رَاَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِّنْ نَّفَرٍ سَمَّاهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ وَاَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُوْنَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِاَقَلَّ مِنْ كَلَامِ مِثْلِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

مجھ سے یحیی بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن وزیر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام شافعی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی شخص کو فلاں فلاں اشخاص جن میں عبد اللہ بن ابی بکر بھی ہیں میں سے کسی ایک کے پاس حدیث لکھتے ہوئے دیکھتے تو اس سے مذاق کرتے کیونکہ وہ لوگ حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے اور تم (پہلے قول کے قائلین) بھی ایسے لوگوں کی تضعیف کرتے ہو اگرچہ ابن عیینہ کے کلام سے کم درجہ کے ساتھ ہی سہی۔ اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زہری اور عروہ کے درمیان حضرت ابو بکر بن محمد ہیں۔

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے (حضرت بسرہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد، آلہء تناسل کو چھونے سے وضو کرے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث اپنے والد سے روایت

الذَّكَرِ فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامٌ فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِيْ رِوَايَتِهٖ بِشَيْءٍ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

کی ہے اور ہشام ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت میں کچھ کلام کیا جاتا ہے پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا۔

---

۴۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَنِيْ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ الَّذِيْ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان نے مجھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اس سے وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا اس میں وضو ہے پھر ابوبکرہ کی حدیث جو اس باب کے شروع میں حسین بن مہدی سے مروی ہے کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ۔

حضرت حماد نے حضرت ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا کہ حضرت عروہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

---

۴۱۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ

یوسف ابن عدی فرماتے ہیں ہم سے علی بن مسہر نے حضرت ہشام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہشام نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو جب تک وضو نہ کرلے ہرگز نماز نہ پڑھے۔

---

۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ہشام اپنے والد سے وہ مروان سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيلَ لَهُ إِنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ۔

اس (معترض) سے کہا جائیگا کہ ہشام بن عروہ نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ انھوں نے بھی ابوبکر بن محمد سے سنی ہے لہٰذا انھوں نے اپنے باپ سے تدلیس کے ساتھ روایت کی ہے۔ (باپ کا نام نہ لیا)۔

۲۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن محمد ابن عمر بن حزم نے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح بیان کیا۔

فَرَجَعَ الْحَدِيثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرُ هِشَامٍ فَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ۔

پس یہ حدیث بھی ابوبکر کی طرف لوٹ گئی اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت عروہ سے زہری اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں (یوں) ذکر کریں

۲۱۵ - مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عروہ سے سنا وہ حضرت بسرہ کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّونَ فِي هَذَا بِابْنِ لَهِيعَةَ وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُونَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ فِيمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ وَلَمْ أُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ الطَّعْنَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيعَةَ وَلَا عَلَى غَيْرِهِمَا وَلَكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ فَثَبَتَ وَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ بِالَّذِي دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ وَوَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَيْضًا وَهِشَامٍ بِالَّذِي بَيْنَ عُرْوَةَ وَبُسْرَةَ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيثُ بِأَقَلَّ مِنْ هَذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذَلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس سلسلے میں ابن لہیعہ سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم اس چیز میں جس کے ساتھ تمہارے خلاف دلیل دی جاتی ہے اسے (ابن لہیعہ کو) اپنے مدمقابل کی طرف سے حجت قرار نہیں دیتے۔ اس سے میرا مقصد عبداللہ بن ابی بکر، ابن لہیعہ اور ان کے غیر پر طعن کرنا نہیں بلکہ مخالف کے ظلم کو ظاہر کرنا ہے پس اس شخص کی وجہ سے جو زہری اور عروہ کے درمیان داخل ہوا زہری کی روایت کا واہی (کمزور) ہونا ثابت ہو گیا نیز زہری اور ہشام کی روایت کا اس آدمی کے سبب کمزور ہونا ثابت ہوا جو حضرت عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ اس کی طرف توجہ کی حالانکہ حدیث اس سے کم پر ہی ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کریں۔

۲۱۶ - بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

کرتے ہیں انھوں نے ایک آدمی سے سُنا جو مسجد نبوی میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ (مذکورہ بالا حدیث)۔

قِيْلَ لَهُمْ كَفٰى بِكُمْ ظُلْمًا اِنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائیگا تمہارے ظالم ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اس کی مثل سے استدلال کرو اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں۔

۴۱۷ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالاعلیٰ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قِيْلَ لَهٗ اَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ حُجَّةً فِيْ شَيْءٍ اِذَا خَالَفَهٗ فِيْهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا اِذَا انْفَرَدَ وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْكَرٌ وَاَخْلَقُ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ غَلَطًا لِاَنَّ عُرْوَةَ حِيْنَ سَاَلَهٗ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَاَجَابَهٗ مِنْ رَّاْيِهٖ اَنْ لَّا وُضُوْءَ فِيْهِ فَلَمَّا قَالَ لَهٗ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ مَا سَمِعْتُ بِهٖ وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّنْكِرَ عُرْوَةُ عَلٰى بُسْرَةَ مَا قَدْ حَدَّثَهٗ اِيَّاهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سے کہا جائے گا کہ تم محمد بن اسحٰق کو کسی بات میں حجت نہیں ٹھہراتے نہ اس وقت کہ جب کوئی ان سے اختلاف کرے جیسے اس حدیث میں ہے اور نہ ہی اس وقت جب وہ منفرد ہوں۔ علاوہ ازیں یہ حدیث منکر ہے اور ممکن ہے کہ غلط ہو کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنی رائے سے جواب دیا جب مروان نے حضرت بسرہ سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو حضرت عروہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی اور یہ زید بن خالد کی وفات سے کتنا ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے تو اگر زید بن خالد نے یہ حدیث حضرت عروہ سے بیان کی ہوتی تو وہ حضرت بسرہ کی حدیث کا انکار نہ کرتے۔

فَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ۔

اگر اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کیا جائے۔

۴۱۹ - بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن شریح، ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت

إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۴۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْغَرْوِيُّ إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

اسحاق بن محمد فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ أَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُونَ خَصْمَكُمْ أَنْ تَحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ فَكَيْفَ تَحْتَجُّونَ بِهِ أَنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ ذٰلِكَ أَيْضًا فِي نَفْسِهِ مُنْكَرٌ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمَّا أَخْبَرَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا أَخْبَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَرَفَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا عَنْ عَائِشَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مخالف کو عمر بن شریح جیسے لوگوں سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود کیوں ان سے استدلال کرتے ہو نیز یہ حدیث بھی منکر ہے کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ کو بسرہ کی روایت بتائی تو وہ اسے پہلے سے نہیں جانتے تھے نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی اور سے اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور کہیں)

۴۲۱- بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيمِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

صدقہ بن عبداللہ، ہشام بن زید سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قِيلَ لَهُمْ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَكُمْ ضَعِيفٌ فَكَيْفَ تَحْتَجُّونَ بِهِ وَهِشَامُ بْنُ زَيْدٍ فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِينَ يُثْبِتُ بِرِوَايَتِهِمْ مِثْلَ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہیں تو تم ان کی بات کو کیسے حجت بناتے ہو اور ہشام بن زید ان اہل العلم سے نہیں ہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو، اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور یہ حدیث پیش کریں)

۴۲۲- بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

علاء بن سلیمان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

ان سے کہا جائے گا تم اس علاء سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور اگر وہ دلیل دیتے ہوئے کہیں،

۴۲۳- بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

یزید بن عبدالملک نے مقبری سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک پہنچائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو وہ وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ يَزِيْدُ هٰذَا عِنْدَكُمْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا یہ یزید تمہارے نزدیک منکر الحدیث ہے اس کی کوئی روایت بھی ٹھیک نہیں ہوتی تو تم اس سے کیسے استدلال کرتے ہو؟ اگر وہ استدلال کرتے ہوئے کہیں۔

۴۲۴- بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ۔

ابن ابی ذئب نے حضرت عقبہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس بن معن کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَقْطَعُهٗ وَيُوْقِفُهٗ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

ان سے کہا جائے گا کہ حفاظ میں سے جس نے بھی یہ حدیث ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے انھوں نے اسے روایت کرتے ہوئے محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف ہے۔

۴۲۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

ابن ابی ذئب، عقبہ سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ

ان حفاظ حدیث نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف کیا وہ اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ وہ (ابن نافع) تمہارے نزدیک ان پر حجت ہے جب کہ وہ (محمد بن عبدالرحمٰن) ان پر حجت نہیں تو تم اس سلسلے میں

مُنْقَطِعٍ فِیْ هٰذَا وَاَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

حدیث منقطع سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ استدلال کریں کہ

۴۲۶۔ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَیُوْنُسُ وَرَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْیَتَوَضَّاْ۔

مکحول نے عنبسہ ابن ابی سفیان سے انہوں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنِ الْهَیْثَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو مسہر نے ہیثم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِیْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْقَطِعٌ اَیْضًا لِاَنَّ مَكْحُوْلًا لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ شَیْئًا۔

ان سے کہا جائے گا یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابو سفیان سے کچھ نہیں سنا۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ یَقُوْلُ ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ تَحْتَجُّوْنَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ اَبِیْ مُسْهِرٍ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

ابن ابو داؤد نے بتایا کہ میں نے ابو مسہر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا اور تم اس قسم کی بات میں ابو مسہر کے قول سے استدلال کرتے ہو۔
اگر وہ ان روایات سے استدلال کریں۔

۴۲۹۔ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ بُسْرَةَ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ تَضْرِبُ بِیَدِهَا فَتُصِیْبُ فَرْجَهَا قَالَ تَتَوَضَّاُ یَا بُسْرَةُ۔

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بسرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنا ہاتھ ہلاتی ہے تو شرمگاہ کو جا لگتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اے بسرہ! وضو کر لیا کرو۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِیُّ قَالَ ثَنَا بَقِیَّةُ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا اِمْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ۔

کو ہاتھ لگائے وہ بھی وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهُ عَنْهُ عَنْ صَحِيْفَةٍ فَهٰذَا عَلٰى قَوْلِكُمْ مُنْقَطِعٌ وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهٖ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَذْهَبُ اِلَى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا تمہارا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا انھوں نے ان کے صحیفہ سے نقل کر کے روایت کیا، تمہارے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور تمہارے نزدیک منقطع حجت نہیں پس ان تمام آثار کا فساد ثابت ہو گیا جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۳۱۔ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ قَالَ لَا۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ۔

حضرت مُسدّد کہتے ہیں ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ایوب بن عتبہ، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن بدر سُحیمی، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۳۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَاَحْمَدُ ابْنُ يُوْنُسَ وَسَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ایوب، قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّاَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْكَ اَوْ مُضْغَةٌ مِنْكَ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے، وہ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ سے ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ یا (فرمایا) گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

فَهٰذَا حَدِيْثُ مُلَازِمٍ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الْاِسْنَادِ غَيْرُ مُضْطَرِبٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ فَهُوَ اَوْلٰى عِنْدَنَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ اَوَّلًا مِنَ الْاٰثَارِ الْمُضْطَرِبَةِ فِيْ اَسَانِيْدِهَا۔

یہ ملازم (راوی) کی صحیح حدیث ہے اس کی سند درست ہے نہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور نہ ہی متن میں۔ پس یہ ہمارے نزدیک ان روایات سے زیادہ بہتر ہے جنکو ہم نے پہلے روایت کیا اور انکی اسناد میں اضطراب ہے۔

وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ حَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهٖ فَحَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ اِسْنَادًا وَاِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ بِظَهْرِ كَفِّهٖ اَوْ بِذِرَاعَيْهِ لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ وُضُوْءٌ فَالنَّظَرُ اَنْ يَكُوْنَ مَسُّهُ اِيَّاهُ بِبَطْنِ كَفِّهٖ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَاَيْنَاهُ لَوْ

مجھ سے ابن ابی عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عباس بن عبد العظیم عنبری کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا کہ ملازم کی یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ اچھی ہے اگر اس باب کو سند اور اس کی استقامت کے حوالے سے دیکھنا ہو تو ملازم (راوی) کی یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اچھی ہے، اور اگر غور و فکر کے طریقے سے دیکھنا ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہتھیلی کی پیٹھ یا بازوؤں کے ساتھ چھونے سے وضو واجب نہ ہونے پر ان (فقہاء کرام) کا کوئی اختلاف نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں

مَاسَّهُ بِفَخِذِهٖ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّا مَسَّهُ إِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَمَا مَسَّهُ إِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ أَحْرٰى أَنْ لَّا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ فَقَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مُمَاسَّتِهٖ بِالْكَفِّ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۴۳۷۔ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى أَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهٗ قَالَ يَتَوَضَّأُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ عَمَّنْ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ رَاٰهُ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ إِنِّيْ مَسِسْتُ فَرْجِيْ فَنَسِيْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ

کہ اگر وہ اس (شرمگاہ کو) ران کے ساتھ چھوئے تو اس سے وضو واجب نہ ہوگا حالانکہ ران قابل ستر عضو ہے پس جب کسی ستر والی جگہ کے ساتھ اس کا چھونا وضو کو واجب نہیں کرتا تو غیر ستر والے عضو کے ساتھ چھونے سے وضو کا واجب نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں صحابہ کرام نے ہتھیلی کے ساتھ اسے چھونے کی صورت میں وضو واجب قرار دیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے لیے قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا انھوں نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، فرماتے تھے کہ وہ وضو کرے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ کس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا عطاء بن ابی رباح سے۔

حضرت سالم سے مروی ہے انھوں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایسی نماز پڑھی جو اس سے پہلے کبھی نہ پڑھی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیسی نماز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تھا تو میں وضو کرنا بھول گیا۔

حضرت حماد، ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یاد فرمایا، ہمیں

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَوْ صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ سَارَ ثُمَّ أَنَاخَ جَمَلَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ عَرَفَ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ مَسِسْتُ ذَكَرِيْ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَعَادَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چلے گئے اس کے بعد اونٹ بٹھایا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں انھوں نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن کو معلوم ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا چنانچہ انھوں نے وضو کیا اور نماز لوٹائی۔

قِيْلَ لَهُمْ أَمَّا مَا رَأَيْتُمُوْهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَكَمُ.

ان سے کہا جائے گا جس کو تم مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے خیال کرتے ہو تو مصعب سعد نے اپنے والد سے اس روایت کے خلاف بھی روایت کیا ہے جو ان سے حکم نے روایت کی ہے۔ (یعنی حدیث نمبر ۴۳۷)۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَخُذُ عَلٰى أَبِي الْمُصْحَفَ فَاحْتَكَكْتُ فَأَصَبْتُ فَرْجِيْ فَقَالَ أَصَبْتَ فَرْجَكَ قُلْتُ نَعَمْ احْتَكَكْتُ فَقَالَ اغْمِسْ يَدَكَ فِي التُّرَابِ وَلَمْ يَأْمُرْنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ.

حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پاس قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے شرمگاہ کو ہاتھ لگالیا۔ انھوں نے فرمایا تو نے شرمگاہ کو چھوا ہے، میں نے کہا جی ہاں، مجھے کھجلی ہو رہی تھی۔ انھوں نے فرمایا اپنے ہاتھ مٹی سے مل لو۔ اور آپ نے مجھے وضو کا حکم نہ دیا۔

وَرُوِيَ عَنْ مُصْعَبٍ أَيْضًا أَنَّ أَبَاهُ أَمَرَهُ بِغَسْلِ يَدِهِ.

حضرت مصعب سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ.

حضرت زبیر بن عدی، حضرت مصعب بن سعد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ (اس میں یہ ہے کہ) انھوں نے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھو لو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُصْعَبٍ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ عَلٰى مَا بَيَّنَهُ عَنْهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الرِّوَايَتَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهِ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِيْ ذٰلِكَ.

حکم نے مصعب سے حدیث روایت کرتے ہوئے جس وضو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو جس طرح ہم نے زبیر بن عدی سے روایت کیا ہے۔ تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے کہ اس ضمن میں وضو واجب نہیں۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں حضرت سعد سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر ناپاک ہے تو کاٹ دو (اس کے چھونے میں) کوئی حرج نہیں۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اقْطَعْهُ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِّنْكَ۔

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سعد سے کہا کہ اس نے نماز کی حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے انھوں نے فرمایا اسے کاٹ دو، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے۔

فَهٰذَا سَعْدٌ لَمَّا كَشَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ فِيْهِ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

یہ حضرت سعد ہیں ان کی واضح روایات سے ثابت ہوا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے واجب ہونے کے بارے میں مروی ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسَسْتُ أَوْ أَنْفِيْ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا میرا ہاتھ (شرمگاہ کو) چھو جائے یا ناک کو۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ، حضرت ابن عباس سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو چھونے کی صورت میں وضو کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف

مَا رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ فَلَمْ تَعْلَمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتٰى بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ غَيْرُ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بھی مروی ہے جو قتادہ نے بواسطہ عطاء ان سے روایت کیا ہے تو تم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی صحابی رسول کو نہیں جانتے کہ انھوں نے اس سے وضو کا فتویٰ دیا ہو، اور اکثر صحابہ کرام نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَا اُبَالِيْ اَنْفِيْ مَسَسْتُ اَوْ اُذُنِيْ اَوْ ذَكَرِيْ۔

حضرت ابو ظبیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنے ناک کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں کو یا شرمگاہ کو،

---

۴۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ ابْنِ السَّكَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا اُبَالِيْ ذَكَرِيْ مَسَسْتُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ اُذُنِيْ اَوْ اَنْفِيْ۔

حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں یا ناک کو۔

---

۴۵۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں میں نے ہزیل سے سنا وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت منہال ابن عمرو اور قیس بن سکن، حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۵۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

سلیمان شیبانی، ابو قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۵۴ - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جہاں عمار بن یاسر بھی تھے، شرمگاہ کو چھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک

أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ مِثْلُ أَنْفِي أَوْ أَنْفِكَ وَإِنَّ لِكَفِّكَ مَوْضِعًا غَيْرَهُ.

حصہ ہے جیسے میرا ناک یا (فرمایا) تمہارا ناک اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ بھی ہے۔

۴۵۵- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَدُوْسِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ ابْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسَسْتُ أَوْ أَنْفِيْ.

حضرت براء بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے (شرمگاہ کو) ہاتھ لگاؤں یا اپنے ناک کو۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ.

حضرت قتادہ، مخارق بن احمد سے وہ حضرت حذیفہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا.

حضرت حسن، پانچ صحابہ کرام جن میں حضرت علی ابن ابیطالب، عبداللہ ابن مسعود، حذیفہ بن یمانؓ عمران بن حصین اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے اور وہ

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّ ثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمران حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ۔

حمید الطویل، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاِنْ كَانَ يَجِبُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيْدُ ابْنِ عُمَرَ فَتَقْلِيْدُ مَنْ ذَكَرْنَا اَوْلٰی مِنْ تَقْلِيْدِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ۔

اگر اس قسم کے مسئلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید ضروری ہے تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی تقلید زیادہ ضروری ہے حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے

۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰی فِیْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، قتادہ سے وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ فَاِنْ فَعَلَهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے لیکن کوئی ایسا کرے تو اس پر وضو کو لازم نہیں جانتے تھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰی فِیْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں جانتے تھے ـــــ ہمارا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَثَلٰثًا قَالَ وَثَلٰثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ اِمْسَحْ مَا بَدَا لَكَ۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

موزوں پر مسح کا بیان
مقیم کیلئے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟

حضرت اُبی بن عمارہ سے مروی ہے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، انھوں (حضرت ابی بن عمارہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں موزوں پر مسح کروں فرمایا ہاں، عرض کیا یا رسول اللہ! ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن عرض کیا اور دو دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں اور تین دن عرض کیا اور تین دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں، یہاں تک کہ سات (کی گنتی) تک پہنچے، پھر فرمایا جتنا مناسب سمجھو مسح کرو۔

ایوب بن قطن، حضرت عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابی بن عمارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

محمد بن یزید بن ابی زیاد، ایوب بن قطن سے وہ عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ وَلَا فِي الْحَضَرِ قَالُوْا وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا فَذَكَرُوْا.

ایک قوم نے اُسے اپنا مسلک بناتے ہوئے کہا موزوں پر مسح کے لیے سفر وحضر میں کوئی وقت مقرر نہیں اس بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا۔

۴۶۷ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَعَلَيَّ خُفَّانِ مُجْرَمَقَانِيَانِ فَقَالَ لِي مَتَى عَهْدُكَ يَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذِهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ السُّنَّةَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں جمعۃ المبارک کے دن (مُلکِ) شام سے نکلا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ میں نے مجرمقانی موزے پہن رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا اے عقبہ! ان موزوں کو کب اتاروگے، میں نے عرض کیا میں نے ان کو جمعہ کے دن پہنا ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ انھوں نے مجھے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَاضِي أَهْلِ مِصْرَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ.

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی نے حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۶۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ.

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی بن رباح لخمی کو حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل خبر دیتے ہوئے سُنا البتہ ان کی روایت میں " اصبت " کا لفظ ہے سنت کا لفظ نہیں ہے۔

قَالُوْا فَفِي قَوْلِ عُمَرَ هٰذِهِ الْعُقْبَةَ أَصَبْتَ السُّنَّةَ يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ

فقہاءِ کرام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ تم نے سنت کو

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السُّنَّةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلٰى خُفَّيْهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَقَالُوْا اَمَّا مَا ذُكِرْتُمُوْهُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ اَصَبْتَ السُّنَّةَ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السُّنَّةَ قَدْ تَكُوْنُ مِنْهُ وَقَدْ تَكُوْنُ مِنْ خُلَفَآئِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِرَبِيْعَةَ فِيْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّهَا السُّنَّةُ يُرِيْدُ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عُمَرُ رَاٰى مَا قَالَ لِعُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَسَمّٰى رَاْيَهٗ ذٰلِكَ سُنَّةً مَعَ اَنَّهٗ قَدْ جَآءَتِ الْاٰثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِتَوْقِيْتِ الْمَسْحِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ بِخِلَافِ مَا جَآءَ بِهٖ حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ۔

۴۷۱۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

پالیا۔ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کی سنت مراد ہے کیونکہ سنت صرف آپ کے طریقہ مبارکہ کو کہتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مقیم اپنے موزوں پر ایک دن رات اور مسافر تین دن اور راتیں مسح کرے انھوں نے کہا جو کچھ تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنۃ" کے الفاظ نقل کیے ہیں ان میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد ہے کیونکہ کبھی آپ کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے اور کبھی آپ کے خلفاء کے عمل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں

اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عورت کی انگلیوں کے بارے میں فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے اور اس سے آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔

پس ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عقبہ سے فرمایا وہ ان کے اپنے نزدیک جائز ہو اور آپ خلفائے راشدین میں سے ہیں چنانچہ انھوں نے اپنی اس رائے کو سنت قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ نے مسافر اور مقیم کے لیے مسح کا وقت مقرر فرمایا بخلاف حضرت ابی بن عمارہ کی روایت کے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کیے ہیں۔

قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ نَمْسَحَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَاِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ فَيَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سفر میں ہوں تو تین دن رات اور مقیم ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا سَفْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّثَلٰثَ لَيَالٍ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کا موزوں پر مسح کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انھوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہمیں تین دن رات موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ

حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں اگر پوچھنے والا زیادہ پوچھتا تو آپ جواب میں بھی اضافہ فرماتے۔

أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِي مَسْئَلَتِهِ لَزَادَهُ۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت سفیان اور جریر، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے یہ الفاظ فرمائے "اگر ہم (سوال میں) اضافہ کرتے تو آپ بھی ہمیں زیادہ جواب دیتے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ اگر ہم مزید پوچھتے تو آپ بھی جواب میں اضافہ فرماتے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ نے حضرت حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت حکم اور حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے۔

الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ سے وہ حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم اور حماد نے حضرت ابراہیم سے خبر دی کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا الصَّعِقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ ابْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِنِي عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص آیا جسے صفوان بن عسال کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کرتا ہوں تو مجھے موزوں پر مسح کے بارے میں حکم بتائیے آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن (اور راتیں) اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

۴۸۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَكَّ فِي نَفْسِي اَوْ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ

حضرت زر فرماتے ہیں میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو عرض کیا قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل یا (فرمایا) سینے میں کچھ کھٹکا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں، جب ہم مسافر ہوں (راوی کو شک ہے کہ سفرا کا لفظ فرمایا یا مسافرین کا) تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جنابت کے علاوہ قضائے

إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ۔

حاجت یا پیشاب کی صورت میں موزے نہ اتاریں۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

سلیمان بن حرب فرماتے ہیں حماد بن زید نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انھوں (عاصم) نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حجاج، حضرت حماد بن سلمہ سے، وہ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات موزوں پر مسح کرے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ إِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جب تم اسے طہارت پر پہنو۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِي التَّوْقِيْتِ خَاصَّةً وَزَادَ أَنَّهٗ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی مسح کے لیے وقت مقرر کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے غزوہ تبوک میں یہ وقت مقرر فرمایا۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ دَاؤُدَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

یحییٰ بن حسان فرماتے ہیں ہشیم نے داؤد سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا دَاؤُدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ یَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ وَاَتَیْتُهٗ بِمَاءٍ وَّعَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ فَتَوَضَّا وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَكَانَتْ سُنَّةً لِّلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ۔

حضرت عامر بن عروہ بن مغیرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ تقاضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ آپ پر ایک شامی جبہ تھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا تو (مسح) مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سنت قرار پایا۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْهِنَّ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور راتیں ہے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهَا وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ اِلٰی مِثْلِ حَدِیْثِ اُبَیِّ بْنِ عِمَارَةَ وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ اَیْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

پس یہ روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر ہے لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان متواتر روایات کو چھوڑ کر اُبی بن عمارہ کی حدیث جیسی روایت کو قبول کرے۔

اور انھوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے عقبہ کی روایت کے ساتھ جو استدلال کیا ہے تو خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف متواتر روایات مروی ہیں۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں میں نے بنانہ جعفی سے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمارے مقابلے میں زیادہ جرأت سے بات

قال ثنا لبنانة الجعفي وكان أجرأنا على عمر سله عن المسح على الخفين فسأله فقال للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة

کر سکتے تھے کہ آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھو، انھوں نے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۴ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا عمران ابن مسلم عن سويد بن غفلة أن بنانة سأل عمر عن ذلك فقال امسح عليهما يوما وليلة۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت بنانہ نے حضرت عمر فاروق سے اس (موزوں پر مسح) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں ان پر ایک دن رات مسح کرتا ہوں۔

۴۹۵ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال أنا مالك بن مغول عن عمران بن مسلم عن سويد بن غفلة قال أتينا عمر فسأله بنانة عن المسح على الخفين فقال عمر للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت بنانہ نے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۶ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود عن بنانة عن عمر مثله۔

حضرت حماد ابراہیم سے، وہ اسود سے، وہ حضرت بنانہ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۷ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود عن بنانة عن عمر مثله۔

حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حماد سے انھوں نے حضرت بنانہ سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حکایت کیا

۴۹۸ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عامر قال ثنا هشام عن حماد فذكر بإسناده مثله۔

حضرت ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۹ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم قال ثنا هشام قال ثنا حماد عن إبراهيم عن الأسود عن عمر مثله۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کیا۔ انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے اسود کے واسطہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۵۰۰ - حدثنا فهد قال ثنا محمد

حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق

ابْنُ سَعِيْدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا اِلٰى مِثْلِ سَاعَتِهٖ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے پاک پاؤں (موزوں) میں داخل کرے وہ ایک دن رات گزرنے کے بعد (آنے والے) اس وقت تک ان پر مسح کرے۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں ہمیں لکھا کہ مسافر کے لیے تین دن راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ فِيْ هٰذَا مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ كَانَ مِنْ عُمَرَ لِاَنَّهٗ عَلِمَ اَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ الَّذِيْ جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقًا لَا مَاءَ فِيْهِ وَكَانَ حُكْمُهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ فَسَاَلَهٗ مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ اِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا اَخْبَرَهٗ وَهٰذَا الْوَجْهُ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ سِوَاهُ وَلَا يُضَادَّهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِي التَّوْقِيْتِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق روایات آئی ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے تعیین وقت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی احتمال ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو کیونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عقبہ جس راستے سے آئے ہیں اس میں پانی نہیں ہے تو انھیں تیمم کا حکم تھا لہٰذا آپ نے پوچھا کہ جب آپ کے لیے تیمم کا حکم ہوا تو آپ کب موزے اتاریں گے تو انھوں نے جو جواب دینا تھا دے دیا۔ اس حدیث کو اس بات پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ مروی روایت سے موافق ہو جائے اور اس کے متضاد نہ ہو، ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلے میں ذکر کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ ائْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُهُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، وہ حضور کے ساتھ سفر کرتے تھے، چنانچہ میں نے ان

يُسَافِرُ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.

پاس جاکر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہیں۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جَعَلَ عَبْدُ اللهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا.

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے موزوں (پر مسح) کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن قرار دی۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلَاثًا.

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے۔

۵۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے

۵۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں ہم سے ابوولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَلِكَ.

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت سلام بن مسکین، حضرت عبدالعزیز سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوزید انصاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کے ایک صحابی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَقَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت یونس اور قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

صحابہ کرام کے یہ اقوال اس بات کے موافق ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کے تعین کے سلسلے میں ذکر کی ہے بس کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِي لَيْسَ عَلٰى وُضُوءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْآنَ

جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے فقط یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر ناپسند کرتا ہوں۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) میں

وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ اَوْ قَالَ مَرَرْتُ بِهٖ وَقَدْ بَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ۔

آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر چکے تھے میں نے سلام عرض کیا تو جب تک آپ وضو سے فارغ نہ ہوئے سلام کا جواب نہ دیا۔

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِشَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ عَلٰى حَالٍ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلٰى حَالِ حَدَثٍ تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَاِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوْا فِيْمَا سِوَى السَّلَامِ مِثْلَ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

اقوالِ اہلِ علم

ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یعنی پاک ہو) لیکن اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ بے وضو ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے اگرچہ شہر میں ہو (یعنی اگرچہ تیمم کے لیے کوئی دوسرا عذر نہ بھی ہو) سلام کے علاوہ (ذکر وغیرہ) کے سلسلے میں ان کا وہی قول ہے جو پہلے مسلک والوں

۵۱۳ - مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَتَيَمَّمَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ قَالَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کام کے سلسلے میں ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ان کی حاجت کو پورا کیا ان دنوں ان سے ایک حدیث مشہور تھی کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص کسی گلی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے اس شخص نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر قریب تھا کہ وہ شخص کسی گلی میں چھپ جاتا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور چہرے کا تیمم کیا پھر دوسری ضرب مار کر بازوؤں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں باوضو نہ تھا۔

كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ.

۵۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت عمیر فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو حضرت ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے آئے اور ابو الجہم بن حارث ابن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے ابو جہم نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی اس نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا (تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد الرحمن اعرج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِي يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيدَيْنِ إِذَا خِيفَ فَوْتُ ذٰلِكَ

ان حضرات نے فرمایا ان روایات کے ذریعے ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ طہارت پر نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تاکہ سلام کا جواب بن سکے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگوں کو جنازے اور عید کی نمازوں کے لیے تیمم کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ نماز کے

إِذَا اشْتَغَلَ بِطَلَبِ الْمَاءِ بِوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہوں تو نماز کے نکلنے کا ڈر ہوگا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ تَفْجَأُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جسے (نماز) جنازہ کی جلدی ہو اور وہ بے وضو ہو انھوں نے فرمایا وہ تیمم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَزَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت عامر اور یونس، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حماد سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ نَحْوَهُ۔

حضرت یونس، حسن اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور عبدالملک سے وہ عطاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

ابو داؤد، عباد بن راشد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ

ابن وہب کہتے ہیں مجھے یونس نے ابن

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ وَقَالَ لِیَ اللَّیْثُ مِثْلَهٗ ۔

شہاب سے اس کی مثل خبر دی اور فرمایا کہ ابو اللیث نے مجھے اسی طرح فرمایا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهٗ ۔

شجاع بن ولید، عبد الملک بن ابو عتبہ سے وہ حکم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ قَدْ رُخِّصَ فِی التَّيَمُّمِ فِی الْاَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ وَفِیْ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِی التَّيَمُّمِ فِی الْاَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَفْعَلْ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِیْنَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ وَاِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَیْسَ بِجَوَابٍ لَّهٗ وَاَمَّا مَا سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهٗ مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَلَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ ۔

پس جب شہروں میں نماز جنازہ اور نماز عید نکل جانے کے خوف سے تیمم کی اجازت دی گئی کیونکہ یہ نمازیں جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں تو علماء فرماتے ہیں اسی طرح ہم نے شہروں میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کی اجازت دی ہے تاکہ سلام کرنے والے کو جواب دے سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس وقت سلام کا جواب نہیں دے سکے گا اور وہ رہ جائے گا اگر اس کے بعد جواب دے تو وہ جواب نہیں ہوگا اس کے علاوہ وہ امور جن کے فوت ہونے کا ڈر نہیں، مثلاً ذکر الٰہی، قرائت قرآن (وغیرہ) تو ان کو طہارت کے بغیر بجا لانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی فِی الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِیْ ذٰلِكَ خَلَا الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لِصَاحِبِهِمَا اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ ۔

اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جنابت وغیرہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قرآن پاک جنابت اور حیض کے علاوہ (حالتوں) میں پڑھ سکتا ہے۔ جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۵۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَّا وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِیْ وَجْهٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ

حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے قبیلے کا ایک آدمی اور بنو اسد کا ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو ایک کام کے لیے بھیجا پھر فرمایا تم دونوں طاقتور ہو اپنے دین کی مدد کرو، فرماتے ہیں پھر وہ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے جب باہر آئے تو لپ بھر پانی لائے اس سے چہرے کا مسح کیا

فَسَحَ بِهَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَرَأَنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُزُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا انھوں نے دیکھا کہ گویا ہم اسے ناپسند کر رہے ہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پاک پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس عمل سے مانع نہ ہوتی۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلمہ سے اور انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرماتے پھر قرآن پاک پڑھتے۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

عبدالرحمن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے ذکر کیا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم إباحة ذكر الله تعالى على غير وضوء وقراءة القرآن كذلك ومنع الجنب من قراءة القرآن خاصة وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا فيما يدل على إباحة ذكر الله تعالى على غير طهارة ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن، وضو کے بغیر بھی جائز ہے اور جنبی کو صرف قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو طہارت کے بغیر ذکر خداوندی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

٥٣٢ - ما حدثنا فهد قال ثنا الحسن ابن الربيع قال ثنا أبو الأحوص عن الأعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب قال ثنا أبو ظبية قال سمعت عمرو بن عبسة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم يبيت طاهرا على ذكر الله فيتعار من الليل يسأل الله تعالى شيئا من أمر الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه ۔

حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

٥٣٣ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد قال كنت أنا وعاصم ابن بهدلة وثابت فحدث عاصم عن شهر ابن حوشب عن أبي ظبية عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه لم يذكر قوله على ذكر الله قال ثابت قدم علينا فحدثنا هذا الحديث ولا أعلمه إلا يعني أبا ظبية قلت لحماد عن معاذ قال عن معاذ ۔

ابو ظبیہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "علی ذکر اللہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے حضرت ثابت فرماتے ہیں وہ (یعنی ابو ظبیہ) ہمارے پاس آئے تو ہم سے بھی انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور مجھے اس کا علم نہیں (عفان فرماتے ہیں) میں نے حضرت حماد سے پوچھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی بیان فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ کی روایت سے ہی بیان کیا۔

٥٣٤ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عاصم ابن أبي النجود عن شمر بن عطية فذكر مثله بإسناده ۔

حضرت زید بن ابو انیسہ، حضرت عاصم بن ابو النجود سے وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فهذا أيضا بعد النوم ففي ذلك

یہ بھی نیند کے بعد ہے پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ

إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْحَدَثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

طہارت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ وَلَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ظَبْيَةَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث اور ابوظبیہ کی روایت میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں حالت جنابت میں قرأت قرآن اور ذکر خداوندی کے درمیان فرق کا بیان ہے حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں بھی روایات آئی ہیں

۵۳۶۔ فَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حیض والی عورت قرآن پاک نہ پڑھے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُوْدِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ قَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَرَّنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِيْ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلٰكِنِّيْ لَا أُصَلِّيْ وَلَا أَقْرَأُ حَتّٰى

حضرت مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا، میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی وہ مجھے کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کرتا ہوں تو کھاتا اور پیتا ہوں لیکن جب تک غسل نہ کر لوں نہ نماز پڑھتا ہوں اور نہ ہی قرآن پاک کی قراءت کرتا ہوں۔

اَغْتَسِلَ۔

فَفِيْ هٰذَيْنِ الْاَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ اَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مَعَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَاَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً مَكْرُوْهَةٌ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ان میں سے ایک حدیث کے مطابق حیض والی عورت کے لیے بھی ممانعت ہے۔ ان دو روایتوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مضمون سے ثابت ہوا کہ جنابت کے علاوہ حدث کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرات قرآن میں کوئی حرج نہیں۔ جنابت اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا خاص طور پر مکروہ (حرام) ہے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَيُّ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاَخَّرَ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان روایات میں سے بعد والی کونسی ہیں تاکہ ہم ان کو پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۵۳۸۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْرَاقَ الْمَاءَ اِنَّمَا نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا حَتّٰى نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن فغواء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے تو ہم آپ سے کلام کرتے آپ ہم سے گفتگو نہ فرماتے۔ ہم آپ کو سلام کرتے لیکن آپ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو" الآیہ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهُ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ وَاَنْ لَّا يَرُدَّ السَّلَامَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ اَرَادَ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً

اس حدیث میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نزولِ آیت (مذکورہ بالا) سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنبی کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے وہ حکم منسوخ کر دیا اور صرف اس شخص پر طہارت کا حصول لازم کیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الْجُهَيْمِ وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا وَاِنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِيْ

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوالجہیم کی روایت نیز حضرت ابن عمر، ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ کی روایات تمام کی تمام منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں

حَدِيْثِ عَلِيٍّ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِيْ فِيْهَا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

بیان کردہ حکم، ان روایات میں بیان کردہ حکم سے متأخر ہے اس بات پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۳۹- مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَآنِ الْقُرْاٰنَ وَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک پڑھتے حالانکہ وہ بے وضو ہوتے۔

۵۴۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا کہ وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ حِزْبَهٗ وَهُوَ مُحْدِثٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا اپنا وظیفہ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے تھے۔

۵۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ اَبَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِذَا اَهْرَقْتُ الْمَاءَ اَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اَيُّ شَيْءٍ اِذَا اَهْرَقْتَ الْمَاءَ قَالَ اِذَا بُلْتَ قَالَ نَعَمْ اُذْكُرِ اللّٰهَ۔

ازرق بن قیس ایک شخص سے جسے ابان کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا جب میں پانی بہاؤں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا پانی بہانے سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اس نے کہا (یعنی) جب میں پیشاب کروں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ

یہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کیا کہ آپ نے حدث کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تیمم فرمایا

وَهُمَا فَقَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي حَالِ الْحَدَثِ وَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا وَقَدْ تَابَعَهُمَا عَلَى مَا ذَهَبَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا قَوْمٌ.

اور ان دونوں حضرات نے حالتِ حدث میں قرآنِ پاک پڑھا۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان دونوں حضرات کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہو۔
اس سلسلے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ان دونوں کی اتباع کی ہے۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُقْرِئُ رَجُلًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ أَحْدَثْتُ قَالَ اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ.

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہ شخص رک گیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں بے وضو ہو گیا آپ نے فرمایا پڑھو، چنانچہ وہ پڑھنے لگا۔ اور آپ اسے لقمہ دیتے تھے۔ (تصحیح کرتے تھے)۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ فَقِيلَ لَهُ أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَسْتُ بِجُنُبٍ.

حضرت سلمان سے مروی ہے کہ وہ بے وضو ہو گئے اور انھوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا آپ سے کہا گیا آپ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جنبی نہیں ہوں۔

---

۵۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رُبَّمَا قَرَأَ السُّورَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ.

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ بے وضو ہے۔ فرمایا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات طہارت کے بغیر بھی سورت پڑھتے تھے۔

۵۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

حضرت وہب بن جریر، شعبہ سے، وہ سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن خزیمہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا انھوں نے حضرت قتادہ سے نقل کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَا رَوَيْنَا

جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کی تصحیح سے حضرت ابن

نَسْخَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَنْ تَابَعَهٗ وَ ثُبُوْتُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَلٰى مَا قَدْ شَدَّهٗ مِنْ اَقْوَالِ الصَّحَابَةِ فَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ فَنَكْرَهُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ قِرَاءَةَ الْاٰيَةِ تَامَّةً وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا لِلَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَلَا نَرٰى لَهُمْ جَمِيْعًا بَاْسًا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مَنْعِ الْجُنُبِ اَيْضًا مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

عباس اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم کی روایت کا نسخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث کا ثبوت جیسا کہ اقوال صحابہ سے اسے مضبوطی حاصل ہوئی، ثابت ہوا ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں انھوں نے جنبی اور حیض والی عورت کے لیے پوری آیت پڑھنے کا انکار کیا ہے اور بے وضو کے لیے ہم اس سلسلے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ذکر کرنے کے بارے میں ہم ان تمام کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ہمارے قول کے مطابق مروی ہے کہ جنبی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے۔

۵۴۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ۔

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالتِ جنابت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عمر بن حفص کہتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا اَوْلٰى مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا قَدْ وَافَقَهٗ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَبِيْ مُوْسٰى وَمَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

ہمارے نزدیک یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے حضرت علی ابن ابی طالب، ابن عمر، ابوموسیٰ اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے کیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی وہ روایت مروی ہے جو حضرت نافع کی اس روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے جسے حضرت نافع نے محمد بن ثابت کی حدیث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور ہماری اس کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۵۵۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ فَقِيْلَ لَهٗ تَتَوَضَّأُ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کھانا تناول فرمایا عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ فرمایا میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے سعید بن حویرث نے خبر دی اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهٗ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّ الْوُضُوْءَ إِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلذِّكْرِ فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا أَوْلٰى لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمِلَ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَمَلُهٗ بِهٖ عَلٰى أَنَّهٗ هُوَ النَّاسِخُ۔

کیا تم نہیں دیکھتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں پس آپ نے بتایا کہ نماز کے لیے وضو کا ارادہ کیا جاتا ہے ذکر کے لیے نہیں۔ پس یہ روایت ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب کے شروع میں نقل کی ہیں اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل کیا پس اس پر آپ کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ناسخ ہے

فَإِنْ عَارَضَ فِيْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ۔

اگر مخالف اس کے خلاف کوئی روایت لے آئے (مثلاً)۔

۵۵۵۔ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ إِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو اس سے باہر آنے کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو فرمایا۔

قَالُوْا فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ مَا رَأَيْتُمُوْهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ أَحْيَانِهِ أَيْ فِيْ حِيْنِ طَهَارَتِهِ وَحَدَثِهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْآثَارُ مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّأُ إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا حَضَرَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ مِنَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ إِنَّمَا هُوَ لِإِرَادَتِهِ الصَّلٰوةَ لَا لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَمَّا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَةِ وَمَا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ ابْنِ سَلَمَةَ إِخْبَارٌ مِنْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَا رُوِيَ عَنْهَا وَمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهَا وَلَا يَتَضَادُّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

اگر وہ کہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ تو اس سے کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور حدث دونوں صورتوں میں، تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز کا ارادہ کرتے وقت وضو کرتا ہوں، اس کے خلاف ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف ارادۂ نماز کے وقت وضو کرتے تھے پس اس بات کا بھی احتمال کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے ارادۂ نماز کے لیے ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول آیت سے پہلے کے عمل کی خبر دی ہو اور جو کچھ خالد بن سلمہ کی روایت میں ہے وہ آپ کے اس عمل کی خبر ہے جو آپ نزول آیت کے بعد کرتے تھے تاکہ ام المومنین کی روایت اور دوسروں کی روایات متفق ہو جائیں اور اس سلسلے میں کوئی تضاد نہ ہو۔

بَابُ[۱۸] حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَرْبِ ابْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر (پانی) چھڑکا جائے۔

قَالَ فِی الرَّضِیعِ یُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِیَۃِ وَ یُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ لُبَابَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بَالَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَعْطِنِیْ ثَوْبَكَ اَغْسِلْہُ فَقَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنَ الْاُنْثٰی وَیُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ۔

حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھولوں۔ آپ نے فرمایا بچی (کے پیشاب) سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے (کے پیشاب) سے (پانی) چھڑکا جاتا ہے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ وَّ اللَّیْثُ وَعَمْرٌو وَ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّھَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّھَا لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَ لَمْ یَغْسِلْہُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت سفیان نے زہری سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَۃُ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ یُحَنِّکُہٗ وَیَدْعُوْا لَہٗ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ تحنیک، (کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) اور دعا کے لیے لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَبَوْلِ الْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَاْكُلَا الطَّعَامَ فَقَالُوْا بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَسَوَّوْا بَيْنَ بَوْلَيْهِمَا جَمِيْعًا وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَيْنِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَاءِ عَلَيْهِ فَقَدْ تُسَمِّي الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا فَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحَ الرَّشَّ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ يَلْزَقُ بِجَانِبِهَا قَالُوْا وَاِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا لِاَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يَكُوْنُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ لِضِيْقِ مَخْرَجِهٖ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يَتَفَرَّقُ لِسَعَةِ مَخْرَجِهٖ فَاَمَرَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ يُرِيْدُ صَبَّ الْمَاءِ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَاَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ اَنْ يَتَتَبَّعَ بِالْمَاءِ لِاَنَّهٗ يَقَعُ فِيْ مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ وَهٰذَا مُحْتَمِلٌ لِمَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۵۶۲ ۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الرَّشُّ بِالرَّشِّ وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ مِنَ الْاَبْوَالِ كُلِّهَا ۔

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کھانا کھانے کی عمر سے پہلے کے بچے اور بچی میں تفریق کرتے ہوئے کہا ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے۔

جبکہ دوسروں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں (لڑکے اور لڑکی) کے پیشاب کو ایک جیسا ناپاک قرار دیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکو" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہو اہل عرب اس کو لفظ "نضح" سے تعبیر کرتے ہیں اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے کنارے پر پانی ڈالتا ہے۔ آپ نے یہاں لفظ "نضح" سے چھڑکنا مراد نہیں لیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے کنارے سے مل جاتا ہے۔

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان فرق اس لیے کیا کہ لڑکے کا پیشاب مخرج کے تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا مخرج تنگ ہونے کے سبب اس کا پیشاب بکھرا ہوتا ہے تو آپ نے لڑکے کے بارے میں "نضح" کا حکم دیا اور اس سے آپ کی مراد ایک جگہ پانی ڈالنا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مسلسل پانی ڈالا جائے کیونکہ وہ متفرق مقامات پر ہوتا ہے اس کا اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ بعض متقدمین سے ایسے اقوال مروی ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام پیشابوں میں چھڑکنے کے ساتھ چھڑکنا اور بہانے کے ساتھ بہانا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا کہ

ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ غَسْلًا وَبَوْلُ الْغُلَامِ يُتَتَبَّعُ بِالْمَاءِ۔

بچی کا پیشاب اچھی طرح سے دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر لگاتار پانی ڈالا جائے۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ سَعِيْدًا قَدْ سَوّٰى بَيْنَ حُكْمِ الْاَبْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ فَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهُ رَشًّا يَطْهُرُ بِالرَّشِّ وَمَا كَانَ مِنْهُ صَبًّا يَطْهُرُ بِالصَّبِّ لَيْسَ اَنَّ بَعْضَهَا عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَبَعْضَهَا غَيْرُ طَاهِرٍ وَلٰكِنَّهَا كُلَّهَا عِنْدَهٗ نَجِسَةٌ وَفَرَّقَ بَيْنَ التَّطَهُّرِ مِنْ نَجَاسَتِهَا عِنْدَهٗ بِضِيْقِ مَخْرَجِهَا وَسَعَتِهٖ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بچوں اور دیگر لوگوں تمام کے پیشاب کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا کہ اس میں سے جو چھینٹوں کی صورت میں ہوگا وہ پانی چھڑکنے سے پاک ہو جائے گا اور جو بہنے کی صورت میں ہوگا وہ پانی بہانے سے پاک ہوگا یہ مطلب نہیں کہ ان کے نزدیک کچھ پاک ہوگا اور کچھ ناپاک، بلکہ ان کے نزدیک تمام ناپاک ہے البتہ آپ نے مخرج کے تنگ اور کشادہ ہونے کے باعث اسکی نجاست سے پاکیزگی کے حصول میں فرق بیان کیا ہے۔

ثُمَّ اَرَدْنَا بِذٰلِكَ اَنْ نَنْظُرَ فِي الْاٰثَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آثار کو دیکھیں کیا ان میں ہمارے مذکورہ موقف پر دلالت کرنے والی کوئی روایت ہے۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَدْ

پس ہم نے دیکھا تو محمد بن عمرو بن یونس سے مروی ہے

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْلَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

محمد بن حازم نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس پر پانی ڈالا اور اسے (اچھی طرح) نہ دھویا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت مالک فرماتے ہیں ان سے ہشام نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے (نہیں دھویا) کے الفاظ نہیں کہے۔

وَإِتْبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغُسْلِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ عَذِرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتَّى ذَهَبَ بِهَا أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّضْحَ عِنْدَهُمْ هُوَ الصَّبُّ۔

پانی ڈالنے کا حکم وہی ہے جو دھونے کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو پاخانہ لگ جائے تو وہ اس پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ زائل ہو جائے تو اس کا کپڑا پاک ہو گیا۔

یہ حدیث حضرت زائدہ نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا، مالک، ابو معاویہ، اور عبدہ، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک چھڑکنے سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوهُ فَقَالَ ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا بعض لوگوں نے (انہیں اُٹھانے کی) جلدی کی تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، جب وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس پر پانی ڈالا۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت وکیع، حضرت ابو لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ اپنے دادا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بَطْنِهِ أَوْ عَلَى صَدْرِهِ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ فَبَالَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيرَ فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ دَعُوهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

۵۷۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِيهِ أَوْ ادْفَعْهُ إِلَيَّ فَلْأَكْفُلْهُ أَوْ أُرْضِعْهُ بِلَبَنِي فَفَعَلَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَصَابَ إِزَارَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي إِزَارَكَ أَغْسِلْهُ قَالَ إِنَّمَا يُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ أُمُّ الْفَضْلِ فِي حَدِيثِهَا هٰذَا إِنَّمَا يُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ وَفِي حَدِيثِهَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ كَذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ النَّضْحَ الَّذِي أَرَادَ بِهِ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الصَّبُّ الْمَذْكُورُ هٰهُنَا حَتَّى لَا يَتَضَادَّ الْأَثَرَانِ وَهٰذَا أَبُو لَيْلَى فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ عَلَى الْبَوْلِ الْمَاءَ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْغُلَامِ هُوَ الْغَسْلُ إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ الْغَسْلَ يُجْزِئُ مِنْهُ الصَّبُّ وَأَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْجَارِيَةِ هُوَ الْغَسْلُ أَيْضًا وَفَرَّقَ فِي اللَّفْظِ بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْمَعْنَى لِلْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا مِنْ ضِيقِ الْمَخْرَجِ وَسَعَتِهِ

تھا اور آپ کے شکم اطہر یا سینہ مبارکہ پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما تھے انھوں نے پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انھیں مجھے عطا کیجیے تاکہ میں ان کی کفالت کروں یا (فرمایا) میں انھیں اپنا دودھ پلاؤں آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں (ایک دن) انھیں لے کر آئی تو انھوں نے آپ کی چادر پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی چادر مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھوؤں آپ نے فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور اس روایت میں جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا، یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے جب وہ چیز جس کا ہم نے ذکر کیا یوں ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایت میں جس چھڑکنے کا ذکر ہے اس سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ پایا جائے اور حضرت ابولیلیٰ کی روایات میں اختلاف نہیں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب پر پانی ڈالا۔

پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے مگر یہ کہ اس میں صرف پانی بہا دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے دونوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لفظ میں فرق کیا ہے اگرچہ معنوی طور پر برابر ہیں اس فرق کی علت پیشاب نکلنے کی جگہ کا تنگ اور کشادہ ہونا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ حُكْمُ أَبْوَالِهِمَا سَوَاءٌ بَعْدَ مَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا سَوَاءً قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ فَإِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ أَيْضًا نَجِسٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کی صورت میں یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب بچہ اور بچی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد ان دونوں کے پیشاب کا حکم برابر ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھانا کھانے کی عمر سے پہلے بھی دونوں برابر ہوں پس جب لڑکی کا پیشاب ناپاک ہو تو لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۱۹ الرَّجُلُ لَا يَجِدُ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ أَوْ يَتَيَمَّمُ

جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔

۵۷۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَاءٌ قَالَ مَعِيَ نَبِيْذٌ فِيْ إِدَاوَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ بِهٖ وَقَالَ شَرَابٌ وَطَهُوْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، حضور علیہ السلام نے پوچھا اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے انھوں نے عرض کیا میرے پاس برتن میں کھجور کا نبیذ (رس) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ڈالو پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور فرمایا یہ مشروب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

۵۷۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَاجَ إِلٰى مَاءٍ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو رافع حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ "لیلۃ الجن" میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ اس کے ساتھ وضو کریں اور آپ کے پاس صرف (کھجور کا) نبیذ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک کھجور اور پاک

يَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا النَّبِيذُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ وضو فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا نَبِيذَ التَّمْرِ فِي سَفَرٍ تَوَضَّأَ بِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيذِ التَّمْرِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ تَيَمَّمَ وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُو يُوسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلَى أَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ إِنَّمَا رَوَى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِي وَصَفْنَا وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ طُرُقًا تَقُومُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ وَلَمْ يَجِئْ أَيْضًا الْمَجِيءَ الظَّاهِرَ فَيَجِبُ عَلَى مَنْ يَسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ إِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهِ فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ لِمَا ذَكَرْنَا عَلَى مَذْهَبِ الْفَرِيقَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جو شخص سفر میں کھجور کے رس کے سوا کچھ نہ پائے وہ اس کے ساتھ وضو کرے انھوں نے اس ضمن میں ان آثار سے استدلال کیا ہے ان لوگوں میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں جو شخص اس کے علاوہ نہ پائے وہ تیمم کرے اس کے ساتھ وضو نہ کرے۔ اس مسلک والوں میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جیسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا جن طریقوں سے مروی ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک جو خبر واحد قبول کرتے ہیں ایسے طریقے پر نہیں ہیں جو حجت بن سکے، کیونکہ راوی نے وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا تاکہ متواتر طرق سے مروی روایت بھی قبول ہوتی۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق دونوں فریقوں کے مطابق عمل کرنا صحیح نہیں نیز حضرت ابوعبیدہ بن عبد اللہ سے جو کچھ مروی ہے اس کے مطابق اس رات حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔

---

٥٧٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَعَ رَسُولِ

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، انھوں نے فرمایا "نہیں"

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَقَالَ لَا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ فَلَمَّا انْتَفٰی عِنْدَ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّ اَبَاہُ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ وَھٰذَا اَمْرٌ لَا یَخْفٰی مِثْلُہٗ عَلٰی مِثْلِہٖ بَطَلَ بِذٰلِکَ مَا رَوَاہُ غَیْرُہٗ مِمَّا یُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ اِذْ کَانَ مَعَہٗ۔

ابن مرزوق فرماتے ہیں حضرت وہب نے حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا تو جب ابوعبیدہ نے لیلۃ الجن میں اپنے والد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی نفی کی اور یہ ایسی بات ہے کہ ان جیسی شخصیت پر مخفی نہ رہ سکتی تھی تو اس سے ان کے غیر کی وہ روایت باطل ہو گئی جس میں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات وہ عمل کیا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَلْاٰثَارُ الْاَوَّلُ اَوْلٰی مِنْ ھٰذَا لِاَنَّھَا مُتَّصِلَۃٌ وَھٰذَا مُنْقَطِعٌ لِاَنَّ اَبَا عُبَیْدَۃَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ شَیْئًا

اگر کہا جائے کہ پہلی روایات اس سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے اس لیے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

قِیْلَ لَہٗ لَیْسَ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ احْتَجَجْنَا بِکَلَامِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِہٖ لِاَنَّ مِثْلَہٗ عَلٰی تَقَدُّمِہٖ فِی الْعِلْمِ وَمَوْضِعُہٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَخَلْطَتُہٗ لِخَاصَّتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ مِثْلُ ھٰذَا مِنْ اُمُوْرِہٖ فَجَعَلْنَا قَوْلَہٗ ذٰلِکَ حُجَّۃً فِیْمَا ذَکَرْنَاہُ مِنْ طَرِیْقِ الَّذِیْ وَضَعْتَ وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ کَلَامِہٖ بِالْاِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے حضرت ابوعبیدہ کے کلام سے اس جہت سے استدلال نہیں کیا بلکہ ہم نے ان سے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان جیسا شخص جسے علمی تقدم اور اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل ہے اور وہ ان سے خاص میل جول رکھتا ہے اس پر اس قسم کے امور مخفی نہیں رہ سکتے ہم نے اس طریقے پر ان سے استدلال کیا۔ اس طریقے پر نہیں جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو حضرت ابوعبیدہ کے قول کے موافق ہے۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمْ اَکُنْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَہٗ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھا حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قَالَ ثنا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ هَلْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ اَحَدٌ فَقَالَ لَمْ يَصْحَبْهُ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا اُسْتُطِيْرَ اَوْ اُغْتِيْلَ فَتَفَرَّقْنَا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ نَلْتَمِسُهُ وَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ نَقُوْلُ اُسْتُطِيْرَ اَمْ اُغْتِيْلَ فَقَالَ اِنَّهُ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ اُقْرِئُهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَهٰذَا الْبَابُ اِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ فِيْهِ الْاِنْكَارُ اَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهٖ وَمَتْنِهٖ وَثَبْتِ رُوَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهُ لَا يُتَوَضَّاُ بِنَبِيْذِ الزَّبِيْبِ وَلَا بِالْخَلِّ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ نَبِيْذُ التَّمْرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ نَبِيْذَ التَّمْرِ اِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ اَنَّهُ لَا يُتَوَضَّاُ بِهٖ لِاَنَّهُ لَيْسَ بِمَاءٍ فَلَمَّا كَانَ خَارِجًا مِنْ حُكْمِ الْمِيَاهِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَانَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ فِيْهِ التَّوَضُّؤُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِهٖ وَهُوَ غَيْرُ مُسَافِرٍ لِاَنَّهُ اِنَّمَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيْدُهُمْ فَقِيْلَ اِنَّهُ تَوَضَّاَ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ فِيْ ذٰلِكَ

کیا لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی شخص تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن ہم نے آپ کو ایک رات نہ پایا تو کہا شاید آپ کو کوئی اڑا لے گیا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے پس ہم آپ کی تلاش میں گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے اور ہم نے نہایت بری رات گذاری لوگ رات بھر یہی کہتے رہے کہ آپ کو اڑایا گیا یا آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا پھر آپ نے (تشریف لانے کے بعد) فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تو میں ان کو قرآن پڑھانے گیا تھا۔ آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں بھی بتائیں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا انکار فرما رہے ہیں اگر اس باب کو صحت اسناد کے طریقے پر قبول کیا جائے تو یہ حدیث جس میں انکار ہے اپنے طریق روایت متن کی استقامت اور راویوں کے ثبت کی وجہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر غور و فکر کے طریقے پر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے کہ کشمش کے رس اور سرکے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہو۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں کھجور کے رس سے وضو نہ کیا جائے کیونکہ وہ پانی نہیں ہے تو جب پانی کی موجودگی میں وہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی بات ہو گی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں کھجور کے رس سے وضو کرنا مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس سے غیر حالت سفر میں وضو کیا کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ان (جنوں) کے ارادے سے باہر تشریف لے گئے تھے پس کہا گیا ہے کہ آپ نے اس جگہ کھجور کے رس سے وضو کیا جو مکہ مکرمہ کے حکم میں ہے کیونکہ آپ نے نماز پوری پڑھی تو آپ کا وہاں نبیذ استعمال کرنا مکہ مکرمہ میں استعمال کرنے کے حکم میں ہے پس اگر اس روایت سے

الْمَكَانِ وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ بَيْنَهُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ أَيْضًا فِيْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ النَّبِيْذَ هُنَالِكَ فِيْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ إِيَّاهُ بِمَكَّةَ فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْأَثَرُ أَنَّ النَّبِيْذَ مِمَّا يَجُوْزُ التَّوَضِّئُ بِهِ فِي الْأَمْصَارِ وَالْبَوَادِيْ ثَبَتَ أَنَّهُ يَجُوْزُ التَّوَضِّئُ بِهِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ وَفِيْ حَالِ عَدَمِهِ فَلَمَّا أَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ ذٰلِكَ وَالْعَمَلِ بِضِدِّهِ فَلَمْ يُجِيْزُوا التَّوَضِّئَ بِهِ فِي الْأَمْصَارِ وَلَا فِيْمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْأَمْصَارِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيْذِ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّوَضِّئُ بِهِ فِيْ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ثابت ہو جائے کہ نبیذ ان چیزوں میں سے ہے جن سے شہروں اور وادیوں میں وضو کرنا جائز ہے تو ثابت ہوگا کہ پانی کی موجودگی اور غیر موجودگی دونوں صورتوں میں اس سے وضو جائز ہوگا۔ پس اس کے ترک پر اجماع اور اس کے خلاف پر عمل ہے تو انھوں نے شہروں میں اس کے ساتھ وضو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی ان مقامات میں جو شہروں کے حکم میں ہیں، اس سے وضو جائز ہے تو اس سے ان کا اس حدیث کو چھوڑنا ثابت ہوگیا اور اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے خارج ہوگیا اور ثابت ہوا کہ اس کے ساتھ کسی حالت میں بھی وضو کرنا جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبِيْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْنِ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح فرماتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین مبارک پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ہم بدوؤں کے ایک پانی پر اترے۔ میرے والد نے پیشاب

اَتَىٰ فِي سَفَرٍ وَّ نَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْأَعْرَابِ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ نَعْلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ مَا اَزِيْدُكَ عَلَىٰ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ میں نے پوچھا آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَمَا يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالُوْا قَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۸۰۔ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَ وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ اَنَّهُ رَاٰى عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ نَعْلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ موزوں پر مسح کی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَىٰ نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِكَ اِلَى جَوْرَبَيْهِ لَا اِلَى نَعْلَيْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ جَازَ لَهُ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهٗ ذٰلِكَ مَسْحًا اَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ فَاَتٰى ذٰلِكَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهٗ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِيْ تَطْهُرُ بِهٖ وَمَسْحُهٗ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جوتوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح اس لیے کیا ہو کہ ان کے نیچے موزے ہوں اور آپ کا مقصد موزوں کا مسح کرنا ہو، جوتوں کا نہیں۔ اور موزے اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے کہ اگر وہ جوتے کے بغیر ہوتے تب بھی ان پر مسح جائز ہوتا تو مسح سے آپ کا ارادہ موزوں پر مسح ہی تھا اور آپ نے جوتوں اور موزوں پر مسح کیا۔ پس طہارت کے لیے موزوں پر مسح تھا اور جوتوں پر مسح زائد تھا۔ چنانچہ اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے۔

۵۸۱۔ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور نعلین مبارک

ثنا عيسى بن يونس عن ابي سنان عن الضحاك ابن عبد الرحمن عن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه۔

پر مسح فرمایا۔

۵۸۲۔ **حدثنا** ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن سفيان الثوري عن ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة ابن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله۔

حضرت ہزیل بن شرجیل، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فاخبر ابو موسى والمغيرة عن مسح النبي صلى الله عليه وسلم على نعليه كيف كان منه **وقد** روى عن ابن عمر في ذلك وجه آخر۔

پس حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک پر مسح کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی دوسری وجہ بھی مروی ہے۔

۵۸۳۔ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا احمد بن الحسين اللهبي قال ثنا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب عن نافع ان ابن عمر كان اذا توضأ ونعلاه في قدميه مسح على ظهور قدميه بيديه ويقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع هكذا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو آپ کی نعلین پاؤں میں ہی ہوتیں تو ہاتھوں کے ساتھ قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فاخبر ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في وقت ما كان يمسح على نعليه يمسح على قدميه۔

پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے قدموں پر مسح فرماتے۔

فقد يحتمل ان يكون ما مسح على قدميه هو الفرض وما مسح على نعليه كان فضلا فحديث اوس يحتمل عندنا ما ذكر فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسحه على نعليه ان يكون كما قال ابو موسى والمغيرة او كما قال ابن عمر فان كان كما قال ابو موسى والمغيرة فانا

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ کا پاؤں پر مسح کرنا فرض ہو اور نعلین پر مسح زائد ہو۔ پس حضرت اوس کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نعلین پر مسح کا ذکر ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا بھی احتمال ہے، اگر وہ احتمال ہو جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تو ہمارا بھی یہی قول

نَقُوْلُ بِذٰلِكَ لِاَنَّا لَانَرٰی بَاْسًا بِالْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا کَانَا صَفِیْقَیْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْیُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ وَ اَمَّا اَبُوْحَنِیْفَةَ فَاِنَّهٗ کَانَ لَایَرٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یَکُوْنَا صَفِیْقَیْنِ وَیَکُوْنَا مُجَلَّدَیْنِ فَیَکُوْنَانِ کَالْخُفَّیْنِ وَاِنْ کَانَ کَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِثْبَاتُ الْمَسْحِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ وَمَا عَارَضَهٗ وَمَا نَسَخَهٗ فِیْ بَابِ فَرْضِ الْقَدَمَیْنِ فَعَلٰی اَیِّ الْمَعْنَیَیْنِ کَانَ وَجْهُ حَدِیْثِ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ مِّنْ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسٰی وَ الْمُغِیْرَةِ وَمِنْ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَی النَّعْلَیْنِ۔

ہے، کیونکہ ہمارے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دبیز ہوں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ نے بھی فرمایا اور حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں جب تک وہ دبیز نہ ہوں اور ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو اس وقت وہ موزوں کی طرح ہوں گی۔ اور اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہو تو اس میں پاؤں پر مسح کا اثبات ہے تو اس کا ثبوت معارضہ اور نسخ "فرض القدمین" کے باب میں گذر چکا ہے تو حضرت اوس کی روایت کا جو بھی معنی ہو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے جو مفہوم بیان کیا وہ مراد ہو یا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ احتمال مراد ہو (دونوں صورتوں میں) نعلین پر مسح کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِیْثُ اَوْسٍ مَّا ذَکَرْنَا وَلَمْ یَکُنْ فِیْهِ حُجَّةٌ فِیْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَی النَّعْلَیْنِ اِلْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ کَیْفَ حُکْمُهٗ فَرَاَیْنَا الْخُفَّیْنِ اللَّذَیْنِ قَدْ جُوِّزَ الْمَسْحُ عَلَیْهِمَا اِذَا تَخَرَّقَا حَتّٰی بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا اَوْ اَکْثَرُ الْقَدَمَیْنِ فَکُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَا یُمْسَحُ عَلَیْهِمَا فَلَمَّا کَانَ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ اِنَّمَا یَجُوْزُ اِذَا غَیَّبَا الْقَدَمَیْنِ وَیَبْطُلُ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ یُغَیِّبَا الْقَدَمَیْنِ وَ کَانَتِ النَّعْلَانِ غَیْرَ مُغَیِّبَیْنِ لِلْقَدَمَیْنِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا کَالْخُفَّیْنِ اللَّذَیْنِ لَا یُغَیِّبَانِ الْقَدَمَیْنِ۔

جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس میں نعلین پر مسح کے جواز کی کوئی دلیل نہیں تو ہم نے قیاس اور غور و فکر کے طور پر دیکھا تاکہ ہم اس کا حکم معلوم کر سکیں تو ہم نے ان موزوں کو دیکھا جن پر مسح جائز ہے تو جب وہ پھٹے ہوئے ہوں اور ان سے دونوں پاؤں یا ان کا اکثر حصہ نظر آتا ہو اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے لہٰذا جب موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب ان میں پاؤں چھپے ہوئے ہوں اور جب پاؤں مخفی نہ ہوں تو مسح باطل ہو گا اور نعلین سے پاؤں چھپتے نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ ان موزوں کی طرح ہیں جو پاؤں کو نہیں چھپاتے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ کَیْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلٰوةِ

مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَإِنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ حَتّٰى لَا تَطْهُرَ فَذَكَرَ شَأْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِيْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لِتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّتُصَلِّيْ۔

ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں انھیں اسقدر رخون آنا کہ پاک نہ ہوتیں۔ ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کا ایک دھکا ہے انھیں چاہیے کہ وہ حیض کے دلوں کا خیال رکھیں اور نماز نہ پڑھیں اس کے بعد والے دنوں کا اندازہ لگا کر ہر نماز کے وقت غسل کریں۔ اور نماز پڑھیں

۵۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَهُوَ مَمْلُوْءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَغَالِبُهٗ ثُمَّ تُصَلِّيْ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا دور رسالت میں مستحاضہ ہوتیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا وہ پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتیں پھر باہر نکلتیں تو (اس پانی) پر خون غالب ہوتا پھر نماز ادا کرتیں۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اقوال اہل علم

اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ

پہلا قول

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَبِفِعْلِ أُمِّ حَبِيْبَةَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت، عادت کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے، انھوں نے ان آثار میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کیا جو نبی

بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں وقوع پذیر ہوا۔

۵۸۶- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَعَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَتَقَهٗ اِبْلِيْسُ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَاءَ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عروہ اور عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جسے شیطان نے کھول دیا ہے۔ جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو جب حیض آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعض اوقات وہ اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ٹب (وغیرہ) میں غسل کرتیں اور وہ (حضرت عائشہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتیں تو آپ ان کو نماز سے نہ روکتے۔

۵۸۷- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِيَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں تو انھوں نے اس کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

۵۸۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ابن شہاب، حضرت عروہ سے، وہ حضرت

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

۵۸۹- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اللَّيْثِ۔

ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے بواسطہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا لیکن (ابراہیم بن سعد نے) لیث کا قول ذکر نہیں کیا۔

۵۹۰- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان زہری سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَهٰذِهِ أُمُّ حَبِيْبَةَ قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ هٰذَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا عَلَى الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتَيَا بِذٰلِكَ۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا کہ دیکھئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غسل کرتی تھیں تو ان کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل ضروری تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول تھا اور انھوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔

۵۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ فَتَتَرْتَرَ فِيْهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَرَأْتُهُ فَقَالَ لِابْنِهِ أَلَا هَذَرْتَهُ كَمَا هَذَّرَهُ الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنِ امْرَأَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ فَاسْتَفْتَتْ عَلِيًّا فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لے کر آئی اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ انھوں نے وہ خط اپنے صاحبزادے کو دیا انھوں نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر مجھے دے دیا میں نے اسے پڑھا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں پڑھا جیسے اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے۔ اس میں تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ایک مسلمان عورت کی طرف سے، اسے استحاضہ کا عارضہ لاحق ہوا تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے حکم دیا کہ غسل کر کے نماز پڑھے یا مذا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا اَعْلَمُ الْقَوْلَ اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قَتَادَةُ وَاَخْبَرَنِيْ عَزْرَةُ عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْكُوْفَةَ اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ۔

کے قول کے علاوہ نہیں جانتا۔ تین بار فرمایا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عزرہ نے حضرت سعید سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان سے کہا گیا کہ کوفہ ٹھنڈا علاقہ ہے لہٰذا ہر نماز کے لیے غسل کرنا مشکل ہے تو انھوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت بات میں مبتلا کرتا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اسْتُحِيْضَتْ فَكَتَبَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ اِنِّي امْرَاَةٌ مُّسْلِمَةٌ اَصَابَنِيْ بَلَاءٌ وَاِنَّمَا اسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَيْنِ فَمَا تَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ وَّقَعَ الْكِتَابُ فِيْ يَدِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ لَهَا اِلَّا اَنْ تَدَعَ قُرُوْءَهَا وَتَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فَتَتَابَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک کوفی عورت کو استحاضہ ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو لکھا اور قسم دے کر پوچھا کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور بیماری میں مبتلا ہوں دو سال سے مجھے خون آرہا ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ خط سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ آیا انھوں نے فرمایا میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (باقی دنوں میں) ہر نماز کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے بھی ان کی اتباع میں یہی بات فرمائی۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَاصَّةً مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے خاص طور پر اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِيْ

فَجَعَلَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا

دوسرا قول

اس (پہلے) قول والوں نے ان روایات کی بنیاد پر مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے غسل کا پابند کیا لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرنا واجب ہے اس غسل کے ساتھ ظہر کی نماز آخری وقت میں اور نماز عصر

تُصَلِّيَ بِهِ الظُّهْرَ فِي اٰخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِي اَوَّلِ وَقْتِهَا وَتَغْتَسِلَ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَّاحِدًا تُصَلِّيْهِمَا بِهِ وَتُؤَخِّرَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا وَتُقَدِّمَ الْاٰخِرَةَ كَمَا فَعَلَتْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا.

پہلے وقت میں پڑھے، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے پہلی نماز کو دیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھے جیسا کہ ظہر و عصر میں کیا اور صبح کے لیے الگ غسل کرے۔

۵۹۴ - وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ اِلٰى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ لِتَجْلِسْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ مستحاضہ ہوگئی ہیں آپ نے فرمایا چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں میں بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے) پھر غسل کرے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھے اور عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے نماز پڑھے مغرب میں دیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور فجر کے لیے غسل کرے۔

۵۹۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِيْضَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَدْرَ اَيَّامِهَا.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو استحاضہ ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ اس (حیض) کے دنوں کا اندازہ (ٹھہرے)

۵۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِيْضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَلَا اَيَّامَ حَيْضِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ ہوا تو اسے حکم دیا گیا، اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے (حیض اور اقرار میں سے کوئی لفظ بھی نہیں)

۵۹۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش

الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَۃَ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفْرَۃً فَوْقَ الْمَآءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّھْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَتَوَضَّاُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ۔

کو اتنے عرصے سے استحاضہ ہے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ وہ ٹب (وغیرہ) میں بیٹھ جائے پس جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے درمیان وضو کرے۔

فَقَوْلُہٗ وَتَتَوَضَّاُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ یَحْتَمِلُ اَنْ تَتَوَضَّاَ لِمَا یَکُوْنُ مِنْھَا مِنَ الْاَحْدَاثِ الَّتِیْ تُوْجِبُ نَقْضَ الطَّھَارَاتِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ تَتَوَضَّاَ لِلصُّبْحِ فَلَیْسَ فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی خِلَافِ مَا تَقَدَّمَہٗ مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَسُفْیَانَ قَالُوْا فَھٰذِہِ الْاٰثَارُ قَدْ رُوِیَتْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا ذَکَرْنَا فِیْ جَمْعِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ وَفِیْ جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ وَاِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ فَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ اَوْلٰی مِنَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الَّتِیْ فِیْھَا ذِکْرُ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ لِاَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ھٰذَا نَاسِخٌ لِذٰلِکَ۔

اس وضو میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اگر وضو کو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صبح کے لیے وضو کرے لیکن اس میں حضرت شعبہ اور سفیان کی گذشتہ روایات کے خلاف کوئی بات نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ظہر و عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے، مغرب و عشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور فجر کے لیے الگ غسل کرے۔ ہمارا بھی موقف ہے اور یہ ان پہلی روایات سے زیادہ بہتر جن میں ہر نماز کے لیے غسل کا حکم ہے کیونکہ ایسی روایات بھی مروی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے لیے ناسخ ہیں۔ انھوں نے ذکر کیا۔

۵۹۸- فَذَکَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ اَبْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اِنَّمَا ھِیَ سَھْلَۃُ اَبْنَۃُ سُھَیْلِ بْنِ عَمْرٍو اُسْتُحِیْضَتْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُھَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ فَلَمَّا جَھَدَھَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو مستحاضہ ہو گئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا لیکن جب یہ کام ان کیلئے مشکل ہو گیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کریں، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کریں اور صبح کے لیے الگ غسل کریں۔

ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ۔

قَالُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِّلْحُكْمِ الَّذِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا أُمِرَ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقَوْلُ بِهٖ أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ تَسْأَلُهٗ فَلَمْ يُفْتِهَا وَقَالَ لَهَا سَلِيْ غَيْرِيْ قَالَ فَأَتَتِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُصَلِّيْ مَا رَأَيْتِ الدَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ قَالَ ثُمَّ سَأَلَتْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ تِلْكَ رِكْزَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ أَوْ قَرْحَةٌ فِي الرَّحِمِ اغْتَسِلِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ مَرَّةً وَّصَلِّيْ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدُ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكِ إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ قَالَ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا۔

وہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم پہلی روایت میں مذکورہ حکم کے لیے ناسخ ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم اس کے بعد دیا لہٰذا پہلی روایات کو اختیار کرنے کی نسبت اسے اپنانا زیادہ بہتر ہے انھوں نے کہا یہ بات حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے چنانچہ انھوں نے ذکر کیا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت ان کے پاس حاضر ہو کر مسئلہ پوچھنے لگی تو انھوں نے فتویٰ نہ دیا اور فرمایا کسی دوسرے سے پوچھو۔ حضرت سعید فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو، پھر وہ حضرت ابن عباس کی طرف لوٹ گئی اور اس بات کی خبر دی۔ انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر تک پہنچا دیتے، راوی فرماتے ہیں پھر اس عورت نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک شیطانی حرکت ہے یا رحم میں زخم ہے ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر کے نماز پڑھو اس کے بعد اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے یہی بات پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہماری زمین سرد ہے تو فرمایا ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے۔ فجر کے لیے الگ غسل کرے۔

پس ان حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔

القول الثالث

فذهب هؤلاء إلى هذه الآثار، وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا تدع المستحاضة الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلاة وتصلي۔

تیسرا قول

اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کر کے نماز پڑھے، اس سلسلے میں انہوں نے بیان کیا۔

۶۰۱- وذهبوا في ذلك إلى ما حدثنا محمد بن عمرو بن يونس السوسي قال ثنا يحيى بن عيسى قال ثنا الأعمش عن حبيب ابن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا ينقطع عني الدم فأمرها أن تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلاة وأن تصلي وإن قطر الدم على الحصير قطرا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت جیش نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا حیض کے دن چھوڑ دو پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گریں۔

۶۰۲- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ قال ثنا أبو حنيفة ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا أبو حنيفة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أحيض الشهر والشهرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ذلك ليس بحيض وإنما ذلك عرق من دمك فإذا أقبل الحيض فدعي الصلاة وإذا أدبر فاغتسلي لطهرك ثم توضئي عند كل صلاة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مہینہ دو مہینے خون آتا رہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ تمہارے خون کی ایک رگ ہے لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کی مدت) ختم ہو جائے تو حصولِ طہارت کے لیے غسل کرو پھر ہر نماز کے وقت وضو کرو۔

۶۰۳- حدثنا علي بن شيبة قال

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ

ثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على شريك عن أبي اليقظان ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المستحاضة تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصوم وتصلي

انکے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے اور وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

قالوا وقد روي عن علي مثل ذلك.

۲۰۴۔ فذكروا ما **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن علي رضي الله عنه مثله يعني مثل حديثه عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم الذي ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا.

قال فيما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي من هذا القول....

فعارضهم معارض فقال اما حديث أبي حنيفة الذي رواه عن هشام عن عروة فخطأ وذلك ان الحفاظ عن هشام بن عروة رووه على غير ذلك.

وہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے انھوں نے ذکر کیا حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کی مثل جو انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے پہلی فصل میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس قول کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے تو معارض نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کی روایت جو انھوں نے بواسطہ ہشام، حضرت عروہ سے روایت کی ہے وہ صحیح نہیں، حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے اس کے علاوہ روایت کی ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۲۰۵۔ فذكروا ما **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو وسعيد بن عبد الرحمن ومالك والليث عن هشام بن عروة أنه أخبرهم عن أبيه عن عائشة ان فاطمة ابنة أبي حبيش جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تستحاض فقالت يا رسول الله اني والله ما اطهر أفأدع الصلوة ابدا فقال رسول الله صلى

حضرت عمرو، سعید بن عبدالرحمن، مالک اور لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بواسطہ والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں (خون سے) پاک نہیں رہتی کیا میں ہمیشہ نماز چھوڑ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْتَسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ.

نہیں ہے، حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دنوں کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامٍ كِلَيْهِمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد اور حضرت ہشام دونوں سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰكَذَا رَوَى الْحُفَّاظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَا كَمَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامٍ فَزَادَ فِيْهِ حَرْفًا يَدُلُّ عَلٰى مُوَافَقَتِهٖ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ.

حفاظِ حدیث نے یہ حدیث حضرت ہشام بن عروہ سے اس طرح روایت کی ہے اس طرح نہیں جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے۔ پس ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حضرت ہشام سے روایت کی اور اس میں ایک ایسے حرف کا اضافہ کیا جو اس کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ.

حضرت حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتی ہیں جو یونس نے ابن وہب سے اور محمد بن علی نے سلیمان بن داؤد سے روایت کی البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب اس (حیض) کی مدت کا اندازہ گذر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ اَمْرِهٖ اِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَذٰلِكَ الْوُضُوْءُ هُوَ الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَيْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عِنْدَكُمْ فِيْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِدُوْنِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غسل کے ساتھ ساتھ وضو کا بھی حکم دیا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی روایت میں حماد بن سلمہ کا مقام مالک، لیث اور عمرو بن حارث سے کم نہیں ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مستحاضہ

الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِي حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **فَأَرَدْنَا** أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُعْمَلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي دَاوٗدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ فِي أَمْرِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا فَكَانَ مَا أَمَرَهَا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا كَانَ أَمَرَهَا بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حالت استحاضہ میں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مروی ہے جس کا ذکر اس باب میں گزر چکا ہے۔

پس ہم نے چاہا کہ اس بارے میں غور و فکر کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس بات پر عمل مناسب ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ اس کا اس حدیث سے منسوخ ہونا ثابت ہو گیا جسے ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں سہلہ بنت سہل کے معاملے میں بواسطہ ابن ابی داؤد وہبی کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے۔ جب اس پر یہ گراں گزرا تو اسے ایک غسل کے ساتھ ظہر و عصر اور ایک غسل کے ساتھ مغرب و عشاء کو جمع کرنے اور صبح کے لیے الگ غسل کا حکم فرمایا تو آپ کا یہ حکم اس سے پہلے حکم کا ناسخ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ مَعْنَاهُ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَدْ رَوٰى عَنْ أَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي اسْتُحِيْضَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي ذٰلِكَ فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ وَأَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس سلسلے میں مروی روایات کے مفہوم میں غور کریں تو دیکھا عبدالرحمٰن بن قاسم نے عہد رسالت کی مستحاضہ کے بارے میں اپنے والد سے روایت کیا تو اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن سے اختلاف کیا گیا حضرت ثوری نے ان سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس بات کا حکم دیا اور فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِي مَعْنَى مَتْنِ الْحَدِيثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ فِي أَيَّامِ الْاِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوفًا ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوا فِيهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ أَنْ يُجْعَلَ رِوَايَتُهُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيثُ زَيْنَبَ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ حَدِيثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّونَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُولَدْ فِي زَمَنِهَا لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلَى مَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا الْاِسْتِحَاضَةَ قَدْ تَكُونُ عَلَى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا أَنْ تَكُونَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ اسی استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیونکہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

لَهَا فَسَبِيْلُهَا اَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً لِاَنَّ دَمَهَا قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا فَلَا يَنْقَطِعُ عَنْهَا وَاَيَّامُ حَيْضِهَا قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا فَسَبِيْلُهَا اَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِاَنَّهَا لَا يَاْتِيْ عَلَيْهَا وَقْتٌ اِلَّا احْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حَائِضًا اَوْ طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ اَوْ مُسْتَحَاضَةً فَيُحْتَاطُ لَهَا فَتُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ وَمِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا اَيَّامُ حَيْضِهَا وَدَمُهَا غَيْرُ مُسْتَمِرٍّ بِهَا يَنْقَطِعُ سَاعَةً وَيَعُوْدُ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰكَذَا هِيَ فِيْ اَيَّامِهَا كُلِّهَا فَتَكُوْنُ قَدْ اَحَاطَ عِلْمُهَا اَنَّهَا فِيْ وَقْتِ انْقِطَاعِ دَمِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ حِيْنَئِذٍ غَيْرُ طَاهِرٍ مِنْ حَيْضٍ طُهْرًا يُوْجِبُ عَلَيْهَا غُسْلًا فَلَهَا اَنْ تُصَلِّيَ فِيْ حَالِهَا تِلْكَ مَا اَرَادَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِذٰلِكَ الْغُسْلِ اِنْ اَمْكَنَهَا ذٰلِكَ فَلَمَّا وَجَدْنَا الْمَرْاَةَ قَدْ تَكُوْنُ مُسْتَحَاضَةً بِكُلِّ وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ مَعَانِيْهَا مُخْتَلِفَةٌ وَاَحْكَامُهَا مُخْتَلِفَةٌ وَاسْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَجْمَعُهَا وَلَمْ نَجِدْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ذٰلِكَ بَيَانَ اسْتِحَاضَةِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِمَا ذَكَرْنَا اَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ لَمْ يَجُزْ لَنَا اَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ دُوْنَ غَيْرِهِ اِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا عَلٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيْلًا۔

۶۰۸۔ **فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ بْنُ اِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہو اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے، کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اس حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا تھا، وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت عمیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّبَيَانٌ قَالُوْا سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قَمِيْرِ امْرَاَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

۴۰۹ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ اَفْتَتْ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّمَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَنْهَا ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا عَلَيْهَا اَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا وَجَبَ الْقَبُوْلُ بِهٖ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلَيْهِ **وَقَدْ** يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ اٰخَرُ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اُمِّ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے مخالف نہ ہو جو سہلہ بنت سہل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے، البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أيامها معروفة وسهلة كانت أيامها مجهولة إلا أن دمها ينقطع في أوقات ويعود في أوقات وهي قد أحاط علمها أنها لم تخرج من الحيض بعد غسلها إلى أن صلت الصلاتين جميعا فإن كان ذلك كذلك فإنا نقول بالحديثين جميعا فنجعل حكم حديث فاطمة على ما صرفناه إليه ونجعل حكم حديث سهلة على ما صرفناه أيضا إليه۔

لوٹ آتا، اس لیے وہ خیال کر سکتی تھیں کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

وأما حديث أم حبيبة فقد روي مختلفا فبعضهم يذكر عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها بالغسل عند كل صلوة ولم يذكر أيام أقرائها فقد يجوز أن يكون أمرها بذلك ليكون ذلك الماء علاجا لها لأنها تقلص الدم في الرحم فلا يسيل وبعضهم يرويه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها أن تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل لكل صلوة فإن كان ذلك كذلك فقد يجوز أن يكون أراد به العلاج وقد يجوز أن يكون أراد به ما ذكرنا في الفصل الذي قبل هذا لأن دمها سائل دائم السيلان فليست صلوة إلا يحتمل أن تكون عندها طاهرا من حيض ليس لها أن تصليها إلا بعد الاغتسال فأمرها بالغسل لذلك فإن كان هذا هو معنى حديثها فإنا كذلك نقول أيضا فيمن استمر بها الدم ولم تعرف أيامها

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا پس جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

فلما اختلفت هذه الآثار ما ذكرنا ورويناعن عائشة من قولها بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

وَصَفْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ اَيَّامَهَا وَثَبَتَ اَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا غَيْرُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَيِّ الْمَعَانِيْ كَانَ فَمَا رُوِيَ فِيْ اَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَوْلٰى لِاَنَّ مَعَهُ الْاِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ لَهٗ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهٗ وَمَا وَافَقَهٗ مِنْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِنَّمَا اخْتَلَفَتْ اَقْوَالُهٗ فِيْ ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ اَفْتٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ۔

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المؤمنین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی حبیش کے معاملے میں مروی ہے وہ اولیٰ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِي اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا فِيْهِ ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا يَعْرِفُوْنَ ذِكْرًا لِلْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَاهُمْ

اور جو کچھ انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور انہی روایات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور اس سلسلے میں ذکرِ وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو

قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهَا اِذَا تَوَضَّأَتْ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰی خَرَجَ الْوَقْتُ فَاَرَادَتْ اَنْ تُصَلِّیَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ اَنَّهٗ لَیْسَ ذٰلِكَ لَهَا حَتّٰی تَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا جَدِیْدًا وَرَاَیْنَاهَا لَوْ تَوَضَّأَتْ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَرَادَتْ تَطَوَّعَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا مَادَامَتْ فِی الْوَقْتِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِیْ یَنْقُضُ تَطَهُّرَهَا هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ فَاِنَّ وُضُوْءَهَا یُوْجِبُهُ الْوَقْتُ لَا الصَّلٰوةُ وَقَدْ رَاَیْنَاهَا لَوْ فَاتَتْهَا صَلَوَاتٌ فَاَرَادَتْ اَنْ تَقْضِیَهُنَّ كَانَ لَهَا اَنْ تَجْمَعَهُنَّ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ فَلَوْ كَانَ الْوُضُوْءُ یَجِبُ عَلَیْهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَكَانَ یَجِبُ اَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فَلَمَّا كَانَتْ تُصَلِّیْهِنَّ جَمِیْعًا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا هُوَ لِغَیْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ الْوَقْتُ۔ وَحُجَّةٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الطَّهَارَاتِ تُنْتَقَضُ بِاَحْدَاثٍ مِنْهَا الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ وَطَهَارَاتٌ تُنْتَقَضُ بِخُرُوْجِ اَوْقَاتٍ وَهِیَ الطَّهَارَةُ بِالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ یَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتِ الْمُسَافِرِ وَخُرُوْجُ وَقْتِ الْمُقِیْمِ وَهٰذِهِ الطَّهَارَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَیْهَا لَمْ نَجِدْ فِیْمَا یَنْقُضُهَا صَلٰوةً اِنَّمَا یَنْقُضُهَا حَدَثٌ اَوْ خُرُوْجُ وَقْتٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ طَهَارَةَ الْمُسْتَحَاضَةِ طَهَارَةٌ یَنْقُضُهَا الْحَدَثُ وَغَیْرُ الْحَدَثِ فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ غَیْرُ الْحَدَثِ هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ فَرَاغٌ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَمْ نَجِدِ الْفَرَاغَ مِنَ الصَّلٰوةِ حَدَثًا فِیْ شَیْءٍ غَیْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ وَجَدْنَا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتی کہ وقت نکل جائے پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ نیا وضو کر لے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا نکلنا، پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہذا بہتر یا

خُرُوْجُ الْوَقْتِ حَدَثًا فِيْ غَيْرِهٖ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ اَنْ نَرْجِعَ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ فِيْهِ فَنَجْعَلَهٗ كَالْحَدَثِ الَّذِيْ قَدْ اُجْمِعَ عَلَيْهِ وَوُجِدَ لَهٗ اَصْلٌ وَلَا نَجْعَلُهٗ كَمَا لَمْ يُجْمَعْ عَلَيْهِ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کر کے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پہ ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ وَذَكَرَ قَتَادَةُ اَنَّهٗ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ اَبْوَالِهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابو بکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انھوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ طَاهِرٌ وَاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَحُكْمِ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

لَحْمِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لِمَا بِهِمْ ثَبَتَ اَنَّهٗ حَلَالٌ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهٖ لِاَنَّهٗ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا اَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذٰلِكَ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِيْ رِجْسٍ اَوْ فِيْمَا حُرِّمَ شِفَاءً۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِّنَّا فَنُعِتَ لَهُ السُّكَّرُ فَاَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

۶۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰى بِالْخَمْرِ۔

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں انھوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز نہ فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث میں ہے۔

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں اور جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

حضرت عاصم، حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا تو ہمیں نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفاء نہ دینا"۔

قالوا فلما ثبت بهذه الآثار ان الشفاء لا يكون فيما حرم على العباد ثبت بالاثر الاول الذي جعل النبي صلى الله عليه وسلم بول الابل فيه دواء انه طاهر غير حرام.

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ايضا ما

٦١٦ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابن هبيرة عن حنش بن عبد الله ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في ابوال الابل والبانها شفاء للذربة بطونهم.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشابوں اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

قالوا ففي ذلك تثبيت ما وصفنا ايضا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ابوال الابل نجسة وحكمها حكم دمائها لا حكم البانها ولحومها وقالوا اما ما رويتموه في حديث العرنيين فذلك انما كان للضرورة فليس في ذلك دليل انه مباح في غير الضرورة لانا قد راينا اشياء ابيحت في الضرورات ولم تبح في غير الضرورات وقد رويت فيها الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وہ (آئمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

٦١٧ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هرون قال انا همام ح وحدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا همام قال انا قتادة عن انس ان الزبير وعبد الرحمن ابن عوف شكوا الى النبي صلى الله عليه وسلم القمل فرخص لهما في قميص

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

الحرير في غزاة لهما قال انس فرايت على كل واحد منهما قميصا من حرير.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح الحرير لمن اباح له اللبس من الرجال للحكة التي كانت بمن اباح ذلك له فكان ذلك من علاجها ولم يكن في اباحته ذلك لهم للعلة التي كانت بهم ما يدل ان ذلك مباح في غير تلك العلة فكذلك ايضا ما اباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم للعرنيين للعلل التي كانت بهم فليس في اباحته ذلك لهم دليل ان ذلك مباح في غير تلك العلل ولم يكن في تحريم لبس الحرير ما ينفي ان يكون حلالا في حال الضرورة ولانه علاج من بعض العلل وكذلك حرمة البول في غير حال الضرورة ليس فيه دليل انه حرام في حال الضرورة **فثبت** بذلك ان قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر انه داء وليس بشفاء انما هو لانهم كانوا يستشفون بها لانها خمر فذلك حرام وكذلك معنى قول عبد الله عندنا ان الله عز وجل لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم انما هو لما كانوا يفعلون بالخمر لاعظامهم اياها ولانهم كانوا يعدونها شفاء في نفسها فقال لهم ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم **فهذه** وجوه هذه الآثار فلما احتملت ما ذكرنا ولم يكن فيها دليل على طهارة الابوال احتجنا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر اور

أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا لُحُوْمُ بَنِيْ آدَمَ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَإِنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ يُحْكَمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔
جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔
تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ أَنْ يُتَدَاوٰى بِهَا.

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا عِنْدَهُ حَلَالٌ طَاهِرَةٌ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُوْرَةِ لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مُبَاحَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ.

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پہ پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن عبد الکریم عن عطاء قال کل ما اکلت لحمہ فلا بأس ببولہ۔

کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں،

فھذا حدیث مکشوف المعنی۔

اس حدیث کا معنیٰ واضح ہے۔

۶۲۱ - حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا ادم قال ثنا شعبۃ عن یونس عن الحسن انہ کرہ ابوال الابل والبقر والغنم او کلاما ھذا معناہ۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنیٰ مروی ہے۔

باب ۲۳ صفۃ التیمم کیف ھی

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۶۲۲ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوھبی قال ثنا ابن اسحق عن الزھری عن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عباس عن عمار قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت ایۃ التیمم فضربنا ضربۃ واحدۃ للوجہ ثم ضربنا ضربۃ للیدین الی المنکبین ظھرا وبطنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

۶۲۳ - حدثنا ابن ابی داؤد ومحمد ابن النعمان قالا حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال ثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۴ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال انا جویریۃ عن مالک عن الزھری عن عبید اللہ ابن عبد اللہ انہ اخبرہ عن ابیہ عن عمار قال تمسحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتراب فمسحنا وجوھنا وایدینا الی المناکب۔

حضرت عبید اللہ نے براسطہ اپنے والد حضرت عبد اللہ، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۵ - حدثنا محمد بن علی بن داؤد

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوهُ حَتَّى أَصْبَحُوا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ فَظَاهِرَ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کا کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

فَقَالُوْا هٰكَذَا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَ ضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَيَمَّمُوْا كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا اَخْبَرَهُمْ عَنْ فِعْلِهِمْ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ الْاٰيَةُ لَمَّا اُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا وَاِنَّمَا اُنْزِلَ مِنْهَا فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلٰى كُلِّ مَا فَعَلُوْا مِنَ التَّيَمُّمِ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا وَلَا عُضْوًا مَقْصُوْدًا بِهِ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ.

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ — لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دوگروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انھوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

۶۲۹ - وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُخْبِرُهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ لَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَتْ عَلَيَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ تَبْلُغُ السُّرَّةَ فَجَعَلْتُ اَنْعُسُ فَخَرَجَتْ مِنْ عُنُقِيْ فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے "سمط" کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوتی رہی اور وہ میرے گلے سے (اتر کر) نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَرَّتْ قِلَادَتِیْ مِنْ عُنُقِیْ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اُمَّکُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتَھَا فَابْتَغُوْھَا فَابْتَغَاھَا النَّاسُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَھُمْ مَآءٌ فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَآئِھَا اِلٰی اَنْ حَضَرَتْھُمُ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدُوا الْقِلَادَۃَ وَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی مَآءٍ فَمِنْھُمْ مَنْ تَیَمَّمَ اِلَی الْکَفِّ وَمِنْھُمْ مَنْ تَیَمَّمَ اِلَی الْمَنْکِبِ وَبَعْضُھُمْ عَلٰی جَسَدِہٖ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ اٰیَۃُ التَّیَمُّمِ۔

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاش ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انھیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تو (پورے) جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ نُزُوْلَ اٰیَۃِ التَّیَمُّمِ کَانَ بَعْدَ مَا تَیَمَّمُوْا ھٰذَا التَّیَمُّمَ الْمُخْتَلِفَ الَّذِیْ بَعْضُہٗ اِلَی الْمَنَاکِبِ فَعَلِمْنَا تَیَمُّمَھُمْ اَنَّھُمْ لَمْ یَفْعَلُوْا ذٰلِکَ اِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَھُمْ اَصْلُ التَّیَمُّمِ وَعَلِمْنَا بِقَوْلِھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِھِمْ ھُوَ صِفَۃُ التَّیَمُّمِ فَھٰذَا وَجْہُ حَدِیْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا وَمِمَّا یَدُلُّ اَیْضًا عَلٰی اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ تَنْفِیْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِکَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ ھُوَ الَّذِیْ رَوٰی ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰی غَیْرُہٗ عَنْہُ فِی التَّیَمُّمِ الَّذِیْ عَمِلَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ خِلَافَ ذٰلِکَ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزولِ آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان کے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ہے۔

۶۳۰۔ فَمِنْہُ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ سَاَلَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّیَمُّمِ فَاَمَرَہٗ بِالْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

٦٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرَّ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فِي سَفَرٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَذْكُرُ إِنِّي كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ أَمَّا أَنْتَ فَكَانَ يَكْفِيكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ فَضَرَبَ بِهِمَا وَنَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

فَفَعَلَ عَمَّارٌ إِذْ تَمَرَّغَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ التَّيَمُّمَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُولِ الْآيَةِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ عَمِلَ عَلَى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ حَتَّى عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ.

٦٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ إِلَى الْمَفْصِلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

٦٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ

حضرت ابن ابی عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انھیں مٹی پر مارا۔ پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزول آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انھوں نے ایسا اسلیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم دی کہ یہ دونوں برابر ہیں۔

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انھوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان نہیں کی۔

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، اعمش راوی نے (بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

تَقُوْلُ هٰكَذَا وَضَرَبَ الْاَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انھیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمٰن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَهٗ قَالَ سَلَمَةُ لَا اَدْرِيْ بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمٰن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمٰن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى مِثْلَهٗ وَزَادَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلٰى اَنْصَافِ الذِّرَاعِ۔

حضرت ابو مالک نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا "پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مؤمل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ نَفَوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْاِبْطَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

—— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں نے) اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

انتفاء ما روی عنه فی حدیث عبید الله عن ابیه وابن عباس وثبت احد القولین الآخرین فنظرنا فی ذلک فاذا ابوجهیم قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه تیمم وجهه وکفیه فذلک حجة لمن ذهب الی ان التیمم الی الکفین وروی نافع عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه تیمم الی مرفقیه وقد ذکرت هذین الحدیثین جمیعا فی باب قراءة القرآن للحائض۔

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبیداللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا ــــــ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع بواسطہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۸ - وقد حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا علی بن معبد قال ثنا ابو یوسف عن الربیع ابن بدر قال حدثنی ابی عن جدی عن اسلع التمیمی قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فقال لی یا اسلع قم فارحل لنا قلت یا رسول الله اصابتنی بعدک جنابة فسکت عنی حتی اتاه جبرائیل بآیة التیمم فقال لی یا اسلع قم فتیمم صعیدا طیبا ضربتین ضربة لوجهک وضربة لذراعیک ظاهرهما وباطنهما فلما انتهینا الی الماء قال یا اسلع قم فاغتسل

حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو اور غسل کرو۔

فلما اختلفوا فی التیمم کیف هو واختلفت هذه الروایات فیه رجعنا الی النظر فی ذلک لنستخرج به من هذه الاقاویل قولا صحیحا فاعتبرنا ذلک فوجدنا الوضوء علی الاعضاء التی ذکر

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

اللهُ تعالى في كتابه وكان التيمم قد أسقط عن بعضها فأسقط عن الرأس والرجلين فكان التيمم هو على بعض ما عليه الوضوء فبطل بذلك قول من قال إنه إلى المناكب لأنه لما بطل عن الرأس والرجلين وهما مما يوضأ كان أحرى أن لا يجب على ما لا يوضأ ثم اختلف في الذراعين هل يؤممان أم لا فرأينا الوجه يؤمم بالصعيد كما يغسل بالماء ورأينا الرأس والرجلين لا يؤمم منهما شيء فكان ما سقط التيمم عن بعضه سقط عن كله وكان ما وجب فيه التيمم كان والوضوء سواء لأنه جعل بدلا منه فلما ثبت أن بعض ما يغسل من اليدين في حال وجود الماء ييمم في حال عدم الماء ثبت بذلك أن التيمم في اليدين إلى المرفقين قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد روي ذلك عن ابن عمر وجابر۔

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر ہوا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا اُن کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اُس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا اور جس عضو پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔

۶۳۹۔ حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد عن عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم الجزري عن نافع قال سألت ابن عمر عن التيمم فضرب بيديه إلى الأرض ومسح بهما يديه ووجهه وضرب ضربة أخرى فمسح بهما ذراعيه۔

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

۶۴۰۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا محمد بن عبد الله الكناسي قال ثنا عبد العزيز بن أبي رواد عن نافع عن ابن عمر مثله۔

حضرت عبدالعزیز ابن ابی رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ صَعِيدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ أَصِرْتَ حِمَارًا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انھوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے ہو اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "کہنیوں تک" کے الفاظ نہیں کہے۔

بَابُ ۲۴ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ طَاؤسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَاَصِیْبُوْا مِنَ الطِّیْبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّیْبُ فَلَا اَعْلَمُهٗ۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ طَاؤسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا۔ پھر (راوی نے) اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی ابْنِ وَثَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ نَافِعًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

۶۵۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبد اللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

۶۵۳ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۴ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد بصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کا مثل ذکر کیا۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَّتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

۶۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ عَنْ دَاؤُدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ یَوْمًا وَهُوَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ یَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ عِنْدَهُمْ طِیْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِیْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِیْجَابِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَیْسَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انھوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۶۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طُهُوْرٌ وَّخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى اٰذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِّلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ طِيبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِيجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهُ مِمَّا قَدْ أَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۶۶ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طَهُوْرٌ وَّخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَّمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى اٰذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا تو بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ ۔

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ بِهَيْئَتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں مصروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم غسل کر لیتے۔

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ نَدَبَهُمْ اِلَى الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتْمًا وَهِيَ اَحَدُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنیاد پر غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَقَعْ عِنْدَهُ مَوْقِعَ الْفَرْضِ ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِينَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ذَكَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا سَمِعْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر ہی حاضر ہو گیا جب امیر المومنین (خانۂ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ قُلْتُ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ الْغُسْلُ قُلْتُ أَنْتُمْ أَيُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ أَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا قَالَ لَا أَدْرِيْ۔

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انھوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ قَالَ مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین! میں بازار سے لوٹا تو اذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ أَنَّهُ عُثْمَانُ۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

۶۷۲ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهُ عُمَرُ وَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٌ يَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاۤءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۳ - وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ مَا كَانَ اِلَّا الْوُضُوْۤءَ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْۤءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ غَيْرُ مَعْنًى يَنْفِيْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰى بِالْوُضُوْۤءِ وَقَدْ قَالَ لَهُ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ عُمَرُ اَيْضًا بِالرُّجُوْعِ لِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِالْغُسْلِ۔ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْغُسْلَ الَّذِيْ كَانَ اَمَرَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمَا عَلَى الْوُجُوْبِ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ اَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهُ عُثْمَانُ وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ عَنْ اَمْرِهٖ بِالرُّجُوْعِ حَتّٰى يَغْتَسِلَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفاء کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بنا پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوْا مَعْنَاهُ الَّذِيْ أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوْا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوْا بِخِلَافِهِ فَفِيْ هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْيِ وُجُوْبِ الْغُسْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ الْاِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ۔

لیتے اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انھوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

۶۷۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ اچھی بات ہے۔

۶۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انھوں نے فرمایا "اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

۶۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ نِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۶۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ الْحِمْصِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی الضَّحَّاكُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَمْلُوكِیُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَقَدْ اَدَّی الْفَرْضَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوْءُ وَاَنَّ الْغُسْلَ اَفْضَلُ لِمَا یُنَالُ بِهٖ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلٰی اَنَّهٗ فَرْضٌ فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ وُجُوْبِ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَسَعْدٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ.

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔
اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

۶۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ فَذَكَرَ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْنُهٗ فَلَمْ اَغْتَسِلْ فَقَالَ سَعْدٌ مَا كُنْتُ اَرٰی مُسْلِمًا یَدَعُ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انھوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

۶۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ اغْتَسِلْ اِذَا شِئْتَ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَسْاَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِیْ هُوَ الْغُسْلُ قَالَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَوْمَ عَرَفَةَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی.

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، نویں ذوالحجہ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

۶۸۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاوٗسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

يَقُوْلُ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَمَسُّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهٖ۔

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ثَابِتَ ابْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهٗ اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ فَقَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ۔

حضرت ثابت بن ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جواباً کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

---

۶۸۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قِيْلَ لَهٗ اَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ لِاَنَّهٗ لَمَّا قَالَ لَهٗ زَاذَانُ اِنَّمَا اَسْاَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ اَيِ الَّذِيْ فِيْ اِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذُكِرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهٖ۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عیدالفطر کے دن، قربانی کے دن اور نویں ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔ ——— اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

اور وہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

وَلْيَمَسَّ طِيبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيسُ الطِّيبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوعِ بِحَضْرَتِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ اَيْضًا دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَذٰلِكَ۔

لایا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

وَاَمَّا مَارُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ اِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ اِلَى الْجُمُعَةِ لِاِصَابَةِ الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور وہ جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۵ الْاِسْتِجْمَارِ

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجاء کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ادریس خولانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ادریس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

حضرت ابو صالح سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں (سے استنجاء) کا حکم فرماتے۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا فَإِنَّهَا سَتَكْفِيهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے۔ جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِجْمَارِ۔

حضرت ابوصالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجاء کے لیے استعمال کرنا ہے۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو

۶۹۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا اسْتُجْمِرَ بِهٖ مِنْهَا فَاُنْقِيَ بِهِ الْاَذٰى ثَلٰثَةً

بیان مسئلہ

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کافی نہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجاء کیا جائے ان سے

كَانَتْ اَوْ اَكْثَرَ مِنْهَا اَوْ قَلَّ وِتْرًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ وِتْرٍ كَانَ ذٰلِكَ طُهْرَهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا بِالْوِتْرِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ لَا عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ الَّذِيْ لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ۔

۶۹۴ - فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحِبْرَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا كَثِيْبًا يَجْمَعُهُ فَلْيَسْتَتِرْ بِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ آدَمَ۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔

نجاست دور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہوگی۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا تعداد مقرر کرنا اس صورت میں ہو جب کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے (ریزوں کو) پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنا لے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

حضرت ابو سعید الخیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

فدل ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما امر بالوتر في الآثار الاول استحبابا منه للوتر لا ان ذلك من طريق الفرض الذي لا يجزئ الا هو.

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وقد روي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد بين ذلك ايضا.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

۶۹۶ - **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن زهير قال اخبرني ابو اسحق عن عبد الرحمن ابن الاسود عن ابيه عن عبد الله بن مسعود قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتى الغائط فقال ائتني بثلثة احجار فالتمست فلم اجد الا حجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين وقال انها ركس.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لا کر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۶۹۷ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا زهير بن عباد قال ثنا يزيد بن عطاء عن ابي اسحق عن علقمة والاسود قالا قال ابن مسعود فذكر نحوه.

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

ففي هذا الحديث ما يدل ان النبي صلى الله عليه وسلم قعد للغائط في مكان ليس فيه احجار لقوله لعبد الله ناولني ثلثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شيء لما احتاج الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه قد راى ان الاستجمار بهما

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لا دو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبد اللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْإِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْإِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَأَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنْ يَبْغِيَهُ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ.

وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ إِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً فَذَهَبَ بِذٰلِكَ أَثَرُهُمَا أَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ إِنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا أُحْتِيْجَ إِلَى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً فَإِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا طَهُرَ بِذٰلِكَ كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا بِغَسْلِ مَرَّتَيْنِ أُحْتِيْجَ إِلَى أَنْ يُغْسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا فَكَانَ مَا يُرَادُ فِيْ غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا أَذْهَبَهُمَا مِنَ الْغَسْلِ وَلَمْ يُرَدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْغَسْلِ مَعْلُوْمًا لَا يُجْزِئُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْإِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِئُ الْإِسْتِجْمَارُ بِمَا قَلَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ مِمَّا قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہوتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفا نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔

اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس بات کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس (ایک بار دھونے) کے ساتھ ان کا رنگ اور بو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بو دور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتیٰ کہ ان (نجاستوں) کا رنگ اور بو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجا کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجا نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ

۶۹۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ بِرَوْثَةٍ۔

۶۹۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جُنْدُلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِينَا اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ اَوْ رَجِيعٍ۔

۷۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ جِلْدٍ۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَوْثٍ اَوْ رِمَّةٍ وَ الرِّمَّةُ الْعِظَامُ

۷۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامِ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا رُوَيْفِعُ بْنَ ثَابِتٍ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَآبَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ ۔

حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رُویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی طویل ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے گا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِيَ بِهَا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ يَنْهَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِاَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِهٖ لَيْسَ كَالْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ جُعِلَ زَادَ الْجِنِّ فَاَمَرَ بَنُوْا اٰدَمَ اَنْ لَّا يَعْتَدُوْهُ عَلَيْهِمْ ۔

۷۰۳ ۔ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاؤدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاِنَّهُمَا

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے انھوں نے ان (ہڈیوں) کے ساتھ استنجاء کرنے والے کو استنجاء نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے اسلئے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجاء پتھر وغیرہ کیسا نہ استنجاء کیطرح نہیں بلکہ اس لیے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

اَزْوَادُ اِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلَتِ الْجِنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِيْ بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ الزَّادَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَوْفَرُ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَالْبَعْرُ يَكُوْنُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ يُنَجِّسُوْنَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ اِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں۔ انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ وَكَانَ لَهٗ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَاسْتَانَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِيْ مُلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ اَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ اتَّبَعْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْاَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ وَفْدُ نَصِيْبِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ فَسَاَلُوْنِيْ الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ ایک کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنھیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہو گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہو گیا اور میں نے پتھروں ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهِ طَعَامًا۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا الْحَجَرُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ إِنَّهُ يُطَهِّرُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

میں سوال کیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں۔

حضرت عمرو بن یحییٰ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں۔ اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْجُنُبِ يُرِيْدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

باب ۲۷: جنبی کے احکام

جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وَثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلٰى فِرَاشِهِ وَإِلٰى أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ وَلَا يَمَسُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے۔

الْمَآءَ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَآءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھ کر غسل فرماتے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَوَضَّاَ اِلَّا اَنَّ التَّوَضِّيَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ اِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَقَالُوْا

ایک قوم نے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو کرنا اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا؛ اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ یہ

هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِاَنَّهٗ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَاَخْطَاَ فِيْ اِخْتِصَارِهٖ اِيَّاهُ -

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابو اسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں ان سے خطا واقع ہوئی۔

---

۷۱۳ - وَذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِيْ اَخًا وَصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ -

ابو اسحٰق کہتے ہیں "میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجیے جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المومنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ اَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمَّا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا قَوْلُهَا فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ -

اور یہ اسود بن یزید ہیں جنھوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالت جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے، رہا ام المومنین کا یہ قول کہ اگر آپکو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابو اسحٰق کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

۷۱۴ - وَذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ

حضرت ابراہیم' اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثُمَّ رُوِيَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِنْ رَأْيِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت اسود کی رائے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ الْأَسْوَدُ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ تَكُونَ عَائِشَةُ قَدْ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ يَأْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ وَلٰكِنَّ الْحَدِيثَ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔ اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَيَغْسِلُ فَرْجَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابو عمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

فَهٰذَا غَيْرُ الْاَسْوَدِ قَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا وَهْبٌ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے۔ پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کر لے۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔

فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوَى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابو اسحٰق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحٰقَ فِيْ قَوْلِهِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابو اسحٰق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحٰق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

فَكَانَ مَا ذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهِ هُوَ الْغُسْلُ فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن وضو کر لے۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثُمَّ اجْتَمَعُوا جَمِيعًا فَقَالُوا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ وَ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا مِثْلَ ذٰلِکَ۔

سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَاْکُلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرلے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَہِیْعَۃَ وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ نَحْوَ ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ اَھْلِیْ وَاُرِیْدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّاْ وَارْقُدْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کرکے سو جایا کرو۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ بِمَا ذَکَرْنَا وَقَدْ قَالَ بِذٰلِکَ نَفَرٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ مِنْ بَعْدِہٖ مِنْھُمْ عَائِشَۃُ قَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ عَنْھَا مِنْ رَاْیِھَا فِیْمَا تَقَدَّمَ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کرچکے ہیں۔ —— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَہِیْعَۃَ عَنِ ابْنِ ھُبَیْرَۃَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُوَیْبٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ فَقَدْ بَاتَ طَاھِرًا۔

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرلے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گذاری۔

فَھٰذَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یُخْبِرُ اَنَّہٗ

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتلاتے

اذا توضأ قبل ان ينام ثم نام كان كمن قد اغتسل قبل ان ينام في ثواب الذي يكتب لمن بات طاهرا **وقد** ذكرنا حديث الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان يأكل وهو جنب توضأ وعن ابي سعيد الخدري ما يوافق ذلك فذهب الى هذا قوم فقالوا لا ينبغي للجنب ان يطعم حتى يتوضأ **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا لا بأس ان يطعم وان لم يتوضأ۔

وكان لهم من الحجة في ذلك ان فهذا۔

۷۴۳۔ **حدثنا** قال اخبرني سحيم الحراني قال ثنا عيسى بن يونس قال ثنا يونس بن يزيد الايلي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يأكل وهو جنب غسل كفيه۔

فقد روي عن عائشة ما ذكرنا وروي عنها خلاف ذلك ايضا مما روينا عنها انه كان يتوضأ وضوءه للصلوة فلما تضاد ذلك عنها احتمل عندنا والله اعلم ان يكون وضوءه حين كان يتوضأ في الوقت الذي قد ذكرناه في غير هذا الباب انه كان اذا رأى الماء لم يتكلم فكان يتوضأ ليتكلم فيسمي و يأكل ثم نسخ ذلك فغسل كفيه للتنظيف وترك الوضوء وكذلك وضوءه صلى

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کرکے سو جائے تو وہ اس اعتبار سے جو طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ —— ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کرے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کوئی میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے بس آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اس طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَ یَفْعَلُہٗ اَیْضًا لِیَنَامَ عَلٰی ذِکْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ وَاُبِیْحَ لِلْجُنُبِ ذِکْرُ اللّٰہِ فَلَا تَقَعُ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ تَوَضَّأَ۔

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

وَقَدْ رَوَیْنَا فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَاَتَوَضَّأُ فَاَخْبَرَ اَنَّہٗ لَا یَتَوَضَّأُ اِلَّا لِلصَّلٰوۃِ فَفِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا نَفْیُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ اَوِ الْاَکْلَ اَوِ الشُّرْبَ

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گئی۔

وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِکَ اَیْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوٰی مَا ذَکَرْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَوَابِہٖ لِعُمَرَ ثُمَّ جَاءَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

۷۳۵۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ وَاَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَنَامَ غَسَلَ کَفَّیْہِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَغَسَلَ فَرْجَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْ قَدَمَیْہِ فَہٰذَا وُضُوْءٌ غَیْرُ تَامٍّ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِیْ ذٰلِکَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے، چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔

فَلَا یَکُوْنُ ہٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِکَ عِنْدَہٗ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُجَامِعُ اَہْلَہٗ ثُمَّ یُرِیْدُ الْمُعَاوَدَۃَ۔

پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

۷۳۶ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

۷۳۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالِ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ۔

۷۳۸ - وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمٰى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ وہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خداوندی کی اجازت دے دی لہٰذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ کرتے ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس یہ ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک سے جماع کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی تمام یا بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک بار ہی غسل کریں؟ (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَاءِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ۔

قِيلَ لَهُ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوبِ لِقَوْلِهِ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو غسل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کیساتھ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَبَحْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو نعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

نماز کا بیان

بَابُ ۲۸ اَلْاَذَانِ کَیْفَ ھُوَ؟

۷۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِیُّ ابْنُ شَیْبَۃَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ یَعْنِیْ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ رَوْحٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ کَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَقَالَ رَوْحٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ

باب ۲۸: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبدالملک بن ابی محذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبدالملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انھوں نے حضرت ابومحذورہ سے سُنا، ابوعاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابومحذورہ سے دی کہ ان

اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ۔

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

---

۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَیْرِیْزٍ حَدَّثَهٗ وَكَانَ یَتِیْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰی عَلَیَّ التَّاذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّاذِیْنِ الَّذِیْ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ۔

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذاتِ خود مجھے کلماتِ اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی

اَلْكَلَامُ فِیْ ذٰلِكَ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ اٰخَرُوْنَ فِیْ مَوْضِعَیْنِ اَحَدُهُمَا اِبْتِدَاءُ الْاَذَانِ فَقَالُوْا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَالَ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا

اس سلسلے میں گفتگو

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اس طرح دی جائے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اول ابتدائے اذان ؛ وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے

---

۴۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِیُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْاَذَانِ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا اَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِي النَّظَرِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْاَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ اِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا مَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُ مَرَّتَيْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ فَيُثَنّٰى فِيْ اَوَّلِهٖ فَيُقَالُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُقَالُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ فَكَانَ مَا ثُنِّيَ مِنَ الْاَذَانِ اِنَّمَا

ہمارے (امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے وہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الٰہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بارہ آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

ثُنّیَ عَلٰی نِصْفِ مَا ھُوَ عَلَیْہِ فِی الْاَوَّلِ فَکَانَ التَّکْبِیْرُ یُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعَیْنِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَاَجْمَعُوْا اَنَّہٗ بَعْدَ الْفَلَاحِ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَالنَّظَرُ عَلٰی مَا وَصَفْنَا اَنْ یَکُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِمَّا یُبْتَدَاُ بِہِ الْاَذَانُ مِنَ التَّکْبِیْرَاتِ یَکُوْنُ مِثْلَ مَا یُثَنّٰی بِہٖ قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا بَیَّنَّا مِنَ الشَّهَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَیَکُوْنُ مَا یُبْتَدَاُ بِہِ الْاَذَانُ مِنَ التَّکْبِیْرِ عَلٰی ضِعْفِ مَا یُثَنّٰی فِیْہِ مِنَ التَّکْبِیْرِ فَاِذَا کَانَ الَّذِیْ ھُوَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَانَ الَّذِیْ یُبْتَدَاُ بِہٖ ھُوَ ضِعْفُہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَھٰذَا ھُوَ النَّظَرُ الصَّحِیْحُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَیْرَ اَنَّ اَبَا یُوْسُفَ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مِثْلَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

ہے تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر (اللہ اکبر) آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

وَالْمَوْضِعُ الْاٰخَرُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا

فِیْہِ مِنْہُ وَھُوَ التَّرْجِیْعُ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلَی التَّرْجِیْعِ وَتَرَکَہٗ اٰخَرُوْنَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا

...بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدٍ رَاٰی رَجُلًا ...لَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ ...بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی جِذْمِ حَائِطٍ ...نَادٰی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ...ہُ اَکْبَرُ فَذَکَرَ الْاَذَانَ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ ...ِیْ مَحْذُوْرَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ ...التَّرْ جِیْعَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع [1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

[1] ...: کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا ... (اعلام) بلند آواز ...

فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھا دو چنانچہ حضرت بلال اٹھے اور دو دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ التَّرْجِيْعَ فَقَدْ خَالَفَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ التَّرْجِيْعُ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ عَلٰى مَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ هٰكَذَا اللَّفْظُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا مَا سِوٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَرْجِيْعَ فِيْهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ وَيَكُوْنَ اِجْمَاعُهُمْ اَنْ لَّا تَرْجِيْعَ فِيْ سَائِرِ الْاَذَانِ غَيْرِ الشَّهَادَةِ يَقْضِيْ عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فِيْ

تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انہوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور وفکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات جو ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

فِي التَّرْجِيعِ فِي الشَّهَادَةِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا وَمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ نَفْيِ التَّرْجِيعِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۹ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دوبار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن زید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشیم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَضْرِبُوا بِالنَّاقُوسِ وَأَنْ يَرْفَعُوا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَى

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں گفتگو

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا الْاِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ اٰخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَّاحِدٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّثَنِّيْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے قد قامت الصلوٰۃ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دو بار کہنا مناسب ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

حضرت ابو قلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلوٰۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔
حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انہوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے"

بِهٖ اَیُّوْبَ فَقُلْتُ لَهٗ وَ اَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

۶۶۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّآءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَیْرَ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ فَعَرَفْنَا اَنَّهَا الْاِقَامَةُ فَیَتَوَضَّأُ اَحَدُنَا ثُمَّ یَخْرُجُ۔

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلوٰۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مِّنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا قَدْ رَاَیْنَا الْاَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ یُثَنَّ فِی الْمَرَّةِ الثَّانِیَةِ اِلَّا وَ جُعِلَ عَلَی النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَیْهِ فِی الْاِبْتِدَآءِ وَ كَانَتِ الْاِقَامَةُ لَا یُبْتَدَاُ بِهَا اِنَّمَا یَكُوْنُ بَعْدَ الْاَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ مَا فِیْهَا مِمَّا هُوَ فِی الْاَذَانِ غَیْرُ مُثَنًّی وَ مَا فِیْهَا مِمَّا لَیْسَ فِی الْاَذَانِ مُثَنًّی فَكُلُّ الْاِقَامَةِ فِی الْاَذَانِ غَیْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَیُفْرَدُ الْاِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا یُثَنّٰی غَیْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهَا تُكَرَّرُ لِاَنَّهَا لَیْسَتْ فِی الْاَذَانِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلے میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں۔ قد قامت الصلوٰۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰی مَثْنٰی مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَآءً غَیْرَ اَنَّهٗ یُقَالُ فِیْ اٰخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ہی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّىْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ وَفِىْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ۔

(ابن مسعود) رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّىُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ مُحِلِّ الضَّبِّىِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِىٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَاَلَ مُحِلٌّ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ قَالَ اِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتَ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ وَاِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اِلَّا اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلٰوةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَمَا رَوَيْنَا فِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَىْءٌ وَاَمَّا صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِىْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهٗ اَنْ يُصَلِّىَ بِاللَّيْلِ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ فَقِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَهٰذَا الْبَابُ اِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ وَالْاِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهٗ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ اَبَاحَ اَنْ يُّصَلّٰى فِى اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ ۔

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا فعل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ ٦٩

باب ۶۹: جمعہ کے بعد نوافل

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِّنْكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ هُوَ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ رَكْعَتَانِ كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنت موکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت موکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو رکعتیں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

۱۸۳۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِيْ بَيْتِهٖ ۔

۱۸۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

۱۸۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهٗ وَقَالَ اَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ اَرْبَعًا قَالَ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو، حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَيْرَ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

آخر تک۔ ــــــ (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابوبکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَوْحٍ سَوَآءً۔

حضرت عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی کہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ (یعنی حدیث ۷۶۶)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابومحذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۶۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا مَكْحُوْلٌ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً۔

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنْ تَكُوْنَ الْاِقَامَةُ مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لِاَنَّ بِلَالًا اِخْتَلَفَ فِيْمَا اُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَعُلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا اُمِرَ بِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ اَيْضًا فَقَدْ ثَبَتَ التَّثْنِيَةُ فِي الْاِقَامَةِ۔ **وَاَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ قَوْمًا اِحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُوْلُ الْاِقَامَةُ تَفَرَّدَ مَرَّةً مَرَّةً بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يَكَرَّرُ فِي الْاَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ فَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْاَوَّلِ وَاُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْاٰخِرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرُ مُثَنًّى وَاُفْرِدَ اَمَّا الْاِقَامَةُ فَاِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْاَذَانِ فَلَهَا حُكْمٌ

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعد کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت، اذان ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَقَّلٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی کَرَاهَةِ الرُّکُوْعِ قَائِمًا لِمَنْ اَفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِهٖ بَأْسًا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کر کے کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

۱۸۵۴- وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ اللَّیْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰی اَسَنَّ فَکَانَ یَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ اٰیَةً اَوْ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ رَکَعَ۔

حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

۱۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ وَاَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرُ مَا فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ لِاَنَّ فِیْ هٰذَا اَنَّهٗ کَانَ یَرْکَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَهٰذَا اَوْلٰی مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ رَوَاهُ ابْنُ شَقِیْقٍ

تو اس حدیث میں، عبداللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا، زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتیٰ کہ

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِيْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيْمَهٗ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَاسْتَحَبُّوْا أَنْ يُّقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِيْنِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهٗ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَّجْعَلَهٗ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انہیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهٗ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

ام عبدالملک بن ابومحذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومحذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر النوم" "الصلوٰۃ خیر النوم"

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابوعبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اِسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

کے بعد صحابہ کرام نے بھی ان کو استعمال کیا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (صبح کی) پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر النوم، الصلوٰۃ خیر النوم کے الفاظ تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّثْوِيْبُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبار "الصلوٰۃ خیر النوم" کہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ يُخْبِرَانِ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهٖ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱ التَّأْذِيْنِ لِلْفَجْرِ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو،

۱۸۶۳- حَدَّثَنَا رَبِیعُ الْجِیزِیُّ قَالَ ثَنَا یَعْقُوبُ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِی عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِی إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰی قَالَ أَنَا إِسْرَائِیلُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰی أَنَا أَبُو إِسْرَائِیلَ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عَلِیٌّ وَنَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَیْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ فَانْتَهَیْنَا إِلَیْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوتِرُ أَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَأَوْتَرَ وَسَطَهٗ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِی هٰذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیان شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰی قُرْبِ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ یَطْلُعَ حَتّٰی یَسْتَوِیَ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیثِ وَمَعْنٰی حَدِیثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ۔

ہمارے نزدیک یہ طلوع فجر سے پہلے قرب طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِی یَنْبَغِی أَنْ یُجْعَلَ فِیهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهٗ لَا یُتَطَوَّعُ بَعْدَهٗ وَأَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهٗ فَقَدْ نَقَضَهٗ وَعَلَیْهِ أَنْ یُعِیدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوا فِی ذٰلِكَ بِتَأْخِیرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلٰی آخِرِ اللَّیْلِ وَبِمَا رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ أَنَّهُمْ كَانُوا یَرَوْنَ أَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرِهٖ فَقَدْ نَقَضَهٗ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اور اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتر مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتروں کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا۔

۱۸۶۵- وَذَكَرُوا فِی ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُوسٰی بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ إِنِّی أُوتِرُ أَوَّلَ اللَّیْلِ فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ صَلَّیْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوصٍ أَضُمُّهَا إِلَی الْإِبِلِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملاتا ہوں۔

۱۸۶۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير فذكر باسناده مثله۔

حضرت شعبہ، عبد الملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۷۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن عمران بن بشير عن ربيه عن سعيد بن المسيب ان ابا بكر كان يفعل ذلك۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

۱۸۶۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي هرون الغنوي عن حطان بن عبد الله قال سمعت عليا يقول الوتر على ثلثة انواع رجل اوتر اول الليل ثم استيقظ فصلى ركعتين ورجل اوتر اول الليل فاستيقظ فوصل الى وتره ركعة فصلى ركعتين ركعتين ثم اوتر ورجل اخر وتره الى اخر الليل۔

حضرت حطان ابن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتروں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اوّل رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخر میں

۱۸۶۹۔ حدثنا محمد بن بحر قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام عن قتادة ومالك بن دينار عن خلاس قال كنت جالسا عند عمار فاتاه رجل فقال له كيف توتر قال اترضى بما اصنع قال احسب قتادة قال في حديثه فاني اوتر بليل بخمس ركعات ثم ارقد فاذا قمت من الليل

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا) میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۷۰۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابن عمر قال من اوتر فبدا له ان يصلي فليشفع اليها باخرى حتى يوتر بعد۔

۱۸۷۰۔ حضرت ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

۱۸۷۱۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مسروق قال قال ابن عمر شئ افعله برأيي لا ارويه ثم ذكر نحو ذلك قال مسروق وكان اصحاب ابن مسعود يتعجبون من صنيع ابن عمر۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اس کی مثل ذکر کیا حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

۱۸۷۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي الحارث الغفاري عن ابي هريرة ان رجلا

حضرت ابو الحارث غفاری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

يَنْزِلُ هٰذَا۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَاءَ بِلَالٍ۔

وہ اترتے۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیو۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ إِمَامُهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرُ الْفَجْرُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ أَيْضًا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ فَقَالُوْا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّتِيْ كَانَ يُؤَذِّنُ بِهٖ بِلَيْلٍ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ۔

جاتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے لئے نہ ہوتی تھی انھوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

۷۹۳۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَادِيْ أَوْ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَقَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ إِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا وَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَرَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور پھر الگ کیا۔ حضرت زہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت زہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت زہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلٰوةِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔
حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا، پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ ثَوْبَانَ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ -

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

حضرت ملازم، حضرت عبداللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوْتِرُ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْوُثْقَى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوْتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز) عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے قوت (و عزیمت) کو اختیار کیا۔

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي ثُمَّ أَنَامُ عَلَى وِتْرٍ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّي

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں گفتگو کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر اس طرح سوتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

اَنَامُ عَلٰى شُفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِىَ هٰذَا۔

فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِىْ لَيْلَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَفْىِ اِعَادَةِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلُ اَبِىْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شُفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ وَاَنَّ الْوِتْرَ لَا يَنْقُضُهُ النَّوَافِلُ الَّتِىْ يَتَنَفَّلُ بِهَا بَعْدَهٗ وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَهٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَهٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهٗ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا خِلَاسًا قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ فِى الْفَصْلِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِىْ ذٰلِكَ فَاِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ يُشَفِّعُ بِرَكْعَةٍ كَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّىْ شَفْعًا فَفِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَا قَدْ بَيَّنَ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ شَفَعْتُ اَىْ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا وَلَمْ اَنْقُضِ الْوِتْرَ وَلَمْ اَنْقُضْ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ (وقت کے فوت ہونے کا) بہت خیال رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کو نفل پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو، دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

الصُّبْحُ اِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا . فَاَخْبَرَهُ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّهٗ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى اَنَّهُ الْفَجْرُ وَلَيْسَ هُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ بِفَجْرٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ اَذَانَيْهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهٖ وَيُصِيْبُهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهٗ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

۷۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَتٰى تُوْتِرِيْنَ قَالَتْ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ الْاَسْوَدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا تَاذِيْنُهُمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ الْاَسْوَدَ اِنَّمَا كَانَ سِمَاعُهٗ عَنْ عَائِشَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ فَلَمْ تُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّاذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مُرَادَ

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی "صبح ہو گئی، صبح ہو گئی"۔ ——— پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے۔" حضرت اسود فرماتے ہیں مؤذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی۔ کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بِلَالٍ بِأَذَانِهِ ذٰلِكَ الْفَجْرَ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

کہ اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ، پیو وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا **فَلَمَّا** أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْأَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنیٰ باطل ہو گیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کر دیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ التَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہو گی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

دُخُولِ اَوْقَاتِهَا كَانَ اَيْضًا فِي الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

۷۹۹ - حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّي اُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَتَفَجَّرَ الْفَجْرُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

۸۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ اِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ اَمَا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهٗ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ اَنَّ التَّاْذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ خِلَافٌ لِسُنَّةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ اَحَدُهُمَا وَيُقِيْمُ الْاٰخَرُ

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّهٗ

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سُنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماعت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔
حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سُنا، فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے۔ اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

حضرت زیادہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

دیا میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صداء نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا موذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِيْنَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ۔

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابوعمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کس

جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ كَيْفَ رَاَيْتُ الْاَذَانَ فَقَالَ اَلْقِهِنَّ عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَلَمَّا اَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ۔

فَلَمَّا تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ اَرَدْنَا اَنْ نَّلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَذِّنَ رَجُلَانِ اَذَانًا وَّاحِدًا يُّؤَذِّنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَعْضَهٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ كَذٰلِكَ لَا يَفْعَلُهُمَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَا كَالشَّيْئَيْنِ الْمُتَفَرِّقَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّتَوَلّٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رَجُلٌ عَلٰى حِدَةٍ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الصَّلٰوةَ لَهَا اَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُهَا مِنَ الدُّعَاءِ اِلَيْهَا بِالْاَذَانِ وَمِنَ الْاِقَامَةِ لَهَا هٰذَا فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ يَتَقَدَّمُهَا خُطْبَةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا فَكَانَتِ الصَّلٰوةُ مُضَمَّنَةً بِالْخُطْبَةِ وَكَانَ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَصَلَاتُهٗ بَاطِلَةٌ حَتّٰى تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلٰوةَ وَرَاَيْنَا الْاِمَامَ يَجِبُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ هُوَ غَيْرُ الْخَطِيْبِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِهٖ فَلَمَّا كَانَ لَا بُدَّ مِنْهُمَا لَمْ يَنْبَغِ اَنْ يَّكُوْنَ الْقَائِمُ بِهِمَا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَّرَاَيْنَا الْاِقَامَةَ جُعِلَتْ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوةِ

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا (یہ کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تضاد پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول سامنے لاسکیں۔ جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ...... پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہوتا ہے جو ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ پایا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسباب نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کر سکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ

اَيْضًا وَّ اَجْمَعُوْٓا اَنَّهٗ لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْاِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْاِمَامِ وَهِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ اَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْاَذَانِ كَانَ لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِيْ يَتَوَلَّى الْاَذَانَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ ۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَهٗ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو، حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ مؤذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے (منصب

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِقَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَعْنًى لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوْا بِهِ النَّاسَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَى الْفَلَاحِ وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهٗ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَهُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ اَيْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَاَ بِهِ الْاَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ فَيَكُوْنَ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَقَدْ قَصَدَ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں مؤذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ رکھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتدا میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

۸۱۰۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولا قوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

۸۱۱- فَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مؤذن " اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہے، جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

۸۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے۔

۸۱۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْقُرَشِیِّ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّ مُعَاوِیَةَ لَمَّا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ هٰکَذَا سَمِعْنَا نَبِیَّکُمْ یَقُوْلُ۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انھوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ مُعَاوِیَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَیْضًا یَحْیَی دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ مُعَاوِیَةَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِیَةُ هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبداللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَیَاْمُرُ بِہٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷ - حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحَکِیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشہد (آخر تک) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،" تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْحَکِیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ وَزَادَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ۔

حضرت عبیداللہ ابن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں" جس نے موذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے۔"

۸۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَیْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پر

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبیر کہے پھر اس کے اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ کہنے پر بھی یہ کہے "اللھم" آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا" تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مؤذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم رب ہذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو "اللھم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلٌّ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

الْاَذَانِ ذِكْرٌ غَيْرُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنَّهُمَا دُعَاءٌ فَمَا كَانَ مِنَ الْاَذَانِ ذِكْرٌ فَيَنْبَغِيْ لِلسَّامِعِ اَنْ يَقُوْلَهٗ وَمَا كَانَ مِنْهُ دُعَاءٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَالذِّكْرُ الَّذِيْ هُوَ غَيْرُهٗ اَفْضَلُ مِنْهُ وَاَوْلٰى اَنْ يُقَالَ۔

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان میں جو ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ عَلَى الْوُجُوْبِ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا

۸۲۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَسَمِعَ مُنَادِيًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَابْتَدَرْنَاهُ فَاِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَنَادٰى بِهَا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس نے "اشهد ان لا اله الا الله" کہا تو آپ نے فرمایا "یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِيْ فَقَالَ غَيْرَ مَا قَالَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِيَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ الَّذِيْ يَقُوْلُ اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْاِيْجَابِ وَاِنَّهٗ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا لیکن آپ نے مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

عَلَى الِاسْتِحْبَابِ وَالنَّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِي أَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوهُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کا حکم دیا۔

باب ۳۳ مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ

باب ۳۴ اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہو گئی (روشنی ہو گئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (نمازوں کا) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ.

۸۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَّنِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب سورج ابھی کھڑا تھا نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل تھا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔ البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

هٰذَا جِبْرَائِیْلُ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَصَلَّاھَا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ حِیْنَ ذَھَبَتْ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلِّ مَعِیَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ قَبْلَ غَیْبُوْبَۃِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ — مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَیْبُوْبَۃِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ثُلُثَ اللَّیْلِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ شَطْرُ اللَّیْلِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی، بعض (راوی) فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّشْھَدَ الصَّلٰوۃَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا! پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی پڑھی، پھر نماز مغرب

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَوتِي فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

جلدی میں پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔

بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کچھ بھی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے نماز فجر کیلیے اقامت کہی جب فجر طلوع ہو گئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انھوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔

دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا یا ہونے والا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک موخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز موخر کی حتی کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گذر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

ثنا موسى قال ثنا اسمعيل بن سالم قال ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان الثوري عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا سأله عن وقت الصلوة فقال صل معنا قال فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام العصر والشمس بيضاء مرتفعة نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما كان في اليوم الثاني امره فاذن للظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان تغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله فقال وقت صلوتكم فيما بين ما رأيتم۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروبِ آفتاب کے بعد نمازِ مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق غائب ہونے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا تو طلوعِ فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے مؤخر کیا مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گزرنے پر پڑھی صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو کچھ تم نے دیکھا۔

الكلام في ذلك

فاما ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة الفجر فلم يختلفوا عنه فيه انه صلاها في اليوم الاول حين طلع الفجر وهو اول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين كادت الشمس ان تطلع وهذا اتفاق المسلمين ان اول وقت الفجر حين

اس مسئلہ پر گفتگو

ان روایات میں نمازِ فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوعِ فجر کے وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے

يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَاَمَّا مَاذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ ذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَعَلٰى ذٰلِكَ اِتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَاَمَّا اٰخِرُ وَقْتِهَا فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَعِيْدٍ وَجَابِرًا وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَوَوْا عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قُرْبِ اَنْ يَّصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْاِمْسَاكُ اَوِ التَّسْرِيْحُ مَقْصُوْدًا بِهٖ اَنْ يُّفْعَلَ بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ لِاَنَّهَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ قَدْ بَانَتْ وَحَرُمَ عَلَيْهِ اَنْ يُّمْسِكَهَا وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فَقَالَ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَلَالٌ لَهُنَّ بَعْدَ بُلُوْغِ اَجَلِهِنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا جُعِلَ لِلْاَزْوَاجِ عَلَيْهِنَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا هُوَ فِيْ قُرْبِ بُلُوْغِ الْاَجَلِ لَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْاَجَلِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى قُرْبِ اَنْ يَّصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا، اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی تک ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اسی طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

مِثْلَهُ فَيَكُونُ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ

إِنَّ الَّذِينَ ذَكَرُوا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوا عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَلٰكِنْ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلٰوتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِّنَ الْعَصْرِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي قُرْبِ دُخُولِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا أَجْمَعُوا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

۸۳۱ - **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انہی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نمازِ عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے، پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس بات پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہو گئی، تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقتِ عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے۔

حضرت ربیع مؤذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ۔

ہو گا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا الَّذِيْ اِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَاِنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِهَا مُفَرِّطٌ لِاَنَّهٗ قَدْ فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ۔

نمازِ عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثل اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا، پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نماز عصر فوت ہو گئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہو گا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے رہ گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ خَاصٍّ مِّنَ الْوَقْتِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے وہ وقت فوت ہو جاتا ہے جو اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ـــــ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر نہ کیا جائے حتیٰ کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت ربیع کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَّآخِرًا وَّإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے، جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابوایوب) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلٰوةُ بِخُرُوْجِهِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جائے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پا لیا اس نے (عصر کی نماز کو) پا لیا۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَبِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پا لیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مُدْرِكًا لَهَا ثَبَتَ اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا هُوَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پا لینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف

وَ اَبُو یُوسُفَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَکَانَ مِنْ حُجَّۃِ مَنْ ذَھَبَ اِلٰی اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِھَا اِلٰی اَنْ تَتَغَیَّرَ الشَّمْسُ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَھْیِہٖ عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

فَمِنْ ذٰلِکَ مَا۔

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ ابْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ کُنَّا نُنْھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِھَا وَنِصْفِ النَّھَارِ۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ ھِلَالٍ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہونے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَی ابْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْھِنَّ وَاَنْ نَّقْبُرَ فِیْھِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ یَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّھِیْرَۃِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ

حضرت سالم بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد نبی

... مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ... بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَإِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

٨٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٤٤- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوعِ آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

٨٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوْعَ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبَهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

٨٤٦- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

أَبُوْ يَحْيٰى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ۔

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادت کفار کا وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے، پھر غروب آفتاب تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے۔

۸۴۷- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ ابْنَ أَبِيْ صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

فَقَالُوْا فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلٰوةٍ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُوْلِهِ۔ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِيْنَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِيْ

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔

ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت مروی ہے لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جس نے سورج کے

غَيْرِهِ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلَى الْغَيْرِ الَّذِيْ أُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ فَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْهِ مُبَاحَةٌ التَّطَوُّعُ كُلُّهُ وَقَضَاءُ كُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ إِنَّهُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ فَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَقْتُ الصَّلٰوةِ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كُلٌّ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذِهِ صِفَةُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا وَثَبَتَ أَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهُ مِنْ صِفَةِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ أَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَأَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ نَاسِخٌ لِقَوْلِهِ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا وَبَيَّنَّاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَهُوَ

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غیر پر محمول کیا جائے گا جسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد میں یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضاء نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پا لیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے کھول کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقت مغرب کے بارے میں گزشتہ تمام روایات میں ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ کُلِّهَا اَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ یَطْلُعُ النَّجْمُ۔

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

۸۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا مِنْکُمْ اُوْتِیَ اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ۔

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

یزید بن ابو حبیب نے، خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فَقَالُوْا طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَکَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ هٰذَا اٰخِرَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا ذَکَرَهُ اللَّیْثُ وَیَکُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّیْلُ وَلٰکِنَّ الَّذِیْ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے، ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انھوں نے شاہد کا معنیٰ ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

رَوَاهُ غَيْرُ اللَّيْثِ ثَنَا وَلٰكِنْ اَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ النَّجْمُ فَقَالَ ذٰلِكَ بِرَأْيِهِ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ۔

نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

۸۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَتُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَبْدُوَ النُّجُوْمُ وَيُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ يَعْنِيْ اَبَا مُوْسٰى قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نماز مغرب

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

ادا فرماتے۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوْسٰى أَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا، غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

٨٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْجَابِيَةِ أَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ تَبْدُوَ النُّجُومُ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

---

٨٥٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ أَصْحَابُهُ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ قَالُوا نَنْظُرُ أَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوكُ الشَّمْسِ قِبَلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ أَيْضًا قَالَ نَعَمْ.

حضرت عبدالرحمٰن بن الوریزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی" اقم الصلاۃ :الآیۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کیساتھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈوبنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔

٨٦٠ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

---

٨٦١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ قَالَ وَ دُلُوْكُهَا حِيْنَ تَغِيْبُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ حِيْنَ يُظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی "اقم الصلوٰة" الایہ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۸۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَتٰى غَسَقُ اللَّيْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدِرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اَثَرِهَا ثُمَّ احْدِرْهَا فِیْ اَثَرِهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نماز مغرب میں جلدی کرو۔ اس کے کے بعد جلدی کرو۔

۸۶۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَ اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی تاریکی دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نماز فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نماز مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ،

فَكَذٰلِكَ دُخُولُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ **وَاخْتَلَفَ** النَّاسُ فِي خُرُوجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ **وَقَالَ** آخَرُونَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِي قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِي بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْفَجْرَ يَكُونُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِي ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَإِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ أَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا۔

وَأَمَّا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ تِلْكَ الْآثَارَ كُلَّهَا فِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَإِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِي هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنَى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقت مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقت مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی میں ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔ جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نماز فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقت عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

الْاٰخِرُوْنَ الشَّفَقَ الَّذِیْ هُوَ الْحُمْرَةُ فَیَکُوْنُ قَدْ صَلَّاهَا بَعْدَ غَیْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقَبْلَ غَیْبُوْبَةِ الْبَیَاضِ حَتّٰی تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ وَفِیْ ثُبُوْتِ مَا ذَکَرْنَا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا کَانَ بَعْضُهُمْ اَنَّ بَعْدَ غَیْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقْتُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ تَغِیْبَ الْبَیَاضُ وَاَمَّا اٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ وَاَبَا مُوْسٰی ذَکَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّاهَا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّاهَا فِیْ وَقْتٍ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ نِصْفُ اللَّیْلِ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ صَلَّاهَا قَبْلَ مُضِیِّ الثُّلُثِ فَیَکُوْنُ مُضِیُّ الثُّلُثِ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ صَلَّاهَا بَعْدَ الثُّلُثِ فَیَکُوْنُ قَدْ بَقِیَتْ بَقِیَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَعْدَ خُرُوْجِ الثُّلُثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِکَ نَظَرْنَا فِیْمَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ ۔

تہائی مراد لیا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

فَاِذَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ

۸۶۵ - حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوع آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

٨٦٧ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ إِنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَيْضًا هُوَ وَقْتٌ مِنْ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

٨٦٨ - **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِيْ أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِيْ أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دو عالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

٨٦٩ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہونی یا وہ وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذَاكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سنو! تم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

٨٧٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّىْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا لوگ (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے سے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

٨٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلَى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں رہو، حالتِ نماز میں شمار ہوتے ہو۔

٨٧٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا، یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يُخْرِجُ بِهٖ وَقْتُهَا وَلٰكِنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ اَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مِنْ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَّمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی، اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا۔ پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالت نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَقِيَّةٌ بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ حَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ وَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ حِينِ يَغِيبُ الشَّفَقُ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ عَلٰى أَوْقَاتٍ ثَلٰثَةٍ فَأَمَّا مِنْ حِينِ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيهِ وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ ذٰلِكَ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتِهَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے۔ ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گزر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گزرنے تک افضل وقت ہے، اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوْهَا اِلٰى ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوْا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَهَا ثَلٰثًا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا مَا۔

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنْ صَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اَيَّ حِيْنَ شِئْتَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

۸۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے وہ حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ اِلَّا نِصْفًا لَّكَ۔

حضرت عبداللہ بن عون، حضرت محمد سے وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِيْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَعَلَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

قَالَ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَصَلِّ الْعِشَاءَ اَىَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا۔

فَفِىْ هٰذَا اِنَّهٗ جَعَلَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ وَقْتًا لَّهَا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُغْفِلُهَا فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّ تَرْكَهٗ اِيَّاهَا اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اِغْفَالٌ وَتَرْكَهٗ اِيَّاهَا اِلٰى اَنْ يَّمْضِىَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَيْسَ بِاِغْفَالٍ لَّهَا بَلْ هُوَ سَوَاءٌ خِذْ بِالْفَضْلِ الَّذِىْ يُطْلَبُ فِىْ تَقْدِيْمِهَا فِىْ وَقْتِهَا وَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ نِصْفًا بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اَىْ اَنَّهٗ دُوْنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِىْ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا اَيْضًا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعْنٰى مَا قَدْ مِنَّا ذِكْرَهٗ مِمَّا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ جَعَلَ اِفْرَاطَهَا الَّذِىْ بِهٖ تَفُوْتُ طُلُوْعَ الْفَجْرِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى الْعِشَاءَ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ مَا مَضٰى سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ وَفِىْ حَدِيْثِهٖ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَهَا اِلٰى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دیکر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک موخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک موخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک موخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انھی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے، یہ تمام اقوال جو

طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهُ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيلِ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ إِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ هُوَ إِلَى أَنْ يَصِيرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوَى عَنْهُ أَبُو يُوسُفَ فِيمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ۔

ہم سے احمد بن عبداللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابو یوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کیا۔

وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي ذٰلِكَ آخِرُ وَقْتِهَا إِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

اور مجھ سے ابن ابی عمر نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْکَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّۃُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ ثَنَا اَبُو الطُّفَیْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَہٗ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابوالطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَسَبْعًا جَمِیْعًا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَنَا جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَسَبْعًا جَمِیْعًا قُلْتُ لِاَبِی الشَّعْثَاءِ اَظُنُّہٗ اَخَّرَ الظُّہْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِکَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ.

حضرت قرۃ نے حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابو الزبیر سے) پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ پڑے۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت ابن جریج حضرت ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ.

حضرت صالح (توءمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ.

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کئی بار دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهٖ ابْنَةِ أَبِيْ عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَّغِيْبَ وَأَصْحَابُهٗ يُنَادُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَأَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر ملی تھی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابو عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انھوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

۸۹۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے

۸۹۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازیں) جمع فرماتے۔

۸۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ ذُؤَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَاَيْنَا بَيَاضَ الْاُفُقِ نَزَلَ فَصَلّٰى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذویب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انھیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر بطور رخصت ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کہ

ابْنُ مُحَمَّدِنِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرَفٍ يَعْنِي الصَّلٰوةَ۔

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَقْتُهُمَا وَاحِدٌ قَالُوْا وَلِذٰلِكَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ اِحْدٰهُمَا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فِي قَوْلِهِمْ وَقْتُهُمَا وَقْتٌ وَاحِدٌ لَا تَفُوْتُ اِحْدٰهُمَا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتُهَا مُنْفَرِدٌ مِنْ وَقْتِ غَيْرِهَا وَقَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ اِحْدٰهُمَا فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

كما ظن جابر بن زيد وهو روى ذلك عن ابن عباس و عمرو بن دينار من بعده فقال أهل المقالة الأولى قد وجدنا في بعض الآثار ما يدل على أن صفة الجمع الذي كما قلنا.

فذكروا في ذلك ما.

٩٠١ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عارم بن الفضل قال ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر استصرخ على صفية بنت أبي عبيد وهو بمكة فأقبل إلى المدينة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم وكان رجل يصحبه يقول الصلوة الصلوة قال وقال له سالم الصلوة فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا عجل به السير في سفر جمع بين هاتين الصلوتين وإني أريد أن أجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما.

٩٠٢ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء بعد ما يغيب الشفق ويقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا جد به السير جمع بينهما.

قالوا ففي هذا دليل على صفة جمعهم كيف كان فكان من الحجة عليهم لمخالفيهم أن حديث أيوب الذي قال فيه فسار حتى غاب الشفق

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت جا رہا ہے)، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔ اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (رقم ۹۰۱) جس میں کہا گیا

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَإِنَّمَا أَخْبَرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَإِنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ الَّتِي بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا۔

ہے کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام ساتھیوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبیداللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبیداللہ کی روایت (ر ۹۰۲) میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب وعشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلٰوةُ فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ نُزُولَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہٰذا حضرت ایوب

اَنْ یَکُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ غَیْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا یَتَضَادَّ مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ اُسَامَةُ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ یُرِیْدُ اَرْضًا لَهٗ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِیْ بِصَاحِبِیْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَیَّ وَمَضٰی كَمَا هُوَ حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اُسْتُصْرِخَ عَلٰی زَوْجَتِهٖ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ یَنْزِلْ حَتّٰی اِذَا اَمْسٰی فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ نَسِیَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ حَتّٰی اِذَا كَادَ الشَّفَقُ اَنْ یَغِیْبَ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہیں حضرت نافع کے قول "شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پا لیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے۔ جب تاخیر ہو گئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام

حضرت عطاف بن خالد مخزومی، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے لیے اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ الخ إِنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ تُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ عَلَى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ أَوْلَى فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ۔

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۹۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ يَعْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہو گئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، البتہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ان دونوں میں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر کے دونوں کو جمع کرتے

أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَغِيبَ الشَّفَقُ۔

اور مغرب کو مؤخر کرکے اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک شفق غائب ہو جاتی۔

قَالُوا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَأَنَّ جَمْعَهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ حَتّٰى يَتَوَهَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ قَوْلُهُ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلٰى قُرْبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَلَا حُجَّةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلٰى أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَتْهُ فِي ذٰلِكَ عَائِشَةُ أَيْضًا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے "قول عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا، کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہو کہ انھوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ۔

ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا اِلَّا اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَاَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ فَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ اَنْ يُّؤَخِّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيَ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالت خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک مؤخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِاَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةً اِلٰى وَقْتِ اُخْرٰى۔

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ تَاْخِيْرَ الصَّلٰوةِ اِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ وَقَدْ كَانَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلٰوةِ اِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِمَا كَانَ بِهٖ مُفَرِّطًا وَلٰكِنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَصَلّٰى كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالت سفر میں فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

۹۱۰- ثُمَّ قَدْ قَالَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا عَلِمَهٗ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ كَانَ بِخِلَافِ صَلٰوتِهِمَا اِحْدٰهُمَا فِيْ وَقْتِ الْاُخْرٰى۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

وَقَدْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل فرمایا۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ اِنَّهُمَا سَمِعَا

حضرت عبداللہ بن موہب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نمازیں

عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى۔

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

۹۱۲۔ فَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِاَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ اِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَا هُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ اِنَّهٗ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نماز ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نماز عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے ہر نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو ملت بنائے

بَعْدَهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَتَقَدَّمَ عَلٰى وَقْتِهَا وَلَا يُؤَخَّرَ عَنْهُ فَاِنَّ وَقْتَهَا وَقْتٌ تَهَا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ عَنْ وَقْتِهَا وَلَا يُقَدَّمَ قَبْلَهُ فَاِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ بِالصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ قِيْلَ لَهُ قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاِمَامَ بِعَرَفَةَ لَوْ صَلَّى الظُّهْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَصَلَّى الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا كَمَا صَلّٰى فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ كَانَ مُسِيْئًا وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَوْ فَعَلَهُ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِيْ غَيْرِ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ لَمْ يَكُنْ مُسِيْئًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ عَرَفَةَ وَجَمْعَ مَخْصُوْصَتَانِ بِهٰذَا الْحُكْمِ وَاِنَّ حُكْمَ مَا سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا۔ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنَّهُ تَاْخِيْرُ الْاُوْلٰى وَتَعْجِيْلُ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَهُمَا۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

تو اسے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر امام (حج کے موقع پر) عرفات میں دوسرے دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقع پر) اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو مؤخر کرنا اور دوسری کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جمع کرتے تھے۔

حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِنِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ۔

مالک (رضی اللہ عنہما) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتی کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ حَجَّةٍ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے، مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے

وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَآ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى اَيُّ الصَّلَوَاتِ

باب ۳۶: درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُرَادِيُّ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ اِنَّ رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فَمَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْاَلَانِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ فَقَامَ اِلَيْهِ

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَآءَهٗ اِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ فِيْ قَائِلَتِهِمْ وَتِجَارَتِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ۔

آیا انھوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تھے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں مصروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگ نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلادوں گا۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ اَوْ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ وَكَانَتْ اَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى لِاَنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (لفظ ہجیر فرمایا یا لفظ ہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۹۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ذٰلِكَ -

حضرت یزید بن عبداللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سُنا۔

۹۲۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدِينِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِي فِي أَثَرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّوْنِي إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُوْنَهُ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ -

حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرح رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ رَبِيعِ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ

بیان مسئلہ

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع موذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا الظُّهْرُ فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الْوُسْطَى وَغَيْرِهَا فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيمَا أُرِيدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطَى فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُورُهَا حَيْثُ تُصَلَّى فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ الَّتِي يُفَرِّطُونَ فِي حُضُورِهَا لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ يُرِيدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيعِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِي قَدْ أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطَى أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ مِنْهُنَّ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ.

کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو۔ لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہو گئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کو گھروں کو جلا دوں گا اس پر درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

٩٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى قَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں ۔

فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُّخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَاِنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَاْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

تو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انھوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز کو درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

۹۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحَرِّقَ عَلٰى اَهْلِهَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی (پر گوشت) ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

ابن ابی الزناد اور مالک، ابوالزناد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۹۲۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آئے۔

---

۹۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرْبُهُ ثُمَّ جَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا وَهُمْ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلٰى أَهْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کپڑے اتار کر سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو کھجوروں کی ایک ٹوکری یا (بکری کے) پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کر لیں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انھیں آگ لگا کر جلا دوں۔

هٰذِهِ النِّدَاءِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاضْرِمْهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَاءُ وَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم انشاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔
بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحْرِقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلادیں وہ نماز عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالت نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَكِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَاَمَرْتُ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلادیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک

أن يصلي بالناس ثم حرقت بيوتها على ما فيها قال جابر إنما قال ذلك من أجل رجل بلغه عنه شيء فقال لئن لم ينته لأحرقن بيته على ما فيه.

فهذا جابر يخبر أن ذلك القول من النبي صلى الله عليه وسلم إنما كان للتخلف عما لا ينبغي التخلف عنه فليس في هذا ولا في شيء مما تقدمه الدليل على الصلاة الوسطى ما هي فلما انتفى بما ذكرنا أن يكون فيما روينا عن زيد بن ثابت في شيء من ذلك دليل رجعنا إلى ما روي عن ابن عمر فإذا ليس فيه حكاية عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما هو من قوله لأنه قال هي الصلاة التي وجه فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الكعبة **وقد** روي عنه من غير هذا الوجه خلاف ذلك.

۹۳۱- **حدثنا** محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث ح وحدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال قال الصلاة الوسطى صلاة العصر.

فلما تضاد ما روي في ذلك عن ابن عمر دل هذا على أنه لم يكن عنده فيه شيء عن النبي صلى الله عليه وسلم ورجعنا إلى ما روي عن غيره.

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک خبر پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

ترجمہ: یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بنا پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ ابن عمر) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۹۳۲- فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابورجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ بیچ کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِيَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت ابورجاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِي مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهُ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے "تمام نمازوں اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔" ان کے نزدیک یہ قنوت، فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انہوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

عِنْدَهٗ وَ قَدْ خُولِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَۃِ فِیْمَ نَزَلَتْ۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

۹۳۷۔ فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هٰرُوْنَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ سُفْیَانَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَۃِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَذَکَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کَانُوْا یَتَکَلَّمُوْنَ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ فَالْقُنُوْتُ السُّکُوْتُ وَالْقُنُوْتُ الطَّاعَۃُ۔

حضرت سفیان اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں بھی ہے۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَۃِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ قَالَ مِنَ الْقُنُوْتِ الرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَّهْبَۃِ اللّٰہِ۔

حضرت مجاہد اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوفِ خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَوْ کَانَ الْقُنُوْتُ کَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَیْءٌ اِنَّمَا الْقُنُوْتُ الطَّاعَۃُ یَعْنِیْ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے اور "جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ كُلُّهَا قُنُوْتٌ اَمَّا الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ فَلَا اَدْرِيْ مَا هُوَ۔

حضرت ابو الاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ الَّذِيْ اُمِرُوْا بِهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ السُّكُوْتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقُنُوْتَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا هُوَ الْقُنُوْتُ الْمَفْعُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ اَنْكَرَ قَوْمٌ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوْتُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذًا لَمَا تَرَكَهٗ اِذْ كَانَ قَدْ اَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى اٰخَرُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ـــــــ لہٰذا اس سے آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

۹۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصَلَّ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الَّذِيْ جَعَلَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِهٖ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد «وقوموا للہ قانتین» سے

يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. اَرَادَ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ فَقَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

جوانھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو۔ ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا اُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ بِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ اَرَادَ بِهٖ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى وَغَيْرُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز، طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نمازِ عصر ہے۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

حضرت زر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ وَذَهَبَ اَيْضًا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نمازِ عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۹۴۵- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

حضرت ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پاک

مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلَى عَهْدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا وَقَالَتْ لِي اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ فَاُمْلِيَهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِيْ اَكْتُبُهَا فَقَالَتِ اكْتُبْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۃ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا لے کر حاضر ہوا، ام المؤمنین نے فرمایا لکھو "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔"

۹۴۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ عَنْ حَفْصَةَ غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انہوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ام حمید بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الصلوٰۃ الوسطیٰ" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پہلے ہم عہد رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین"۔

وَسَلَّمَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاسْمَيْهَا جَمِيْعًا هٰذَا يَجُوْزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ اَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی وصلوٰۃ العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطیٰ بھی، لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہوگی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قرأت پر (لفظ صلوٰۃ العصر کی) زائد قرأت ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو مسترد کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (ذکر) ہے۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی وہی صلوٰۃ العصر وقوموا للّٰہ قانتین" (یعنی صلوٰۃ العصر کا ذکر صلوٰۃ وسطیٰ کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ تَاْوِيْلَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ قَوْلِهٖ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ اِنَّهٗ سَمّٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوٰۃ وسطیٰ بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ وَ عَآئِشَةَ وَ اُمِّ كُلْثُوْمٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَیْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَقِیْقُ بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْزَلَ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی تو ہم دور رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"

فَاَخْبَرَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ التِّلَاوَةَ الْاُوْلٰی هِیَ مَا رَوَتْ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ وَاَنَّهُ نَسَخَهَا ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِیْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ فَاِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِیْ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی نَسْخًا لِلْعَصْرِ اَنْ تَكُوْنَ هِیَ الْوُسْطٰی فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا وَاِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ اَحَدِ اِسْمَیْهَا وَتَثْبِیْتِ اِسْمِهَا الْاٰخَرِ فَاِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا عُدْنَا اِلٰی مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ۔

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہو گئی جس کے حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے لیے ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہو گئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

۹۵۱۔ فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا زَآئِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا یُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتیٰ کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اکرم

قَاتَلْنَا الْاَحْزَابَ فَشَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى كَرَبَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُلُوْبَ الَّذِيْنَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَارًا وَّامْلَأْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا وَّامْلَأْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا قَالَ عَلِيٌّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا صَلٰوةُ الْفَجْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَهَا قَبْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الصُّبْحَ حَتّٰى سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ هٰذَا فَعَلِمُوْا بِذٰلِكَ اَنَّهَا الْعَصْرُ۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انہوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

٩٥٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَعَدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلٰى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الصُّبْحُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

٩٥٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ سَلْ لَنَا عَلِيًّا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَسَاَلَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الْفَجْرُ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انہوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتی کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

٩٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الْفَجْرُ۔

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتَّى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر کا نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبادہ، حضرت ہلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ خَالِدُ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں آکر ابو کلثوم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لاکر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

عن أبي هريرة أنه أقبل حتى نزل دمشق على آل أبي كلثم الدوسي فأتى المسجد فجلس في غربيه فتذاكروا الصلوة الوسطى فاختلفوا فيها فقال اختلفنا فيها كما اختلفتم ونحن بفناء بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفينا الرجل الصالح أبو هاشم بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس فقال أنا أعلم لكم ذلك فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان جريا عليه فاستأذن فدخل ثم خرج علينا فأخبرنا أنها صلوة العصر.

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس کے صحن میں تھے۔ ہم میں سے ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۹۶۰- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن حباب قال ثنا عيسى بن يونس عن محمد بن أبي حميد عن موسى بن وردان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر.

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

۹۶۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا همام عن قتادة ح وحدثنا علي بن معبد قال ثنا روح قال ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فهذه آثار قد تواترت وجاءت مجيئا صحيحا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الصلوة الوسطى هي العصر وقد قال بذلك أيضا جملة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے اور جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

٩٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ ـ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے۔

---

٩٦٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهُ ـ

حضرت حسن، حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٩٦٤ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ ـ

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٩٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيبَةَ الطَّائِفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَأَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا أَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ الْعَتَمَةَ وَيَقُولُونَ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ ـ

حضرت عبدالرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتیٰ کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا۔ "زوالِ شمس کے وقت نماز پڑھو" اس سے ظہر کی نماز مراد ہے "رات چھا جانے" سے مغرب "عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز، "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نمازِ فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نمازِ عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نمازِ عصر مراد ہے، یہ نمازِ عصر ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ قِيلَ لَهُ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِي هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نمازِ عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے تھے ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

مِنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَ بَیْنَ صَلٰوتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ النَّھَارِ۔

ہے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

۹۶۶ - وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنِیَ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَکَمِ الْکَیْسَانِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَۃَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا تِیْبَ عَلَیْہِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ وَ فُدِیَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّھْرِ فَصَلّٰی اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّھْرُ وَبُعِثَ عُزَیْرٌ فَقِیْلَ لَہٗ کَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ یَوْمًا فَرَاَی الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَ قَدْ قِیْلَ غُفِرَ لِدَاؤدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فَجُھِدَ فَجَلَسَ فِی الثَّالِثَۃِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فَلِذٰلِکَ قَالُوا الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی ھِیَ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَھٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًی صَحِیْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ کَانَتِ الصُّبْحُ وَ اٰخِرَھَا الْعِشَآءُ الْاٰخِرَۃُ فَالْوُسْطٰی فِیْمَا بَیْنَ الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ الْعَصْرُ فَلِذٰلِکَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوۃَ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ اَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہو گئی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہو گئی، حضرت عزیز علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انہوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہو گئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیز اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہو گئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے نماز عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز نماز عصر ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ ۳ اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یُصَلّٰی فِیْہِ الْفَجْرُ اَیُّ وَقْتٍ ھُوَ

باب ۳: نماز فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

لہ۔ قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے اسحٰق علیہ السلام کی نہیں ہوئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى اَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِّنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحییٰ بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَاَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمّی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے

۷ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُهَيْكُ ابْنُ يَرِيْمٍ عَنْ مُغِيْثِ ابْنِ سُمَيٍّ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

حضرت قتادہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔!

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرِو ابْنِ حَسَنٍ قَالَ كُنَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ جَعَلَ يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ اَوْ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا تو اس نے نماز کو مؤخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

---

۹۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَآءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تَعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئی، تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آرہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ پہچانے نہیں جاتے تھے۔

---

۹۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ ابْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ أَيْ كَانَهٗ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلہ کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

---

۹۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ضرغامہ ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ وَقَالُوْا هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يُغَلِّسُ بِهَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْفَارِ بِهَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْإِسْفَارُ بِهَا أَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ

۹۸۰ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَمَرَنِيْ عَلْقَمَةُ أَنْ أَلْزَمَهُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ أَقِمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَا رَأَيْتُكَ تُصَلِّيْ فِيْهَا قَطُّ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰذِهِ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَصَلٰوةُ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَنْزِغُ الْفَجْرُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَصَلٰوةُ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹاکر پڑھی جاتی ہیں مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں (مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اس وقت پڑھی جاتی ہے۔

الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ.

٩٨٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوطَرِيفٍ أَنَّهُ كَانَ شَاهِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهِ أَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

حضرت ابوطریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

٩٨٣- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا.

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (کیونکہ فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

٩٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيسِهِ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

حضرت عوف بن سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

قَالُوا فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَأْخِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَعَلٰى تَنْوِيرِهِ بِهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ بِمُزْدَلِفَةَ وَإِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَيْسَ

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيْلٌ عَلَى الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا وَغَيْرُهٗ اَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ كَمَا تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوْءُهٗ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھوکر) وضو فرمایا حالانکہ آپ کا تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

۹۸۵- فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا اَسْفَرْتُمْ فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْ قَالَ لِاُجُوْرِكُمْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

۹۸۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبِحُوْا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا اَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کرو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کرکے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کرکے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر، ابو بکر صدیق سے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہم سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأَخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَإِنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهُ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہو سکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

الآثار في شيء من ذلك فهذا وجه ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب وأما ما روي عمن بعده في ذلك۔

۹۹۱- فإن محمد بن خزيمة حدثنا قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا معتمر بن سليمان قال سمعت منصور بن المعتمر يحدث عن إبراهيم التيمي عن قرة بن حيان بن الحارث قال تسحرنا مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه فلما فرغ من السحور أمر المؤذن فأقام الصلوة۔

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قال أبو جعفر ففي هذا الحديث أن عليا دخل في الصلوة عند طلوع الفجر وليس في ذلك دليل على وقت خروجه منها أي وقت كان فقد يحتمل أن يكون أطال فيها القراءة فأدرك التغليس والتنوير جميعا وذلك عندنا حسن فأردنا أن ننظر هل روي عنه ما يدل على شيء من ذلك۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پالیا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہتر تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

۹۹۲- فإذا أبو بشر الرقي قد حدثنا قال ثنا شجاع بن الوليد عن داود بن يزيد الأودي عن أبيه قال كان علي ابن أبي طالب يصلي بنا الفجر ونحن نترائى الشمس مخافة أن تكون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فهذا الحديث يخبر عن انصرافه أنه كان في حال التنوير فدل ذلك

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ الْأَمْرُ بِالْإِسْفَارِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَا قَنْبَرُ أَسْفِرْ أَسْفِرْ۔

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ كَانَ عَلِيٌّ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ أَحْيَانًا وَيُغَلِّسُ بِهَا أَحْيَانًا۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کر پایا جائے۔

فَيَحْتَمِلُ تَغْلِيسُهُ بِهَا أَنْ يَكُونَ تَغْلِيسًا يُدْرِكُ بِهِ الْإِسْفَارَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَيُغَلِّسُ وَيُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَقْرَأُ بِسُورَةِ يُوسُفَ وَيُونُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِي وَالْمُفَصَّلِ۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورۂ یوسف، سورۂ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ مُسْفِرًا۔

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوئے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت نماز کے

فِيهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً فَقُلْتُ وَاللهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انھوں نے کہا ہاں۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اسْتَشْرَفُوْا فَقَالُوْا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ۔

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہو گیا ہے تو انھوں نے فرمایا اس نے ہمیں غافل تو نہیں پایا۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج تو طلوع نہیں ہوا۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسُوْرَةِ يُوْسُفَ۔

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف پڑھی۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ ابْنُ قَيْسٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِعَاقُوْلِ الْكُوْفَةِ

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انھوں

فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْكَهْفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ قَالَ وَصَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

۱۰۰۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ. ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِي أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ اندر ہی اندر غصہ پیتے تھے (آیت)" پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر سورہ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قرات کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ.

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَتَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَةً بَطِيئَةً لَمْ نَرَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُ فِيهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ وَلَا خُرُوجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيدًا وَكَانَ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ آپ آرام آرام سے قرات کرتے تھے تو ہمارے خیال میں آپ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے آپ اپنے ماتحت حکمرانوں کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قرأت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ لفظ سواد فرمایا یا غلس، بہر حال معنی ایک ہے۔)

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قرأت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت تک پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قرأت

الْاِسْفَارِ ثُمَّ مَدَّ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا حَتّٰى خِيْفَ عَلَيْهِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِقُرْبِ عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِهٖ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مَنْ حَضَرَهٗ مِنْهُمْ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ اَنَّ هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاَنَّ مَا عَمِلُوْا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ لِمُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ لَمَّا غَلَّسَ بِالْفَجْرِ هٰذِهٖ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ۔ **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا لَا وَقْتَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ وَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ ثُمَّ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَيْ لِيَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ فِيْ وَقْتٍ يَاْمَنُوْنَ فِيْهِ وَلَا يَخَافُوْنَ فِيْهِ اَنْ يُغْتَالُوْا كَمَا اُغْتِيْلَ عُمَرُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ فِيْهَا بِسَوَادٍ لِاِطَالَتِهِ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا

۱۰۹ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ اَخْبَرَهٗ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ

کی حتیٰ کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہدِ رسالت کے قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے اور جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا مراد ہو، فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکا نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورہ یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے

قِرَاءَةِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔

فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْهَا حَسَنٌ وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا بِسَوَادِ الْخُرُوْجِ مِنْهَا فِي حَالِ الْإِسْفَارِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَيْضًا يَنْصَرِفُ مِنْهَا مُسْفِرًا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ إِمَامِهِمْ فِي التَّيْمِ فَيَقْرَأُ بِهِمْ سُوْرَةً مِنَ الْمِئِيْنَ ثُمَّ يَأْتِيْ عَبْدَ اللهِ فَيَجِدُهُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ سو آیات والی سورتوں میں سے کسی سورۃ کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انہیں فجر کی نماز میں پاتے۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

فَقَدْ عَقَلْنَا بِهٰذَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُسْفِرُ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ خُرُوْجَهُ مِنْهَا كَانَ حِيْنَئِذٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ دُخُوْلَهُ فِيْهَا فِيْ أَيِّ وَقْتٍ كَانَ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ عَلٰى مِثْلِ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْ كَانَ يَفْعَلُ أَيْضًا مِثْلَ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ ہم

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ.

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا۔ میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهٗ.

فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا يُطِيْلُ فِيْهَا الْقِرَآءَةَ حَتّٰى يُصِيْبَ فِيْهَا التَّغْلِيْسَ وَالْاِسْفَارَ جَمِيْعًا وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ.

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اس طرح طویل قرأت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اَفْقَهُ لَكُمْ اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ.

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کر کے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تعلیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَلٰى اِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ بِالْقِرَآءَةِ اِلٰى وَقْتِ الْاِسْفَارِ لَا عَلٰى اِنْكَارِهٖ

ہمارے نزدیک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ان پر یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل قرأت نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُولِ فِيهَا فَلَمَّا كَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِي يَكُونُ الْاِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ مَعَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ تَرْكُهُ وَإِنَّ التَّغْلِيسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ فَيَكُونُ هٰذَا فِي أَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَهٰذَا فِي آخِرِهَا۔

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہونے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرات کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جا سکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو، اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ طویل قرات کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

١٠١٥ - فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاؤُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُصِلَ إِلَى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلُهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لِطُولِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلَى صَلٰوتِهِ الْأُولَى۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ الصَّلٰوةَ عَلَى مِثَالِ مَا يُصَلِّي إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيفُ الصَّلٰوةِ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَزِيدَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافہ اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اس وقت لوٹنا

فيجوز والله اعلم ان يكون ما كان يفعل من تغليسه بها وانصراف النساء منها ولا يعرفن من الغلس كان ذلك في الوقت الذي كان يصليها فيه على مثل ما يصلي فيه الآن في السفر ثم امر باطالة القراءة فيها وان تكون مفعولة في الحضر بخلاف ما يفعل في السفر من اطالة هذه وتخفيف هذه وقال اسفروا بالفجر اي اطيلوا القراءة فيها ليس ذلك على ان يدخلوا فيها في آخر وقت الاسفار ولكن يخرجوا منها في وقت الاسفار فثبت بذلك نسخ ما روت عائشة بما ذكرنا مع قد دل على ذلك ايضا من فعل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده في اصابتهم الاسفار في وقت انصرافهم منها واتفاقهم على ذلك حتى لقد قال ابراهيم النخعي ما قد ـ

کہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ آج کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا اور ہو سکتا ہے آپ حالت اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کرو یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ بعد میں صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اس پر ان کا اتفاق ہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

١٠١٦ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا القعنبي قال ثنا عيسى بن يونس عن الاعمش عن ابراهيم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا على التنوير فاخبر انهم كانوا قد اجتمعوا على ذلك

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

فلا يجوز عندنا والله اعلم اجتماعهم على خلاف ما قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله الا بعد نسخ ذلك وثبوت خلافه فالذي

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں اس

يَنْبَغِي الدُّخُولُ فِي الْفَجْرِ فِي وَقْتِ التَّغْلِيسِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا فِي وَقْتِ الْإِسْفَارِ عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

سے فارغ ہونا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلَوٰةُ الظُّهْرِ فِيْهِ

باب ۳۸: نمازِ ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُولُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسین فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھنے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ أُحَوِّلُهَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتیں پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِي مَوْضِعِ جَبِينِي مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيرِ فَمَا أَشْكَانَا۔

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ۔

حضرت ابواسحٰق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابواسحٰق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی محسوس ہوتی۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔

حضرت ابواسحٰق، حارثہ بن مضرب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نماز ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش، ابواسحٰق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المومنین نے اپنے

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِصَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ۔

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہا کی استثناء بھی نہیں فرمائی۔

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس پر باہر تشریف لاتے اور صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھاتے۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا بھی وقت ہے۔

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا التَّعْجِيْلَ الظُّهْرَ فِي الزَّمَانِ كُلِّهِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا فِيْ اَيَّامِ الشِّتَاءِ فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا فِيْ اَيَّامِ الصَّيْفِ فَتُؤَخَّرُ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے روایت کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہرو، پھر انھوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہرو، وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہرو، حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ أَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ ہے۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْأَمْرُ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ الْاُوْلِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ اَنَّ اَحَدَ الْاَمْرَيْنِ اَوْلٰى مِنَ الْاٰخَرِ قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ اَنَّ تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ۔

سکتا ہے یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ وَتَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَاَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ اِنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اِسْتِعْمَالُ الْاِبْرَادِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔

حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث مؤخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نماز ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدَةَ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ بَكَّرَ بِالظُّهْرِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ أَبْرَدَ بِهَا۔

حضرت ابو خالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰكَذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ عَلَى مَا يَذْكُرُ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مَا تَجِبُ بِهِ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا إِلَّا أَنَّ حَدِيثَ أُسَامَةَ وَعَائِشَةَ وَخَبَّابٍ وَأَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كُلَّهَا عِنْدَنَا مَنْسُوخَةٌ بِحَدِيثِ الْمُغِيرَةِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْآخِرِ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَحَلْفُهُ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّيْفِ وَلَا أَنَّهُ كَانَ مِنْهُ فِي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابو مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل (۲) ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری کی روایت

الشتاء ولا دلالة في ذلك على خلاف غيره وهذا أنس بن مالك فقد روى عنه الزهري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر حين زالت الشمس ثم جاء أبو خالدة فعبر عنه أنه كان يصليها في الشتاء معجلا وفي الصيف مؤخرا فاحتمل أن يكون ما روى ابن مسعود هو كذلك أيضا۔

کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آکر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں یوں استدلال کرے۔

۱۰۴۵۔ فإن احتج محتج في تعجيل الظهر بما حدثنا فهد بن سليمن قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا أبو بكر ابن عياش عن أبي حصين عن سويد بن غفلة قال سمع الحجاج أذانه بالظهر وهو في الجبانة فأرسل إليه فقال ما هذه الصلوة قال صليت مع أبي بكر وعمر ومع عثمان رضي الله عنهم حين زالت الشمس قال فصرفه وقال لا تؤذن ولا تؤم۔

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انہوں نے کہا میں حضرت ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قيل له ليس في هذا الحديث أن الوقت الذي رآهم فيه سويد كان في الصيف وقد يجوز أن يكون كان في الشتاء ويكون حكم الصيف عندهم بخلاف ذلك۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

والدليل على ذلك أن يزيد بن سنان قد۔

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۰۴۶۔ حدثنا قال ثنا أبو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر أن عمر قال لأبي محذورة بمكة إنك بأرض حارة شديدة الحر فأبرد ثم أبرد بالأذان للصلوة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہٰذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُورَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ عَلَى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ تُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا يُؤَخَّرَ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہتر بات یہ ہے کہ ان سے مروی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پر محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيْحِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِيْدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ أَبْرِدُوْا بِهَا۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دوپہر (بعد زوال) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

قِيْلَ لَهُ هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيْلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا أَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلَى مَا فِي حَدِيْثِ أَبِي ذَرٍّ وَيُصَلِّيْهَا حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَئِذٍ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ لَيْسَ لِأَنْ يَكُوْنُوْا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فِي حَالِ ذَهَابِ

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اسلیئے وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیئے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

الْحَرِّ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كَيْنٍ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِيْجَابٌ مِنْهُ إِنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا كَانَ الْكِنُّ مَوْجُوْدًا أَوْ مَعْدُوْمًا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

صورت میں اسے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ حکم بطور ایجاب واقع ہوا ہے اور اس کا سنت طریقہ یہی ہے سایہ ہو یا نہ ہو، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلٰوةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُوْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ أَحَدُ بَنِيْ حَارِثَةَ وَدَارُ أَبِيْ لُبَابَةَ بِقُبَاءَ وَدَارُ أَبِيْ عَبْسٍ فِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ ثُمَّ إِنْ كَانَا لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا.

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابوعبس بن جبر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابولبابہ کا گھر قباء میں اور ابوعبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کر کے اپنی قوم کے پاس آتے تو انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ۔

کے پاس جاتا تو انھیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَوَالِي عَلَى الْمِيلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالْأَرْبَعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھاتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے ارد گرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

والاعوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَقُولُ لَهُمْ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہونے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي ذَكَرُوا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ أَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيلُ التَّعْجِيلِ وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ مُرْتَفِعَةً وَقَدِ اصْفَرَّتْ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنٰى مَا رَوَى

بیانِ مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحٰق بن عبداللہ اور ابو الابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرمانے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آ جاتے تو سورج ابھی بلند ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

الزُّهْرِيُّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ۔

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحٰق بن عبد اللہ، عاصم بن عمر اور ابو الابیض نے ان سے روایت کی ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۵۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ۔

حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرہ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے ممکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور (دیگر) چارپایوں پر ہو۔ پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

۱۰۵۶- فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلًّى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمْشِي إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

حضرت اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا تو غروب آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا وَأَمَّا قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا أَقَلُّ الْقَلِيلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔
حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور فراغت کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَبِي أَرْوَى وَزَادَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا۔

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا أَمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

حضرت ابوالابیض، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِيهِ وَبَيْنَ غُرُوبِهَا مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيرُ الرَّجُلُ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلَى مَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ الْأَمَاكِنِ۔

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ مَوْلٰى أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ تَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى تَأْخِيرِهِ الْعَصْرَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ أَرَادَ فِيمَا بَيْنَ تَعْجِيلِكُمْ وَتَأْخِيرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى التَّأْخِيرِ أَيْضًا وَلَيْسَ بِالتَّأْخِيرِ الشَّدِيدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ فِي ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ -

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی مؤخر کر کے پڑھتے تھے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

۱۰۶۰ - فَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلٰوةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِينَ قَالَهَا ثَلٰثًا يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا صَفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انھوں نے کھڑے ہو کر نماز عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انھوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے جب سورج

الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِنَّ اِلَّا قَلِيلًا.

قِيلَ لَهٗ قَدْ بَيَّنَ اَنَسٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ التَّاخِيرَ الْمَكْرُوهَ مَا هُوَ وَاِنَّمَا هُوَ التَّاخِيرُ الَّذِي لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ الْعَصْرَ اِلَّا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيلًا فَاَمَّا صَلٰوةٌ يُّصَلِّيهَا مُتَمَكِّنًا وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَوَّلِ فِي شَيْءٍ وَالْاَوْلٰى بِنَا فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا جَاءَتْ هٰذَا الْمَجِيءَ اَنْ نَّحْمِلَهَا وَنُخْرِجَ وُجُوهَهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ فَنَجْعَلُ التَّاخِيرَ الْمَكْرُوهَ فِيهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ عَنْ اَنَسٍ وَنَجْعَلُ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا اَنْ يُّصَلِّيَ فِيهِ هُوَ مَا بَيَّنَهٗ اَبُو الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُو مَسْعُودٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا.

۱۰۶۱ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ.

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکر الٰہی بھی قلیل ہو۔ لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (طلبہ) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات کیا اسے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابو الابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔ (مثلاً)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا اِلَّا بِقُرْبِ غُرُوْبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ۔

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۶۴ - وَذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دور سے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَضٰى جَوَابُنَا فِيْ هٰذَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ مَا يَدُلُّ اِلَّا عَلٰى تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى تَعْجِيْلِهَا اِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهٗ غَيْرُهٗ فَاسْتَحْبَبْنَا تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنَّهَا تُصَلّٰى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فِيْ وَقْتٍ يَبْقٰى بَعْدَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظْرَ لَكَانَ تَعْجِيْلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْ اَوَائِلِ اَوْقَاتِهَا اَفْضَلَ وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ اَوْلٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهِ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے

مِنْ بَعْدِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ عِنْدِیَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمّال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور (اس کے بعد) سوار دو یا فرسخ مسافت طے کر سکے۔

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ جَنَازَةٍ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى رَاَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار اُن کیطرف رجوع کیا۔ لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ وَاَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَكْتُبُ اِلٰى عُمَّالِهٖ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهُمْ بِاَنْ يُّصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخَّرَهَا حَتّٰى رَاٰهَا عِكْرِمَةُ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ يُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ يَعْنِیْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ اَفْعَالِهِمْ

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال و افعال اس طرح آتے ہیں

لہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

وَمِنْ اَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَاَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَاْخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ اَخْبَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَاْخِيْرُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلَيْهِ فَاَمَّا مَا قَبْلَهُ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيْهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهُ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِتَاْخِيْرِ الْعَصْرِ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روایات میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار کرنا اور ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نماز عصر کو مؤخر کریں لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس کے بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز ہے یہی وہ وقت جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن اس سے پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر میں کوئی حرج نہیں۔ اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اِسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ وَهٰذَا الَّذِيْ اِسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے۔

ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي التَّبْكِيرِ بِهَا اَيْضًا بِمَا۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ ابْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ نَطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو النجاشی کہتے ہیں مجھ سے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ بِسُرْعَةِ عَمَلٍ وَقَدْ اُخِّرَتِ الْعَصْرُ فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَرٰى تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فِيْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ ثُمَّ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخَرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ قَدْ كَانَ اَخَّرَهَا فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ فَكَانَ قَدْ اَخَّرَهَا فِي الْيَوْمَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا كَمَا فَعَلَ فِيْ غَيْرِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اِنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى تَاْخِيْرِهَا لَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْاٰخَرُوْنَ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَذَانِ وَالْمَوَاقِيْتِ۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں قائلین تاخیر کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقات نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا، تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف تاخیر کے قائلین گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے اذان اور اوقاتِ نماز کی بحث مکمل ہوگئی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ إِلَى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

باب: آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّينَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام، سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہلِ علم کے اقوال

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوا فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مرد جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھائے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے۔

۱۰۷۲۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ۔

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ کاندھوں کے برابر ہو جاتے۔

۱۰۷۳ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۰۷۴ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ـــــــ حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدٍ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشَرَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا کُنْتَ اَکْثَرَنَا لَهٗ تَبْعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰی قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم نہ تو تم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي۔

سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا اَلرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبَلِّغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزُ اِنْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّمَا ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ اِلَيْهِ اَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يُبَلِّغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَخَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْاُذُنَانِ۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کا ندھوں تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اٹھاتے تھے ممکن ہے کاندھوں تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے۔

۱۰۷۷۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔

نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا "حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے"۔

۱۰۸۰ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ۔

عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اُٹھاتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا بَيَانُ الرَّفْعِ اِلٰى اَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھانے چاہئیں، ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

اِنْتَهٰى بِهٖ وَخَرَجَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ بَدَءْنَا بِذِكْرِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مُضَادًّا لَّهَا اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ اَيَّ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اَوْلٰى اَنْ يُّقَالَ بِهٖ.

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہوئی تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے۔ تو ہم نے دیکھا۔

۱۰۸۱۔ فَاِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَذَكَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعَلَيْهِمُ الْاَكْسِيَةُ وَالْبَرَانِسُ فَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهَا وَاَشَارَ شَرِيْكٌ اِلٰى صَدْرِهٖ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

فَاَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ رَفْعَهُمْ اِلٰى مَنَاكِبِهِمْ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اِذَا كَانَتْ اَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ فِيْ ثِيَابِهِمْ اِلٰى حَذْوِ اٰذَانِهِمْ فَاَعْمَلْنَا رِوَايَتَهٗ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ اِذَا كَانَتِ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ اِلٰى مُنْتَهٰى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ وَاِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلَى الْاُذُنَيْنِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُّجْعَلَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَمَا اَشْبَهَهُ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ اِذَا كَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے ہاتھ کاندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انھیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہوگی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہوگا۔ بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

كَانَتَا فِي الثِّيَابِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِّمَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَيَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ فَنَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ مِنْ رَّفْعِ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ وَاَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ خَطَأٌ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَصَّلْنَا مِمَّا فَعَلَ فِيْ حَالِ الْبَرْدِ وَفِيْ غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اُٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اسی سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم "رکوع میں ہاتھ اٹھانے" سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۴ مَا يُقَالُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

باب ۱۴ تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر پڑھتے:: "سبحانک اللّٰھم (آخر تک) یا اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ

نہیں' پھر "لا الہ الا اللہ" پڑھتے، اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱۰۸۳۔ وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قرأت کرتے" نہیں فرمایا۔

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ التُّجِيْبِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابومعاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۰۸۶۔ كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی کہ کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" "وتعالی

مَیْمُوْنٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ۔

جدک" تک۔

۱۰۸۷۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "لا الہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

۱۰۸۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ يَسْمَعُ مَنْ يَلِيْهِ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

۱۰۹۰۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّىْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ اِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۲۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى اَبُوْ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۱۰۹۳۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ۔

۱۰۹۴۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ

اقوال اہل علم

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے "اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ" ...... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

عَنْ اُمِّ جُشُونَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل، حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۹۵- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَاءَتِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ يَّقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّيْ جَمِيْعًا وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا اَبُوْ يُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں ہیں۔

بَابُ ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۴۲: نماز میں بسم اللہ پڑھنا

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو "آمین" کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرہ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اقوال اہل علم

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

۱۰۹۸ ۔ كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۹۹ ۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

۱۱۰۰ ۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

۱۱۰۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَآءَةَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت یزید فقیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرأت کا آغاز فرماتے۔

۱۱۰۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ــ، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

۱۱۰۳ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هِيَ الْاٰيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَاَ عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَاَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ...... (ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُوْلُهَا اَلْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے،

وَاحْتَجُّوْا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

انھوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالَّذِينَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِأَنَّهَا عِنْدَهُمْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اسْتَحَبُّوا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفَى بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ انْتَفَى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُولَى فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ وَكَانَ هٰذَا أَوْلَى مِنْهُ لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيئِهِ عَلَى مَجِيءِ حَدِيثِ نُعَيْمٍ وَقَالُوا وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّتِي رَوَاهَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِينَ رَوَوْهُ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہوگئی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہوگئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن مجمر کی روایت (ر ۱۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے۔

وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

۱۰۵- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت وضاحت

رسول الله صلى الله عليه وسلم فنعتت له قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم مفسرة حرفا حرفا.

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

ففي هذا أن ذكر قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من أم سلمة تنعت بذلك قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم لسائر القرآن كيف كانت وليس في ذلك دليل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم فمعنى هذا غير معنى حديث ابن جريج

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

وقد يجوز أيضا أن يكون تقطيع فاتحة الكتاب الذي في حديث ابن جريج كان من ابن جريج أيضا حكاية منه للقراءة المفسرة حرفا حرفا التي حكاها الليث عن ابن أبي مليكة فانتفى بذلك أن يكون في حديث أم سلمة ذلك حجة لأحد

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جز ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

وقالوا لهم أيضا فيما رووه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ولقد آتيناك سبعا من المثاني أما ما ذكرتموه من أنها هي السبع المثاني فإنا لا ننازعكم في ذلك وأما ما ذكرتموه من أن بسم الله الرحمن الرحيم منها فقد روي هذا عن ابن عباس كما ذكرتم وقد روي عن غيره ممن روينا عنه في هذا الباب ما يدل على خلاف ذلك أنه لم يجهر بها ولم يختلفوا جميعا أن فاتحة الكتاب سبع آيات فمن جعل بسم الله الرحمن الرحيم منها

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ولقد آتینٰک سبعاً من المثانی" کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

عَدَّهَا آيَةً وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

١١٠٦- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْتُمُوْهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَخِفْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُثْمَانُ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِيْ فَصْلِ السُّوَرِ وَهِيَ غَيْرُهُنَّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ

پس جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں سمجھا اس نے "انعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ برأت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کر دو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ (دوسری) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَلَّمَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْاِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ اِذَا قَرَاْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ابن عبداللہ بن مغفل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو۔ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سُنا لہٰذا جب قراءت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو۔

۱۱۰۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے تھے۔

۱۱۰۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے

بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

نہیں سُنا۔

۱۱۱۰۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۱۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرَى حُمَيْدٌ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے نہیں سُنا۔

۱۱۱۳۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

الرَّحِیْمِ۔

۱۱۱۴- وَکَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا دُحَیْمُ بْنُ الْیَتِیْمِ قَالَ ثَنَا سُوَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔

۱۱۱۵- وَکَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ هِشَامٍ اَبِیْ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرتے تھے۔

۱۱۱۶- وَکَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَیَّاطُ الْمَقْدِسِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۷- وَکَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ اَخَا بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ۔

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِاَنَّهُ اِنَّمَا عُنِيَ بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَاحْتَمَلَ اَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُرْاٰنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يَقْرَءُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَفْتِحُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيُ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللّٰھم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۹۔ كما حدثنا سليمن بن شعيب الكيساني قال ثنا علي بن معبد قال ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي سعيد عن ابي وائل قال كان عمر وعلي لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بالتامين۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ" اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱۱۲۰۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية قال سمعت عاصما وعبد الملك بن ابي بشير عن عكرمة عن ابن عباس في الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قال ذلك فعل الاعراب۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدویوں کا کام ہے۔

۱۱۲۱۔ وكما حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا شريك عن عبد الملك ابن ابي بشير عن عكرمة عن ابن عباس مثله۔

عبد الملک ابن بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فهذا خلاف ما روينا عن ابن عباس في الفصل الذي قبل هذا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲۔ وكما حدثنا ابراهيم بن منقذ قال ثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة ان سنان ابن عبد الرحمن الصدفي حدثه عن عبد الرحمن الاعرج قال ادركت الائمة وما يستفتحون القراءة الا بالحمد لله رب العلمين۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۲۳۔ حدثنا ابراهيم ابن منقذ قال ثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة بن الزبير مثله۔

حضرت ابو الاسود، حضرت عمر و ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُوْنَ بِهَا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۲۵۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَبَتَ اَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَوَجَبَ اَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ سِوَاهَا اَلَا تَرٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ ثَبَتَ اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَثَبَتَ اَنْ يُخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا اَشْبَهَهُمَا وَقَدْ رَاَيْنَاهَا اَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِاٰيَةٍ ثَبَتَ اَيْضًا اِنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِاٰيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ تَبَتْنَا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ "اعوذ باللہ"، "سبحانک اللھم" اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

اَنْ تَكُوْنَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب ۴۳: ظہر و عصر کی قرأت

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَحَمَّادٌ اِبْنَا زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا فِيْ فُتْيَانٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ قَالَ لَا وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِّنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا اُمِرَ بِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر (کی نماز) میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں ہو سکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے بُرا ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ لَقَلَعْتُ اَلْسِنَتَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَكَانَتْ قِرَاءَتُهٗ لَنَا قِرَاءَةً وَسُكُوْتُهٗ لَنَا سُكُوْتًا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرأت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی تو ہمارے لیے قرأت ضروری ہو گئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہو گا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

رَوَيْنَاهَا فَتَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا نَرٰى اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ الْبَتَّةَ وَرَدُّوْا ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ـ

نزدیک ظہر وعصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸ ـ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَاَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ اَيُقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا ـ

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَ ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ ـ

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۱۲۹ ـ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا ـ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَاُ فِيْهِمَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَاْ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ غَيْرَهٗ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَاْيِهٖ

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت متحقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے اس کے خلاف ہے۔

مَا يَدُلُّ عَلَىٰ خِلَافِ ذٰلِكَ۔

۱۱۳۰ - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

حضرت عیزار بن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا تُصَلِّ صَلٰوةً اِلَّا قَرَأْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کر قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ التَّيْمِيُّ وَمُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ فَاقْرَاْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ۔

حضرت ابوالعالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے۔

۱۱۳۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةً لَا اَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَوْ مَا تَيَسَّرَ۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ حضرت ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے حیا آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو، پڑھے بغیر نماز ادا کر دوں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهٖ اِنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ تَحَمَّلَ عَنِ الْمَامُوْمِ وَلَمْ نَرَ الْمَامُوْمَ تَحَمَّلَ عَنِ الْاِمَامِ شَيْئًا فَاِذَا كَانَ الْمَامُوْمُ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے مروی ہے کہ مقتدی ظہر و عصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے لیے

يَقْرَأُ فَالْإِمَامُ أَحْرَى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا. فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) سے ان دونوں (نمازوں) میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے (وہ یہ ہے)

۱۱۳۴۔ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ بَكَّارَ بْنَ قُتَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۵۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶۔ وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷۔ وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

الْبَغْدَادِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ (کوئی) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ (بلند آواز سے قرأت کر کے) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلٰثُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيْسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوْا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرأت کا اندازہ لگائیں جن میں آپ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انھوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرأت کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا، عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرأت سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرأت سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ وَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِيْ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ

حضرت ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

نِصْفِ ذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۰ - وَاِنَّ اَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وَاِنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَبِنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ "والسماء والطارق"، "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشِ الْبَصْرِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا۔

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربك الاعلىٰ" پڑھی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زُرَارَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۴۴ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَالَ فَرَأَى أَصْحَابُهُ أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةَ۔

حضرت ابو مجلز، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے "سورۃ التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶ - وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُودِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ فَجَهَرْنَا فِيمَا جَهَرَ وَخَافَتْنَا فِيمَا خَافَتَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۴۷ - وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَآءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ عَلَيْنَا اَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ۔

ہمیں سُنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

۱۱۴۸ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِیَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُبَيْبِ نِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹ - وَاِنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۰ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَآءٍ قَالَ اَنَا حَبِيْبُ نِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۱ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۲ - وَاِنَّ ابْنَ اَبِیْ دَاؤُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِیَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۱۵۳ - كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

حضرت ابومعمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپکی داڑھی مبارک ہلنے سے (معلوم ہوتا تھا)۔

۱۱۵۴ - وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شریک، ابومعاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيحٍ سَبَّحَهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الَّذِي حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِي هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَنَفْيُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَرْضًا وَكَذٰلِكَ الرُّكُوعُ وَكَذٰلِكَ السُّجُودُ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِي الصَّلٰوةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دونمازوں میں قرأت کرتے تھے ہو سکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر وعصر میں قرأت ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہوگئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

القعود الأول سنة لا اختلاف فيه فهو في كل الصلوات سواء ورأينا القعود الأخير فيه اختلاف بين الناس فمنهم من يقول هو فرض ومنهم من يقول إنه سنة وكل فريق منهم قد جعل ذلك في كل الصلوات سواء فكانت هذه الأشياء ما كان منها فرضا في صلاة فهو فرض في كل الصلوات وكان الجهر بالقراءة في صلاة الليل ليس بفرض ولكنه سنة وليست الصلاة به متضمنة كما كانت متضمنة بالركوع والسجود والقيام فذلك قد ينتفي من بعض الصلوات ويثبت في بعضها والذي هو فرض والصلاة به متضمنة لا تجزئ إلا بإصابته إذا كان في بعض الصلوات فرضا كان في سائرها كذلك فلما رأينا القراءة في المغرب والعشاء والصبح واجبة في قول هذا المخالف لا بد منها ولا تجزئ الصلاة إلا بإصابتها كان كذلك هي في الظهر والعصر **فهذه حجة قاطعة** على من ينفي القراءة من الظهر والعصر ممن يراها فرضا في غيرهما **وأما** من لا يرى القراءة من صلب الصلاة فإن الحجة عليه في ذلك إنا قد رأينا المغرب والعشاء يقرأ في كلتيهما في قوله ويجهر في الركعتين الأوليين منهما ويخافت فيما سوى ذلك فلما كانت سنة ما بعد الركعتين الأوليين هي القراءة ولم تسقط بسقوط الجهر كان النظر على ذلك أن تكون كذلك السنة في الظهر والعصر لما سقط الجهر فيهما

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے قرآن میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لیکن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے، اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر و عصر کی نمازوں میں اسی طرح ہو گی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلقاً) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

بِالْقِرَاءَةِ اَنْ لَّا يَسْقُطَ الْقِرَاءَةُ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کا یہی قول ہے۔
صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ"

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "قٓ والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يَّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الْاَسَدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ۔

حضرت ابو مریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ وَحَكِيْمٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِقَافٍ وَالذّٰرِيٰتِ اَسْمَعَهُمَا بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انھوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ "قٓ اور الذاریات" کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سُناتے ہیں۔

بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ وَاَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا اَسْمَعْنَاكُمْ ۔

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَا اَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ ۔

عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَاَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِي صَلٰوتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُوْنَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَنَقْرَاُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَنَدْعُوْا ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

۱۱۶۲- يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا

ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِسُوْرَةٍ مَعَ أُمِّ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اِقْرَءُوْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

باب ۴۴: نمازِ مغرب کی قرأت

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِىُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ وَّ سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْضُ اِخْوَتِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَدْرٍ قَالَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالطُّوْرِ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِىْ حِيْنَ سَمِعْتُ الْقُرْاٰنَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۂ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوت قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَىَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِىْ قِرَاءَتُكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۂ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! یہ اس سورت کے ساتھ تمہاری قراءت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۱- حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَسُوْرَةٍ اُخْرٰى صَغِيْرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِاَطْوَلِ الطُّوْلِ وَهِيَ الٓمٓصٓ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابو عبد الملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

ابن لھیعہ، ابو الاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ يٰسٓ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَوْ اَبُوْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْاَعْرَافِ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورۂ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابو زید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ الْمَغْرِبَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَرَاَ وَالْمُرْسَلٰتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورۂ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ اَنَّهُمْ يَاْخُذُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَيُقَلِّدُوْنَهَا وَخَالَفَهُمْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپنا یا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

اٰخَرُوْنَ فِیْ قَوْلِهِمْ فَقَالُوْا لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْرَاَ فِی الْمَغْرِبِ اِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَالُوْا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ یُرِیْدُ بِقَوْلِهٖ قَرَاَ بِالطُّوْرِ قَرَاَ بِبَعْضِهَا وَ ذٰلِکَ جَائِزٌ فِی اللُّغَةِ یُقَالُ هٰذَا فُلَانٌ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ اِذَا کَانَ یَقْرَاُ شَیْئًا مِّنْهُ وَیَحْتَمِلُ قَرَاَ بِالطُّوْرِ قَرَاَ بِکُلِّهَا **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِکَ هَلْ رُوِیَ فِیْهِ شَیْءٌ یَّدُلُّ عَلٰی اَحَدِ التَّاوِیْلَیْنِ۔

(لم یکن سے آخر تک) پڑھی جائیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔

پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے)

۱۱۵۷: فَاِذَا هُوَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاُکَلِّمَهٗ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهٗ یَقْرَاُ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ فَکَاَنَّمَا صَدَعَ قَلْبِیْ فَلَمَّا فَرَغَ کَلَّمْتُهٗ فِیْهِمْ فَقَالَ شَیْخٌ لَوْ کَانَ اَتَانِیْ لَشَفَّعْتُهٗ یَعْنِیْ اَبَاهُ مُطْعِمَ ابْنَ عَدِیٍّ **فَهٰذَا** هُشَیْمٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَبَیَّنَ الْقِصَّةَ عَلٰی وَجْهِهَا وَاَخْبَرَ اَنَّ الَّذِیْ سَمِعَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ فَبَیَّنَ هٰذَا اَنَّ قَوْلَهٗ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ قَرَاَ بِالطُّوْرِ اِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهٗ یَقْرَاُ مِنْهَا وَلَیْسَ لَفْظُ جُبَیْرٍ اِلَّا مَا رَوٰی هُشَیْمٌ لِاَنَّهٗ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلٰی وَجْهِهَا فَصَارَ مَا حَکٰی فِیْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتَهٗ اِنَّ عَذَابَ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تاکہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کروں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ نے ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ﴾ (بے شک تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمائی، گویا کہ (اس قراءت نے) میرا دل پھاڑ دیا۔ آپ فارغ ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا۔

اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد تھے۔

تو یہ ہیں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربک لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ حضرت جبیر کے وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کی لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربک لواقع" کی قراءت سے مخصوص ہے۔

دَبِّكَ لِوَاقِعٍ خَاصَّةً وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلِ الْمٓصٓ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ بِبَعْضِهَا۔

مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اس طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المٓصٓ" پڑھتے سنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قراءت مراد ہو۔ اس مفہوم پر اس حدیث میں دلالت ہے۔

۱۱۷۶۔ وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِيْ اَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَدَّثُوْنِيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ يَرْتَمُوْنَ

حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے میں بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ مَوَاقِعُ سِهَامِهِمْ حَتَّى يَأْتُوا دِيَارَهُمْ وَهُمْ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ فِي بَنِي سَلِمَةَ۔

١١٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِي سَلِمَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلَى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيلٍ۔

حضرت زہری بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

١١٨١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْصِرَافِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَقَدْ قَرَأَ فِيهَا الْأَعْرَافَ وَلَا نِصْفَهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

١١٨٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَصَلَّى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ قَالَ لَوْ قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَإِنَّهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر تم ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ اور ”والشمس وضحٰھا“ پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتداء میں ضرورت مند، کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ.

١١٨٣- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١٨٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

١١٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا السُّوَرُ قِصَارٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحُدُّهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انھوں نے سورہ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گذشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأْ بِسُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ هُوَ نَحْوُ هٰذَا **فَقَدْ** اَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ تَثْقِيْلَ قِرَآءَتِهٖ بِهِمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ لَهٗ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ وَاَمَرَهٗ بِالسُّوَرِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ **فَاِنْ** كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ هِيَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ **فَقَدْ** ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذَكَرْنَا مَعَهٗ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَاِنْ كَانَتْ هِيَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرَأَ فِيْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ مَعَ ضِيْقِ وَقْتِهَا اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَآءَةُ فِيْهَا مَكْرُوْهَةً **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا۔

۱۱۸۶۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ۔

۱۱۸۷۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت نہ پڑھو۔ حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو الزبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ "واللیل اذا یغشٰی" "والشمس وضحٰها"، "والسماء ذات البروج" اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پر بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰها" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا "ہاں"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی الْمَغْرِبِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔

"والتین" کی تلاوت فرمائی۔

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ اَبُوْزَکَرِیَّا الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُکَیْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل (سے) پڑھتے تھے۔

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنِ الضَّحَّاکِ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُکَیْرٌ وَسَاَلْتُ سُلَیْمَانَ وَقَدْ کَانَ اَدْرَکَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَقَالَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل (سے) پڑھتا تھا۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِکْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاکِ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذَا اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِیْثَ جُبَیْرٍ وَمَا رَوَیْنَا مَعَہٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰی مَا حَمَلَہٗ عَلَیْہِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْکَ الْاٰثَارُ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاھَا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اِتَّفَقَتْ ھِیَ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ وَالْاَوْلٰی بِنَا اَنْ تُحْمَلَ الْاٰثَارُ عَلَی الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہمیں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا۔
اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

لَاعَلَى التَّضَادِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقْرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

لیے یہی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنی پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْ اَبُوْ مُوْسٰى كِتَابَ عُمَرَ اِلَيْهِ اِقْرَاْ فِي الْمَغْرِبِ بِاٰخِرِ الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

بَابُ ۴۵ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب ۴۵: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قرأت بوجھ بن گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو، کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عُبَادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَّمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحاق نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ذکر کیا۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَاْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَكُوْنُ اَحْیَانًا وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ هَا یَا فَارِسِیُّ فِیْ نَفْسِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابوالسائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انھوں نے فرمایا اے ایرانی اول میں پڑھ لیا کر۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ابوغسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ قَوْمٌ فَاَوْجَبُوْا بِهَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

خَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرٰی اَنْ یَّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا بِغَیْرِهَا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَیْهِمْ فِیْ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ الَّذَيْنِ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ لَا اِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاْمُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهٗ فَجَعَلَ الْمَاْمُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةِ اِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَاْمُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قراءت سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَاْمُوْمِ۔

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! نماز میں قرآن (پڑھا جاتا) ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرائے تو وہ انہیں کفایت کرتا ہے۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

تو یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

يُنْكِرُ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَاْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِمَامِ لَا عَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَاْيَ اَبِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ مَعَ الْاِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔ یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ الْمَاْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اَمْ لَا۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

۱۱۹۹- فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ مَعِيَ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیر کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں نزاع ہو رہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قراءت فرماتے، قراءت ترک کر دی۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

حضرت سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قراءت نہیں

قَالَ فَاتَعَاطَا الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

کرتے تھے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَىَّ الْقِرَاءَةَ۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قراءت خلط ملط کر دی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

۱۲۰۵۔ وَاِذَا اَبُوْبَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ

حضرت عبداللہ بن شداد ایک بصری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے (نماز) نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (ہو تو ضرورت نہیں)

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُوْسٰى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَرْفَعُهٗ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِهٖ۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انھوں نے فرمایا

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلٰثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر (ہماری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پس (اب) ایسا نہ کرنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوٰى عُبَادَةُ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي ذٰلِكَ الْتَمَسْنَا حُكْمًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهُ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهُ وَيَعْتَدُّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فِي حَالِ خَوْفِهٖ فَوْتَ الرَّكْعَةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُورَةِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ بِتَكْبِيرٍ كَانَ مِنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِحَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَابُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمِهٖ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَابُدَّ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ فَهٰذِهٖ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِي لَابُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا فَلَمَّا كَانَتْ

جب ان مروی روایات میں تضاد و اختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا، ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوتی ہے اگرچہ اس نے قراءت نہیں کی۔ جب رکعت نکل جانے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ضرورت کے تحت جائز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا جواز اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قراءت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں۔ جب

الْقِرَاءَةُ مُخَالِفَةٌ لِذٰلِكَ وَسَاقِطَةٌ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ فِي النَّظَرِ اَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی۔ (فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور و فکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَيَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ.

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اِنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفَكَ فَقَالَ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفِيْ قُلْتُ وَاِنْ قَرَاْتَ قَالَ وَاِنْ قَرَاْتُ.

یزید بن شریک ابوابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ.

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَكَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ.

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ـــــ ابونعیم فرماتے ہیں ہمیں

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَمَرَّ عَلٰی دَارِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَکَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَّسَیَکْفِیْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَوْ اَبُوْ جَابِرٍ اَنَا اَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَدِیْجُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَیْتَ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَکْرِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّجَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْاِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت (اسلام) پر نہیں۔

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قرأت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قرأت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابوالاحوص منصور سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ ابْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهُ یَقُوْلُ لَا تَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدٍ مِثْلَهٗ۔

یزید بن قسیط، عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحِ نِ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَاُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ قَالَ لَا۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ یَکْفِیْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا خَالَفَهٗ۔

قرأت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہٰذا یہ نظریہ، مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

بَابُ الْخَفْضِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ فِيْهِ تَكْبِيْرٌ

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ۔

حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَكَانُوْا لَا يُكَبِّرُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا خَفَضُوْا وَيُكَبِّرُوْنَ اِذَا رَفَعُوْا وَكَذٰلِكَ كَانَتْ بَنُوْ اُمَيَّةَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنو امیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَبَّرُوْا فِي الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ جَمِيْعًا وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انہوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

ابو الولید قال ثنا زهیر بن معاویة قال ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن الاسود عن ابیه وعلقمة عن عبد الله قال انا رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکبر فی کل وضع ورفع۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲- حدثنا ابو بشرة الرقی قال ثنا شجاع عن زهیر فذکر مثله باسناده قال ورأیت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک۔

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح

۱۲۳۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا همام قال ثنا عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد قال وکان عندی اوثق من نفسی قال قال ابو مسعود البدری الا اصلی لکم صلوة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فصلی بنا اربع رکعات یکبر فیهن کلما خفض ورفع وقال هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم صلی۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باعتماد ہیں انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں پھر انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد العزیز بن المختار قال ثنا عبد الله الداناج قال ثنا عکرمة قال صلی بنا ابو هریرة فکان یکبر اذا رفع واذا وضع فاتیت ابن عباس فاخبرته بذلک فقال او لیس ذلک سنة ابی القاسم صلی الله علیه وآله وسلم۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انہوں نے فرمایا کیا یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)

۱۲۳۵- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید قال ثنا هشیم قال اخبرنا ابو بشر عن عکرمة مثله ولم یذکر ابا هریرة۔

ابو بشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید قال ابو موسی الاشعری ذکرنا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِمَّا نَسِيْنَاهَا وَاِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمَدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا سَجَدَ۔

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ يُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا وَاِذَا رَفَعُوْا وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، عبدالرحمن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم تم سب سے میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

انھیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيْرِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ اَظْهَرَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى وَاَكْثَرَ تَوَاتُرًا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ وَلَا يَدْفَعُهٗ دَافِعٌ۔

ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهٗ اَيْضًا وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الدُّخُوْلَ فِي الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ بِالتَّكْبِيْرِ ثُمَّ الْخُرُوْجُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ يَكُوْنَانِ اَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ وَكَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُوْدِ يَكُوْنُ اَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْاَحْوَالِ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِيْهِ تَكْبِيْرًا قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعدہ سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ اَمْ لَا

باب۴۷: رکوع وسجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَاَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَاِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھایا (نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت) حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور (رکوع سے) سر اٹھاتے وقت۔ حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ قَالَ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے راس پر تمام موجود صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَھْلٍ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَھْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوْعِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْہِ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلصَّلٰوۃِ وَحِیْنَ یَرْکَعُ وَحِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیَالَ اُذُنَیْہِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوالاحوص عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنْ رُکُوْعِہٖ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھَا فَوْقَ اُذُنَیْہِ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ بْنِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

١٢٥٥ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَخِيْهِ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

١٢٥٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

١٢٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١٢٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللهِ خَمْسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٢٦١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا أَصْحَابُهُ.

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضب ناک ہوگئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال میں سے ہے ان کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَاهُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ وَصِحَّةِ اَسَانِيْدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا فَقَوْلُنَا اَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ۔

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ الَّذِيْ بَدَاْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ۔

ابوالزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابوبکرہ نے (اپنی سند کے ساتھ) ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۲۶۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ فَحَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا قَدْ دَلَّ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الزِّنَادِ عَلٰى اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ سَقِيْمًا اَوْ لَا يَكُوْنَ فِيْهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ اَصْلًا كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوالزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذات خود کمزور ہے یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

۱۲۶۴ - فَاِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَكَرُوْا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرَّفْعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظُ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ خَطَاً فَقَدْ

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبدالعزیز ابن سلمہ نے عبداللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطا ہو تو حدیث خطا حجت نہیں ہو سکتی

اِذْ تَقَعَ بِذٰلِكَ اَنْ يَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثٍ خَطَأٍ حُجَّةٌ. وَاِنْ كَانَ مَا رَوٰى ابْنُ الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِاَنَّهُ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهُ فَاِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهٗ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ الرَّفْعِ فَحَدِيْثُ عَلِيٍّ اِذَا صَحَّ فَفِيْهِ اَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ مَنْ لَّا يَرَى الرَّفْعَ.

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ.

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

۱۲۶۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ.

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِعْلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَنْ تَجِدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا.

فَاِنْ قَالَ فَاِنَّ طَاوٗسًا قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من ذلك.

قيل لهم فقد ذكر ذلك طاوس وقد خالفه مجاهد فقد يجوز ان يكون ابن عمر فعل ما راٰه طاوس يفعله قبل ان تقوم عنده الحجة بنسخه ثم قامت عنده الحجة بنسخه فتركه وفعل ما ذكره عنه مجاهد هكذا ينبغي ان يحمل ما روي عنهم وينفى عنه الوهم حتى يتحقق ذلك والا سقط اكثر الروايات.

واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكرنا عن عبد الله انه لم يكن راى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعل ما ذكر فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وافهم بافعاله من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحب ان يليه المهاجرون ليحفظوا عنه.

۱۲۶۶ - **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حميد عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحب ان يليه المهاجرون والانصار ليحفظوا عنه.

وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا عبد الله ابن ابي بكر فذكر باسناده مثله **قال** ابو جعفر وقال ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى.

۱۲۶۷ - **كما** حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة قال اخبرني سليمان قال سمعت عمارة بن عمير يحدث عن ابي معمر عن ابي مسعود الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله

دیکھا جو انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے تاکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھ دار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔

پھر جو ان سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

۱۲۶۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي۔

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يَقْرُبُونَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا جَاءَ بِهِ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُمْ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

فَإِنْ قَالُوا مَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ۔

قِيلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ قَالَهُ الْأَعْمَشُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَأَسْنِدْ فَقَالَ إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَإِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے افعال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انھوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پس انھوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ فِي سَائِرِ صَلٰوتِهِ۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انھوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۷۰ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي الْافْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغاز نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۷۱ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ أَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ دُونَهُ وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دار و مدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہوگیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

مَا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ وَفِعْلُ عُمَرَ هٰذَا وَتَرْكُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ خِلَافُهٗ۔

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

وَاَمَّا مَا رَوَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ اِسْمٰعِيْلَ فِيْمَا رَوٰى مِنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ اِيَّاهُ۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ خَطَاٌ وَاَنَّهٗ لَمْ يَرْفَعْهُ اَحَدٌ اِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ خَاصَّةً وَالْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَهٗ عَلٰى اَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاِنَّهُمْ يُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ فَلَا يُقِيْمُوْنَ بِهٖ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِىْ مِثْلِ هٰذَا وَمَعَ ذٰلِكَ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَلَا مِمَّنْ ذُكِرَ مَعَهٗ فِىْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ وَاَنَا ذَاكِرٌ ذٰلِكَ فِىْ بَابِ الْجُلُوْسِ فِى الصَّلٰوةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَدِيْثُ اَبِىْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هٰذَا فَفِيْهِ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ فَلَيْسَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَحَدٌ غَيْرُ اَبِىْ عَاصِمٍ۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

۱۲۷۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبدالحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا نَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ لِمَا وُقِفَ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكَشْفِ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تنقیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اولیٰ، نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ،

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضَ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

الصَّلٰوةِ لِاَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهُمَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا اَنَّ التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَانَتَا كَهِيَ فِيْ اَنَّ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۷۳ - وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ فَقِيْهًا قَطُّ يَفْعَلُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ (۴۸)

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمٰن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعو

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے (مصباح اللغات)

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوا فَصَلَّى بِنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَقَدَّمَنَا فَقَامَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا قَالَ وَضَرَبَ يَدِي عَلَى رُكْبَتِي وَقَالَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْعَلْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِي لَهُ إِذَا رَكَعَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

۱۲۷۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحَيَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُمِسُّوْا فَقَدْ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِي قَالَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ أَلَا أُرِيْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان واقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ کی داہنی جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور جھک گئے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارتے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرح کرو۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو تو ایک کو آگے کر لو اور جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازوؤں

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہیے۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں کشادہ رکھے۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابوعبدالرحمن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَفَصَّلَتْ اَصَابِعُهٗ عَلٰى سَاقَيْهِ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ نِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فِيْمَا يَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابوقتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَى النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُعَارِضَةً لِلْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهٗ.

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ.

یہ روایات پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت اِن میں تواتر زیادہ ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۲۸۳- **فَاِذَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَاُمِرْنَا اَنْ نَّضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے ہم ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۱۲۸۴- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ الرُّكُوْعَ طَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ حَتّٰى نُهِيَ عَنْهُ.

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِيْقِ وَاَنَّهٗ مُتَقَدِّمٌ لِمَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ.

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّطْبِيْقَ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ وَرَاَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيْهِ تَفْرِيْقُهُمَا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ اَشْكَالِ

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْاَعْضَاءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ اُمِرَ اَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَاَيْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ فِيْ هٰذَا بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَوْلٰى مِنْ اِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعَادًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے۔ یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶۔ **وَقَدْ** رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحٰق تیمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يَرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحُ اِبْطَيْهِ۔

(ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن اصم، یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ أَوْ حَتَّى أُرِيَ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا (فرمایا) میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابوالہیثم فرماتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ الْبَرَاءَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ ذِرَاعَيْهِ وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَقْرَمَ الْكَعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَى عُفْرَتِ إِبْطَيْهِ يَعْنِي

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آ رہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

بَيَاضِ إِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھنا جارہا ہوں اس وقت آپ حالتِ سجدہ میں تھے۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ۔

عباد بن راشد حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں رقت آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دقت اٹھاتے)

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عباد بن میسرہ حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيقَ الْأَعْضَاءِ لَا إِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا كَذَلِكَ۔

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

فَثَبَتَ بِثُبُوتِ النَّسْخِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَبِالنَّسْخِ الَّذِي وَصَفْنَا انْتِفَاءُ التَّطْبِيقِ وَوُجُوبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو اب تطبیق نہ ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۹ مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ

باب ۴۹: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ هٰذَا۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ اَنْ يَّرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ فَاَنْ يَّسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۹۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ

حضرت علی بن یحییٰ، اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ اِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ قُمْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اس سے کچھ کم ہوگا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہوگی۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

یحییٰ بن علی ابن خلاد زُرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِهٖ فَعَلِمْنَا اَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهٖ اَنَّهٗ اَدْنٰى مَا يَنْبَغِيْ بِهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ ذٰلِكَ فِيْهِ مُنْقَطِعًا عَنْهُ غَيْرُ مُكَافٍ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فِيْ اِسْنَادِهِمَا۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے!۔۔ اللھم لك رکعت الخ ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے“ اور آپ سجدے میں یوں کہتے: اللھم لك سجدت الخ ”یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میری چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے۔“

١٣٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ماجشون اور عبداللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے ”اللھم لك رکعت الخ ”یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت، مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

وَعَظْمِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کو پالنے والا ہے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت سے روکا گیا ہے، رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو (دیکھا) لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ لِي اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ "یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ "سبوح قدوس الخ" فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهٗ أَتَى جَارِيَتَهٗ فَالْتَمَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ حالت سجدہ میں کہہ رہے تھے "اللھم انی اعوذ برضاك الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ أُثْنِي عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيكَ۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "لا احصی ثناء علیك" کے الفاظ نہیں کہے البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثناء بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا"۔

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے "اللهم اغفر لی ذنبی الخ"۔ "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر بخش دے۔"

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ، حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ إِنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بِمَا أَحَبَّ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ فِىْ رُكُوْعِهٖ عَلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّنْقُصَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ فِىْ سُجُوْدِهٖ عَلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ۔

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پر اضافہ نہ کرے البتہ جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو، انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷: وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِىُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِىِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِىْ رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِىْ سُجُوْدِكُمْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کر دو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلىٰ" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کر لو۔

۱۳۱۸: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى ابْنُ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت موسیٰ بن ایوب، حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَيْضًا فِىْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِىْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ۔

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَمَرَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَمْرُهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم آپ کے گذشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ قَدْ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ مَا اَمَرَ بِہٖ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَۃَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَۃَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا فَہْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَیْمٌ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ صِلَۃَ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثًا وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فَھٰذَا اَیْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ وُقُوْفِہٖ عَلٰی دُعَاءٍ بِعَیْنِہٖ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَمَّا الرُّکُوْعُ فَلَا یُزَادُ فِیْہِ عَلٰی تَعْظِیْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَیَجْتَہِدُ فِیْہِ الدُّعَاءَ

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِحَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَیْنِ ذَکَرْنَاھُمَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْہِمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْہِ الرَّبَّ

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا جنھیں ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ:
انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو" کو پہلی روایات میں بیان کیے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے تو ممکن ہے

ناسخا لما تقدم من أفعاله قبل ذلك في الأحاديث الأول فيحتمل أن يكون أمرهم بالتعظيم في الركوع قبل أن ينزل عليه فسبح باسم ربك العظيم ويجتهدهم بالدعاء في السجود بما أحبوا قبل أن ينزل عليه سبح اسم ربك الأعلى فلما نزل ذلك عليه أمرهم بأن ينتهوا إليه في سجودهم على ما في حديث عقبة ولا يزيدون عليه فصار ذلك ناسخا لما تقدم منه قبل ذلك كما كان الذي أمرهم به في الركوع عند نزول فسبح باسم ربك العظيم ناسخا لما قد كان منه قبل ذلك.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعائیں کوشش کرنے کا حکم "سبح الاسم ربک الاعلیٰ" کے اترنے سے پہلے دیا ہو۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گذشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گذشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فإن قال قائل إنما كان ذلك من النبي صلى الله عليه وآله وسلم بقرب وفاته لأن في حديث ابن عباس كشف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الستارة والناس صفوف خلف أبي بكر.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

قيل له فهل في هذا الحديث أن تلك الصلاة التي توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعقبها أو أن تلك المرضة هي مرضته التي توفي فيها ليس في الحديث من هذا شيء وقد يجوز أن تكون هي الصلاة التي توفي بعقبها ويجوز أن تكون صلاة غيرها قد صح بعدها فإن كانت تلك هي الصلاة التي توفي بعدها فقد يجوز أن يكون سبح اسم ربك الأعلى أنزلت عليه بعد تلك قبل وفاته وإن كانت تلك الصلاة متقدمة لذلك فهي أحرى أن تجوز أن يكون بعد ما ذكرنا.

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپکے وصال سے پہلے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْهَا ذِكْرٌ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا وَقَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْهُ اِلٰى غَيْرِهِ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهٖ فِي الْقُعُوْدِ فَقَدْ عَلِمُوْهُ وَوَقَفُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا مَكَانَهٗ بِذِكْرٍ غَيْرِهٖ لِاَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعْظَمُ اَوْ اَللّٰهُ اَجَلُّ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا پس ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انھوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہ گار ہو گا

وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِيْرِ قَدْ اُبِيْحَ لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِيْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مُجَاوَزَتَهٗ اِلٰى مَا اَحَبَّ لَا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِي الْمَعْنٰى۔

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہ گار ہو گا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا جائز ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى اَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى اَنَّهٗ اُبِيْحَ لَهٗ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَاْمُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح ہو تو یہ بھی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی تجاوز جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔ ـــــــــ

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

ـــــــــ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی اس روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

۱۳۲۲۔ **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ " اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام جبرئیل و میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام "، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہٰذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا؛ جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔ ـــــــــ

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا أُوتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ أَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُولُوا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوا بِهِ رَبَّهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قرت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ ﷺ نے فرمایا جب دو دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اسکے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ فَأُبِيحَ لَهُ هٰهُنَا أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيرِ فِي مَوَاضِعِهِ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِي مَوْضِعِهِ وَمِنَ الْاِسْتِفْتَاحِ فِي مَوْضِعِهِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلَى غَيْرِهِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يَتَعَدّٰى إِلَى غَيْرِهِ.

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے پس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثنار کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَقُولَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا

باب ۵: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہنا مناسب ہے

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبُو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

عَوَانَةَ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸- **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا قول فرشتوں کے

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلٰى مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ جَمِيْعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَقُوْلُهَا الْإِمَامُ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِ وَإِنَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُهَا الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ الْإِمَامِ۔

اہل علم کا قول

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی دونوں کے قول کا بیان ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہٗ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے مقتدی نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ۔ **فَقَالُوْا** بَلْ يَقُوْلُ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خَاصَّةً۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ غَيْرِهٖ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَاسْتَحَالَ أَنْ يَّقُوْلَهَا مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا جائز نہ ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُوْنَ أَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا مَعَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ **فَلَمَّا** كَانَ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

وَلَيْسَ بِمَأْمُومٍ وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامُ أَيْضًا يَقُوْلُهَا كَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نفی بھی نہیں ہے، اس سلسلے میں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے "اللھم ربنا لك الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! آسمان بھی زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی اوفی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَزَادَ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

١٣٣٥ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **فَلَيْسَ** فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ وَلَا فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ مَنْ صَلَّى وَحْدَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُولُهُ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ أَمْ لَا۔

١٣٣٦ - **فَإِذَا** يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال داری کا ذکر آ گیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں یہاں کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ "سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد" کہے۔ ——— پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کہ وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے: ——— حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللھم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ يَجُوزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهٗ بَعْدُ لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوْتَ فَرَجَعْنَا اِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا.

تو ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی جزو کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا لہٰذا ہم دوسری حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری مذکورہ گفتگو پر اس میں کوئی دلیل ہے۔

۱۳۳۷- فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

حضرت ابوذئب، حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم سب سے زیادہ میری نماز، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا ولک الحمد بھی کہتے۔

۱۳۳۸- وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہا۔

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ.

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے نماز میں وہی

مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ اَيْضًا فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلٰوتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ اِمَامٌ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْاِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَوَجَدْنَا الْاِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَوَجَدْنَا اَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَاَحْكَامِ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَكَانَ الْاِمَامُ وَمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ بِخِلَافِ الْمَاْمُوْمِ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ اَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ اَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ

کچھ کیا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالتِ امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی اتباع میں امام بھی ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہ ہے۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قراءت، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی عمل کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ اگر امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آجائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ایسی صورت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا و لک الحمد کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

ذٰلِكَ اِلَى الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِىْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابوسعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے (رکوع سے) سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہوئے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلا فرما یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاُرِيَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گا یا اس کی مثل کوئی بات کہی (فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ۔

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما پھر انھوں نے ابو بکرہ کی ابو داؤد سے روایت (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَّمَا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا اَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض اوقات "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ، آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو "ربنا ولک الحمد" کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (اس کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ تَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن میں قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَآءَ قَالَ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ! قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَثِیْرِیُّ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِیِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِیِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ اَنَّهٗ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْکَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا۔ یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پہ کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰی عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انہوں

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بد دعا کرتے تھے جنہوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے "اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے"

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا

مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا اَقَنَتَ عُمَرُ فَقَالَ قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا انھوں نے پڑھی ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) ——

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی ہے۔

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِیُّ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَدَعَا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا تکبیر کہتے جب (قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا کی۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى حَیٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر اسے چھوڑ دیا

اَلْكَلَامُ فِیْ ذٰلِكَ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الَّذِيْ اٰخُذُ بِهٖ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک بن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ اِلٰى اَنَّهٗ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنھیں ہم نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا وَاِنَّمَا الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوْتِ قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَكَانَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ قُنُوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِلْمُهٗ۔

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیساکہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۶۸: **ثُمَّ** قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ۔

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

۱۳۶۹ ۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ اَنَّ قُنُوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كَانَ اِنَّمَا كَانَ مِنْ اَجْلِ مَنْ كَانَ يَدْعُوْا عَلَيْهِ وَاَنَّهٗ قَدْ كَانَ تَرَكَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقُنُوْتُ مَنْسُوْخًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بددعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

وَكَانَ اَحَدَ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَدْ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ اَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَصَارَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَنْسُوْخًا اَيْضًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ يَقْنُتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شئی" الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہو گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

۱۳۷۰ ۔ وَكَانَ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ كَانَ يَقْنُتُ كَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهٗ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ ۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کیا آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انہوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

۱۳۷۱ ۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

ثنا وهب و مؤمل قالا ثنا شعبة عن الحكم عن ابي الشعثاء قال سألت ابن عمر عن القنوت فقال ما شهدت وما رأيت هكذا في حديث وهب وفي حديث مؤمل ولا رأيت احدا يفعله۔

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۷۲ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن الاشعث عن ابيه قال سئل ابن عمر عن القنوت فقال وما القنوت فقال اذا فرغ الامام عن القراءة في الركعة الآخرة قام يدعو قال ما رأيت احدا يفعله واني لاظنكم معاشر اهل العراق تفعلونه۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے؟ انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

۱۳۷۳ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن منصور عن منصور عن تميم بن سلمة قال سئل ابن عمر عن القنوت فذكر مثله الا انه قال ما رأيت وما علمت۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

فتوجيه ما روي عن ابن عمر في هذا الباب انه رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا رفع رأسه من الركعة الآخرة قنت حتى انزل الله تعالى ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظلمون فترك لذلك القنوت الذي كان يقنته وسأله ابو مجلز فقال الكبر يمنعك من القنوت فقال ما احفظه من احد من اصحابي يعني من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا انهم لم يفعلوه بعد ترك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اياه وسأله ابو الشعثاء عن القنوت وسأله

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابو مجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابی رسول علیہ السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو۔ ان سے ابو الشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (ان دا ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ الْقُنُوْتِ مَا هُوَ مَا فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَامَ يَدْعُوْ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ لِأَنَّ مَا كَانَ هُوَ عِلْمَهُ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الدُّعَاءُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَأَمَّا قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَرَهُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهٖ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهٖ۔

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انھوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بناء پر انھوں نے انکار فرمایا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ نَسْخُ قُنُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَنَفْيُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَصْلًا وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ وَلَا خُلَفَاءُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انھوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ بِأَنَّ مَا كَانَ يَقْنُتُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دُعَاءٌ عَلٰى مَا كَانَ يَدْعُوْ عَلَيْهِ وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ الْآيَةَ فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انھوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بددعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شیء" کے ذریعے اسے منسوخ فرمادیا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا خُفَافُ بْنُ إِيْمَاءٍ فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُمْ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انھوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلہ غفار کو بخش دے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثَیِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَدْ اَخْبَرَاھُمَا فِیْ حَدِیْثَیْھِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَرَکَ ذٰلِکَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا۔

لوگوں پر لعنت بھیجی حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَفِیْ حَدِیْثَیْھِمَا النَّسْخُ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ خِفَافِ ابْنِ اَیْمَآءَ فَھُمَا اَوْلٰی وَاِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَیْمَآءَ وَفِیْ ذٰلِکَ وُجُوْبُ تَرْکِ الْقُنُوْتِ اَیْضًا۔

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ترک ثابت ہوتا ہے۔

وَکَانَ اَحَدُ مَنْ رُوِیَ عَنْہُ ذٰلِکَ اَیْضًا الْبَرَآءُ فَرُوِیَ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمْ یُخْبِرْ بِقُنُوْتِہٖ ذٰلِکَ مَا ھُوَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ الْقُنُوْتُ الَّذِیْ رَوَاہُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَنْ رَوٰی ذٰلِکَ مَعَھُمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اَیْضًا وَقَدْ قَرَنَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْھِمَا۔

ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَفِیْ اِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا عَلٰی اَنَّ مَا کَانَ یَفْعَلُہٗ فِی الْمَغْرِبِ مَنْسُوْخٌ لَیْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَہٗ اَنْ یَّفْعَلَہٗ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ مَا کَانَ یَفْعَلُہٗ فِی الْفَجْرِ اَیْضًا کَذٰلِکَ۔

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

وَکَانَ اَحَدُ مَنْ رُوِیَ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ فَرَوٰی عُمَرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی فَارَقَہٗ فَاَثْبَتَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْقُنُوْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَاَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتی کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہوئے انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ نہ ہونا ثابت کیا۔

ذٰلِكَ لَمْ يُنْسَخْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ خِلَافُ ذٰلِكَ فَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

حضرت ایوب محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں' پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد ؟ فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

وَرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ۔

وَرَوٰى قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

وَرَوٰى عَنْهُ حُمَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰى عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ۔

وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْكَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

فَضَادَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَخَالَفَهٗ فَلَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ بِاَحَدِ الْوَجْهَيْنِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاٰيًا رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰى غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰى مِمَّنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَيِّنُ لَنَا۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انھوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انھوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوجعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ الَّذِي ذَكَرَهُ أَنَسٌ فِي حَدِيثِ عَاصِمٍ فَلَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ شَيْءٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عمرو نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی، اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدَ مَنْ رَوَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ فَذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى الْآخَرِينَ وَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بددعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" الخ نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هٰكَذَا وَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۷۴ - فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ كَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَنْسُوخَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءُ عَلٰى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْقُنُوتُ الَّذِي مَعَ ذٰلِكَ فَلَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

۱۳۷۵۔ قِيلَ لَهُ إِنَّ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ الْقُنُوتِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيهِ ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ فَصَارَ ذِكْرُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِي كَانَ بِهِ النَّسْخُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات جو ہم سے یونس بن عبدالاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انہوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شئی" الآیۃ کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا۔ پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں ہے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نُزُولُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُوهُرَيْرَةَ عَلِمَهُ فَكَانَ يَعْمَلُ عَلٰى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقُنُوتِهٖ إِلٰى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ نُزُولَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَانْتَهَيَا إِلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوخَ الْمُتَقَدِّمَ۔

ممکن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انہیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي حَدِيثِ ابْنِ أَيْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِهٖ

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن ایماء کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَتَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْاَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا۔

آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ مکرمہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَغَيْرَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَىَّ۔

اس سے پہلے جو ہم نے یحییٰ بن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِىْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَاۗءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهٗ فِى الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ الْاٰخِرَةِ بِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتِ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِى النَّسْخِ كَذٰلِكَ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ فِيْهَا وَاُمِرْنَا بِتَرْكِهٖ۔

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۷۶۔ مَعَ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهٗ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكِ الْاَشْجَعِىُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابو مالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز قنوت پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ قَرِيبًا مِّنْ خَمْسِ سِنِينَ أَفَكَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مُحْدَثٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهٗ مَا رُوِّينَاهُ فِيمَا قَدْ رُوِّينَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهٗ فَإِذْ لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِي ذٰلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا۔ پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

۱۳۷۷ - فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيهَا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَالَ فِي قُنُوتِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ (آخر تک) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں تیرا شکر ادا کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

۱۳۷۸ - وَإِذَا صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا وَنُثْنِي عَلَيْكَ (آخر تک) (ترجمہ گذر چکا ہے)

۱۳۷۹ - وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ بِالسُّوْرَتَیْنِ۔

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَاَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللھم انا نستعینک واللھم ایاک نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ بِالْاَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوْتَہٗ وَاَنَا فِیْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِیْلُ کِلَاھُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَآءَۃِ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ کَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ ذَکَرَ لَہٗ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِی الْقُنُوْتِ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ قَنَتَ مَعَ اَبِیْہِ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَکَرْنَا وَرُوِیَ عَنْہُ خِلَافُ ذٰلِکَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا لیکن

۱۳۸۵- فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت میں نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ هٰذَا اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ وَلَا نَحْفَظُ قِيَامًا سَاعَةً يَعْنُوْنَ الْقُنُوْتَ.

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابوشہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ.

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

فَقَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَمْرَيْنِ فِي وَقْتٍ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

۱۳۹۱ - **فَإِذَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ فَأَخْبَرَنَا زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا قَنَتَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقْنُتْ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۲ - **فَإِذَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فَأَخْبَرَ الْأَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ إِنَّهُ كَانَ إِذَا حَارَبَ يَدْعُو عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَيَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ" قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَمَا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدُ۔

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالت جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیء الخ"، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ قَبْلَ الْقِتَالِ وَإِنَّمَا نُسِخَتْ عِنْدَهُ الدُّعَاءُ فِي حَالِ عَدَمِ

پس حضرت عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت نے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالت جنگ کی دعا منسوخ ہو گئی۔ مگر

الْقِتَالِ اَلَا اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

(کم از کم) اس سے ان لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہو گیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَ اَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَ اَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ وَ اَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابو حصین سے وہ عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے سامنے قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهٗ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا؛ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود

قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِى الْفَجْرِ وَاَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيْهَا عَلِىٌّ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا۔

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے سب سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحْرِزُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْهَا هٰهُنَا لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا فَكَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَعْدَاۤئِهٖ فِى الْقُنُوْتِ فِى الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالت جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَذْهَبَ عَلِىٍّ فِى الْقُنُوْتِ هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ الَّذِىْ وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ عَلِىٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ اِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الْمَغْرِبِ فِيْمَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

۱۳۹۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِىٍّ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ وَاِنَّ عَلِيًّا اِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيْهَا مِنْ اَجْلِ الْحَرْبِ فَقُنُوْتُهٗ فِى الْفَجْرِ اَيْضًا عِنْدَنَا كَذٰلِكَ۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی پس آپ کا نمازِ فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

۱۳۹۹- وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَرُوِىَ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا فِيْ اَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا جَازَ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ۔

فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافٌ لِهٰذَا

۱۴۰۱ - فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔

ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے۔ ــــ (تو دیکھا) ــــ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُجَاهِدٌ اَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ دَارِهِ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهٗ۔

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت حصین بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ اَبُوْ رَجَاءٍ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ وَكَانَ اَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاِنَّمَا كَانَتْ صَلٰوتُهٗ مَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَكَانَ مَذْهَبُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَذْهَبُ عُمَرَ وَعَلِيٍّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِيْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ۔

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے

۱۴۰۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ اَوْ فِيْ اَكْثَرِهَا فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ وَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهٗ وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ لَمْ نَعْلَمْهُ اَمَّ النَّاسَ اِلَّا فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَ الْاَمْرُ صَارَ اِلَيْهِ۔

فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ اَنَّهُمْ قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ خِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ هِيَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت یا اکثر مدت میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے، کیونکہ ہمارے علم کے مطابق انھوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ برسر اقتدار تھے پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب علی ابن ابیطالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں مخالفت کی کہ وہ حالت جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے۔ جب غیر حالت جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔

جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے حالت جنگ میں یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلٰوتَانِ لَا قُنُوْتَ فِيْهِمَا فِيْ حَالِ الْحَرْبِ وَفِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ اَنْ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ الْحَرْبِ اَيْضًا وَقَدْ رَاَيْنَا الْوِتْرَ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِّنْهُمْ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً فَكَانُوْا اِنَّمَا يَقْنُتُوْنَ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَيْرِهِ فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْقُنُوْتُ فِيْمَا سِوَاهَا يَجِبُ لِعِلَّةِ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِعِلَّةٍ غَيْرِهَا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ يَجِبُ لِمَعْنًى سِوٰى ذٰلِكَ۔

پس جب ان دو نمازوں میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالتِ جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بنابریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۳ وَمَا يُبْدَءُ بِوَضْعِهٖ فِي السُّجُوْدِ الْيَدَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِاَنَّهٗ قَالَ لَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَالْبَعِيْرُ اِنَّمَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَاَمَرَهٗ هٰهُنَا اَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيْرُ وَنَهَاهُ فِيْ اَوَّلِ الْكَلَامِ اَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ۔

بیان مسئلہ

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ تَثْبِيْتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيْحِهٖ وَنَفْيِ الْاِحَالَةِ مِنْهُ اِنَّ الْبَعِيْرَ رُكْبَتَاهُ فِيْ يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُوْ اٰدَمَ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْرُكْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ رِجْلَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ اَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ فَيَكُوْنُ مَا يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہوگا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْبَدَايَةَ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُوْدِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاٰثَارِ.

روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے: —— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

۱۴۱۵۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۱۴۱۶۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكُ بُرُوكَ الْفَحْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعْنٰى هٰذَا لَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلٰى يَدَيْهِ.

یہ روایت حضرت اعرج کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

۱۴۱۷۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

۱۴۱۸۔ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَائِلًا كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيقٌ وَهُوَ أَبُو لَيْثٍ كَذَلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَشَقِيقٌ أَبُو لَيْثٍ هَذَا فَلَا يُعْرَفُ۔

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابو لیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابو لیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابو لیث معروف نہیں ہیں۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُبْدَأُ بِوَضْعِهِ فِي ذَلِكَ نَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَكَانَ سَبِيلُ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ أَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَإِنَّمَا الْاخْتِلَافُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَأَتِ الرِّوَايَاتُ فِيهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوَى وَائِلٌ فَهَذَا حُكْمُ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ فِي ذَلِكَ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں متقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِي أُمِرَ بِالسُّجُودِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ أَعْضَاءٍ بِذَلِكَ جَاءَتِ الْآثَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

۱۴۱۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُمِرَ الْعَبْدُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ أَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

۱۴۲۰۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِذَا سَجَدَ

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص‘ حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ہاتھ ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۲۲- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالعزیز بن محمد‘ یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۴۲۳- وَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءُ هِيَ الَّتِي عَلَيْهَا السُّجُودُ۔

حضرت عطاء‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِيُعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْهَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَجَدَ يَبْدَأُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے۔ تو ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے رکھتا

أَحَدِ هٰذَيْنِ إِمَّا رُكْبَتَاهُ وَإِمَّا يَدَاهُ ثُمَّ رَأْسُهُ بَعْدَهُمَا وَرَأَيْنَاهُ إِذَا رَفَعَ بَدَأَ بِرَأْسِهٖ فَكَانَ الرَّأْسُ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ ثُمَّ يُثَنِّيْ بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهٖ بِرَفْعِ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ وَهٰذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ جَمِيْعًا فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فِي حُكْمِ الرَّأْسِ إِذَا كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ لِمَا كَانَ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُوْنَ الْيَدَانِ كَذٰلِكَ لَمَّا كَانَتَا مُقَدَّمَتَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُوْنَا مُؤَخَّرَتَيْنِ عَنْهُمَا فِي الْوَضْعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِمَا۔

ہے اس کے بعد سر رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اٹھاتا ہے تو پہلے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہییں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اس طرح مروی ہے۔

١٤٢٥- كَمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَقَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِيْ صَلٰوتِهٖ أَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر نیچے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

١٤٢٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ حُفِظَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رُكْبَتَيْهِ كَانَتَا تَقَعَانِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

١٤٢٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا أَحْمَقُ أَوْ مَجْنُوْنٌ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوحمید، ابو اُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) ٹکا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِي يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهٖ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهٖ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۴۲۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

۱۴۳۰۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلٰوۃَ اَبِیْ فَحَدَّثَنِیْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْہَہٗ بَیْنَ کَفَّیْہِ۔

ہیں میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز سمجھ نہیں سکتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ابْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَاَلْتُہٗ اَیْنَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَضَعُ جَبْہَتَہٗ اِذَا صَلّٰی قَالَ بَیْنَ کَفَّیْہِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان۔

فَکَانَ کُلُّ مَنْ ذَہَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْمَنْکِبَیْنِ یَجْعَلُ وَضْعَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ حِیَالَ الْمَنْکِبَیْنِ اَیْضًا وَکُلُّ مَنْ ذَہَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْاُذُنَیْنِ یَجْعَلُ وَضْعَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ حِیَالَ الْاُذُنَیْنِ اَیْضًا۔

پس جو لوگ آغازِ نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ، کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وَقَدْ ثَبَتَ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ہٰذَا الْکِتٰبِ تَصْحِیْحُ قَوْلِ مَنْ ذَہَبَ فِی الرَّفْعِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ اِلٰی حِیَالِ الْاُذُنَیْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَیْضًا قَوْلُ مَنْ ذَہَبَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ حِیَالَ الْاُذُنَیْنِ اَیْضًا وَ ہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اور اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۵ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَاَنَا حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ.

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا اَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْاَرْضِ.

۱۴۳۵ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِيْ حَدِيثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انھیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا، چنانچہ انھوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کر دو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

الْقَاسِمِ اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ قَالُوْا وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

طریقہ یہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

۱۴۳۶- **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ اِنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَاٰى ذٰلِكَ اَوْ اَخَذَهٗ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَاَلَهٗ رَبِيْعَةُ عَنْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ اِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سُنَّةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہوسکتا ہے انھوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرا اور مجھ سے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو (نماز میں) بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انھوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں (چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں) تو انھوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پر بیٹھتا کیوں کہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

لَوْ حُمِلْتَا فِيْ قَعَدْتُ عَلٰى اِحْدٰهُمَا وَاَقَمْتُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِحْدٰهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْاُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى اِحْدٰهُمَا وَيُنْصِبُ الْاُخْرٰى فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۴۳۷ - وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَلْسَةِ الْاُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابو حمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپکی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھایا کرتے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۴۳۸ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو حمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ.

۱۴۳۹- حَدَّثَنِيْ أَبُو الْحُسَيْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ.

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا سَوَاءٌ عَلٰى مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ يَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا.

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَهٗ وَجَعَلَ حَلْقَةً بِالْاِبْهَامِ وَ الْوُسْطٰى ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ بِالْاُخْرٰى.

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔
حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهٗ يَدْعُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ فِيْ آخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں جو مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۴۲- **فَإِذَا** فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ أَنَّهٗ وَجَدَ عَشَرَةً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے لہٰذا ہم نے ان کی صحتِ روایت اور استقامت سند کو دیکھا۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انھوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّهٗ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضُعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهٗ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهٗ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهٗ وَأَنَّ حَدِيْثَهٗ بِآخِرِهٖ قَدْ دَخَلَهٗ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهٖ فَأَبُوْ صَالِحٍ سِمَاعُهٗ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهٗ يَحْيَى مِنْ حَدِيْثِهٖ مَعَ أَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہو گئی کیونکہ وہ محمد بن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آگئی۔ یحییٰ ابن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ ابن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے بھولنے) کی مقتضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

حَدِيْثَ أَبِي حُمَيْدٍ وَوَصَلَهُ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ.

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ أَوْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَأَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَكَيْفَ فَقَالَ اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَأَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَأَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ أَيْضًا ثُمَّ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا مُصَوِّبِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرٰى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے ہیں عیاش یا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مجلس میں ابوہریرہ، ابو اُسید اور ابوحمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انھوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابوحُمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا میں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی فرماتے ہیں وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔ پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد" کہا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ گئے، ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ أَيْضًا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَدْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى هٰذَا الْحَدِيثَ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ عِيسَى أَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ أَيْضًا فِي الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيرُ فِي الدُّعَاءِ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

حسن ابن حر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسیٰ (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي حَدِيثِهِ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ.

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبدالحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

۱۴۴۶- حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مِنْ أَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلٰوتَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابوحمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر "ربنا لک الحمد" کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَحَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَإِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ۔

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو پنجوں پر کھڑا کرتے اور تشہد پڑھتے۔

فَهٰذَا أَصْلُ حَدِيْثِ أَبِيْ حُمَيْدٍ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ إِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَائِلٍ وَالَّذِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٌ عِنْدَنَا عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّهٗ حَضَرَ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا قَتَادَةَ وَوَفَاةُ أَبِيْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ لِأَنَّهٗ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَأَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً أَوْ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ ابْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

تو یہ ابو حمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں پہلے تعدے کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابو حمید سے متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس وقت کیا تھی؟ تو جب حضرت ابو حمید سے متصل روایت حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدہ میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہو گا یا فرض، اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۷۴۳۔ **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ ———— حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا۔

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

بَابُ ۵۶ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

۱۴۴۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرما رہے تھے کہ کہو "التحیات للہ والزاکیات" الخ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۴۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو پھر تشہد پڑھتے تو کہتے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتِ الْعَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَقَالُوْا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ۔

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذًا لَمَا خَالَفَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهٖ وَرَوٰى اَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
ان میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

١٤٥٣- فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ وَأَبُوْ عَامِرٍ قَالُوْا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرائیل السلام علی میکائیل" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

١٤٥٤- وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٤٥٥- وَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٥٦- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٥٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِيْقٌ فَذَكَرَ

ابو احمد اور ابو نعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابو نعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالُوْا وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ اَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَقَّنَنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِىْ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ فَكَانُوْا يُخْفُوْنَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی۔ آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کرکے سکھائی، پھر انھوں نے تشہد بیان کی جس کا حضرت ابو وائل کی روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا، انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ الضَّبِّىُّ قَالَ ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَّمَنْصُوْرٍ وَسُلَيْمَانَ وَمُحِلٍّ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهٗ۔

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور، سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

۱۴۶۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَا نَدْرِىْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُّسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ اَوْ قَالَ جَوَامِعَهٗ فَقَالَ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۶۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الصَّلٰوۃِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۲- فَرُوِیَ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اللَّیْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک)، تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ــــ آخر تک۔

۱۴۶۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰاتُ لِلّٰہِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُهُنَّ عَلَی الْمِنْبَرِ یُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ قُلْتُ فَلَمْ یَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

وَخَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَابِیْ الْمَکِّیُّ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ بن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے اپنا ہاتھ میری رانوں پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

قَضٰی صَلٰوتَهٗ ضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلٰوةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا قَالَ فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

تشہد نہ سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انھوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۲۶۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَيَحْيٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ قَالَا ثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا اَنَّ يَحْيٰى زَادَ فِیْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُّ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

۱۲۶۶ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يُعَلِّمُنِی التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھا رہے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہدان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ وَزِدْتُ فِيْهَا مَا يَدُلُّ اَنَّهٗ اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ عُمَرَ اِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَبُوْبَكْرٍ۔

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً۔

فَهٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّهٗ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلَّمَهٗ مُجَاهِدًا فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ مَا اَخَذَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخَذَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ۔

١٤٦٨ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

١٤٦٩ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

حضرت ابوصدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں۔ اس ضمن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت ابوالمتوکل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اسی طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس

ابنُ مرزوقٍ قال ثنا ابو عامرٍ العقديُّ قال ثنا ايمنُ بنُ نابلٍ قال حدثني محمدُ بنُ مسلمٍ ابو الزبيرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ قال كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم يعلّمنا التشهّدَ كما يعلّمنا السورةَ من القرآنِ بسمِ اللهِ وباللهِ ثمّ ذكرَ مثلَ تشهّدِ ابنِ مسعودٍ سواءً الّا انّه قال عبدُ اللهِ ورسولُه واسألُ اللهَ الجنّةَ واعوذُ باللهِ من النّارِ۔

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے ۔ "بسم اللہ و باللہ" پھر انہوں نے بالکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے "عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار" کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وخالفه في ذلك ابو موسى الاشعريُّ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے

۱۴۷۰۔ **فروى** عنه في ذلك عن النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم ما قد حدثنا ابو بكرةَ وابنُ مرزوقٍ قال ثنا سعيدُ بنُ عامرٍ قال ثنا سعيدُ بنُ ابي عروبةَ عن قتادةَ عن يونسَ ابنِ جبيرٍ عن حطّانَ بنِ عبدِ اللهِ الرقاشيِّ قال سمعتُ ابا موسى الاشعريَّ يقولُ انّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم خطبنا فعلّمنا صلوتَنا وبيّن لنا سنّتَنا فقال اذا كان في القعدةِ الثانيةِ فليكن من قولِ احدِكم التحيّاتُ الطيّباتُ الصّلواتُ للهِ السّلامُ او قال سلامٌ شكّ سعيدٌ عليكَ ايّها النبيُّ ورحمةُ اللهِ السّلامُ علينا وعلى عبادِ اللهِ الصّالحين اشهدُ ان لا الٰهَ الّا اللهُ وانّ محمّدًا عبدُه ورسولُه۔

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ اسلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ"

۱۴۷۱۔ **حدثنا** ابنُ مرزوقٍ قال ثنا عفّانُ قال ثنا همّامٌ قال ثنا ابو غلابٍ يونسُ بنُ جبيرٍ انّ حطّانَ بنَ عبدِ اللهِ الرقاشيَّ حدّثه قال قال لي ابو موسى الاشعريُّ انّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم خطبنا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۲ - فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا اَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابو اسلم موذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْاَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا فِيْهَا اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا نامناسب ہے البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

حرفا یزید علی غیرہ وھو المبارکات فقال قائلون ھو اولی من حدیث غیرہ اذ کان قد زاد علیہ والزائد اولی من الناقص وقال آخرون بل حدیث ابن مسعود وابی موسی وابن عمر الذی رواہ مجاھد وابن بابا اولی لاستقامۃ طرقھم واتفاقھم علی ذلک لان ابا الزبیر لا یکافی الاعمش ولا منصورا ولا مغیرۃ ولا اشباھھم ممن روی حدیث ابن مسعود ولا یکافی قتادۃ فی حدیث ابی موسی ولا یکافی ابا بشر فی حدیث ابن عمر ولو وجب الاخذ بما زاد وان کان دونھم لوجب الاخذ بما زاد ایمن بن نابل علی اللیث عن ابی الزبیر فانہ قد قال فی التشھد ایضا بسم اللہ ولوجب الاخذ بما زاد ابو اسلم عن عبد الزبیر فانہ قد قال فی التشھد ایضا بسم اللہ وزاد ایضا علی ما فی ذلک من الزیادۃ علی حدیث ابن مسعود فلما کانت ھذہ الزیادۃ غیر مقبولۃ لانہ لم یزدھا علی اللیث مثلہ لم یقبل زیادۃ ابی الزبیر فی حدیث ابن عباس علی عطاء بن ابی رباح لان ابن جریج رواہ عن عطاء عن ابن عباس موقوفا ورواہ ابو الزبیر عن سعید بن جبیر وطاؤس عن ابن عباس مرفوعا ولو ثبتت ھذہ الاحادیث کلھا وتکافأت فی اسانیدھا لکان حدیث عبد اللہ اولاھا لانھم قد اجمعوا انہ لیس للرجل ان یتشھد بما شاء من التشھد غیر ما روی من ذلک فلما ثبت ان التشھد بخاص من الذکر وکان ما رواہ عبد اللہ قد وافقہ علیہ کل من رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ و

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ "مبارکات" ہے

پس کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور زائد ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابا نے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت مضبوط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسیٰ کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ایمن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابواسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انہوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہوگی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَیْرُہٗ وَزَادَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ مَا لَیْسَ فِیْ تَشَہُّدِہٖ کَانَ مَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَیْہِ مِنْ ذٰلِکَ اَوْلٰی اَنْ یَّتَشَہَّدَ بِہٖ دُوْنَ الَّذِیْ اخْتُلِفَ فِیْہِ وَحُجَّۃٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا عَبْدَ اللّٰہِ شَدَّدَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی اَخَذَ عَلٰی اَصْحَابِہِ الْوَاوَ فِیْہِ کَیْ یُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَیْرَہٗ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلِہٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ دُوْنَ مَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِہٖ۔

لیے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی بھی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپ کے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

۱۴۷۳۔ **فَمِمَّا** رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْمَا ذَکَرْنَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْخُذُ عَلَیْنَا الْوَاوَ فِی التَّشَہُّدِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

۱۴۷۴۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یَحْیٰی عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ رَجُلًا یَقُوْلُ فِی التَّشَہُّدِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَتَاْکُلُ۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سنا "بسم اللہ التحیات للہ" تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

۱۴۷۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّ الرَّبِیْعَ بْنَ خُثَیْمٍ لَقِیَ عَلْقَمَۃَ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اَزِیْدَ فِی التَّشَہُّدِ وَمَغْفِرَتُہٗ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَۃُ نَنْتَہِیْ اِلٰی مَا عُلِّمْنَاہُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۴۷۶۔ **حَدَّثَنَا** فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِیْ خُطْبَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالْمُبَارَکَاتُ قَالَ فَاْتِہٖ فَقُلْ لَہٗ اِنَّ الْاَسْوَدَ یَنْہَاکَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنَّ عَلْقَمَۃَ

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابو الاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا ان کے پاس جا کر کہو کہ ابو الاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

ابْنِ قَيْسٍ تَعَلَّمَهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ۔

فَلِهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ اِذْ كَانُوْا قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَشَهَّدَ اِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

پس ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵: نماز میں سلام کا طریقہ

۱۴۷۷- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَرَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيْ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے) "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ سَعْدٍ هٰذَا إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ غَيْرُهُ۔

کی اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جب کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۸- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ مِنْ هٰهُنَا وَمِنْ هٰهُنَا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ادھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

۱۴۷۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهٖ وَإِتْقَانِهٖ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَ تَقَدُّمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ مُصْعَبٍ كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَكِ كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو ان سے قدیم اور صاحب جلالت ہیں بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

۱۴۸۰- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

فَقَدْ انْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا مَا رَوَی الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۴۸۱۔ فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ یَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوةً ذَکَّرَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ نَسِیْنَاهَا اَوْ تَرَکْنَاهَا عَلٰی عَمْدٍ فَکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آ گئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی الْعَبْسِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ اسود بن یزید اور ابو الاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد (حضرت اسود) سے اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى اَمِيْرٌ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ اَنّٰى عَلِمَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت ابومعمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک امیر نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی تو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے اسے کہاں سے سیکھا؟ حکم نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت صلہ بن زفر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تو تکبیر کہتے ہیں اور دائیں بائیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سلام پھیرتے تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اِذَا

حضرت عبیداللہ ابن قبطیہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہاتھوں کو اٹھا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہاتھوں سے سلام کہتے ہیں وہ ناپچنے

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِاَيْدِيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے السلام علیکم، السلام علیکم۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابو عنبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی الْفُضَیْلِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَرِیْزٍ اَنَّ قَیْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ عُمَیْرَةَ الْحَضْرَمِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَنْ یَسَارِهٖ وَیُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَیْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ وَبَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ قَالَ اَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمِنْهَالُ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَأَمَّا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مِنْ مُخَالَفَةِ الْحَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهٗ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہوگی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں لغوی نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۰۳- وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت زہیر بن محمد حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ أَصْلُهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو ابْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْهُ تُضَعَّفُ جِدًّا هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ فِيْمَا حَكٰى لِيْ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا لَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّ فِيْهَا تَخْلِيْطًا كَثِيْرًا

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ تُعَارِضُهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحییٰ ابن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبدالرحمن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت غلط ملط ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیل لہ بابی بکر و عمر قد روینا ذلک عنہما فیما تقدم من ھذا الباب۔

کا تعارض ہے؟ اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کے موقف) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

۱۵۰۴- وقد حدثنا حسین بن نصر وعلی بن شیبۃ قالا ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن حماد عن ابی الضحی عن مسروق قال کان ابو بکر یسلم عن یمینہ وعن شمالہ ثم ینفتل ساعتئذ کانہ علی الرضف۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

۱۵۰۵- حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد ووھب قالا ثنا شعبۃ وھشام ح وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو عامر قال ثنا ھشام عن حماد فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ہشام، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۶- حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی رزین قال صلیت خلف علی ابن ابی طالب فسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۵۰۷- حدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عاصم عن ابی رزین قال کان علی یسلم عن یمینہ وعن شمالہ قیل لسفیان علی قال نعم۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں۔

۱۵۰۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ عن عاصم عن ابی رزین قال صلیت خلف علی وعبد اللہ فسلما تسلیمتین۔

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

۱۵۰۹- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زھیر عن ابی اسحق عن شقیق بن سلمۃ عن علی انہ کان یسلم فی الصلوۃ عن یمینہ وعن شمالہ۔

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۰- حدثنا سلیمان بن شعیب قال

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قال ثنا ابن الخصيب قال ثنا همام عن عطاء ابن السائب عن ابي عبد الرحمن السلمي انه صلى خلف علي وابن مسعود فكلاهما يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن شقيق عن علي انه كان يسلم في الصلوة عن يمينه وعن شماله۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا عثمان بن ابي شيبة قال ثنا جرير عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله ان اميرا صلى بمكة فسلم تسليمتين فقال ابن مسعود انى علقها **فسمعت** ابن ابي داؤد يقول قال يحيى بن معين هذا من اصح ما روي في هذا الباب۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سے سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا شعبة عن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب قال كان عمار اميرا علينا سنة لا يصلي صلوة الا سلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر تھے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴۔ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه انه راى سهل ابن سعد الساعدي اذا انصرف من الصلوة يسلم عن يمينه وعن شماله۔

حضرت عبد العزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قال ابو جعفر فهؤلاء اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ابو بكر وعمر

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِأَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ **فَإِنْ** أَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

١٥١٥ - **وَاحْتَجَّ** بِمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ وَائِلٍ أَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيْمَ قَالَ وَاحِدَةً

قَالَ **فَكَيْفَ** يَجُوْزُ أَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَأٰى عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ أَفَتَرٰى عَمَّنْ حَفِظُوا الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِيْ فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ **قِيْلَ** لَهٗ إِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ إِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالَّذِيْ أَرَادَهٗ أَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپ کے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھتے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب انکی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انھوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا سلام! فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انھیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انھوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انھیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتداء کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع و سجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں وہ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوٰتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً وَيُسَلِّمُونَ فِي سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَتَيْنِ فَهٰكَذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوٰتِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶۔ **وَذُكِرَ** فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوهِهِمَا۔

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷۔ **وَمَا** حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِي لَيْلٰى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِينَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ۔

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ مِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِيْ يُخَالِفُهُمَا فَالَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى لِاِقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا وَلِمُوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوْضِهَا اَوْ مِنْ سُنَنِهَا

باب ۵۸: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَاِحْرَامُهَا التَّكْبِيْرُ وَاِحْلَالُهَا التَّسْلِيْمُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آنا ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ فَصَلٰوتُهٗ بَاطِلَةٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک قوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

بِغَيْرِهٖ ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَاْيِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جبکہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انھوں نے یوں ذکر کیا ہے

۱۵۲۲ - **فَذَكَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھالے تو نماز مکمل ہو گئی۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ اِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهٗ اَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهٗ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ اَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلها التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریمہ تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب بھی یہ ہوگا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

الدُّخُولُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ
مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ
مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ
ذٰلِكَ **مِنْ** ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ
عَلَى امْرَأَةٍ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَ عَلَيْهَا
وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا
وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ
يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ
إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَإِنْ تَكُونَ
الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ
طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا
أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ
كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ
عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ
الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ
وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ
هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ
مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَ
الْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ
وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ
فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونَ الدُّخُولُ
فِيهَا غَيْرَ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ
فِيهَا الْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يَخْرُجُ
بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى
أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ
فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۱۵۲۳- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا
أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے
کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی
اس کے علاوہ کو اپنایا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے
نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح
کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد
ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طوالت
اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا
حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک
ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس امر بہ طریقے کے علاوہ طلاق
دے "تین طلاقیں دے، یا حالت حیض میں طلاق دے" تو طلاق لازم
ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے
صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے
ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب
بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے
خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے
سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر
آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ
باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے
لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر
نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کوئی بھی راستہ اختیار کرے
نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے کہ اس میں
اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور
باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور
کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے
سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَّبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السُّجُوْدِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اِذَا هُوَ اَحْدَثَ۔

سجدے سے سر اٹھانے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز ہو گئی۔

۱۵۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت معاذ بن حکم، حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَاَحْدَثَ هُوَ اَوْ اَحَدٌ مِّمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنی پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم، سفیان ثوری سے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابوبکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابوداؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں پھر میں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

ابْنِ أَنْعُمٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيْتَهُمَا جَمِيْعًا فَقَالَ كِلَيْهِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّيْ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ صَلٰوتِهِ وَقَضَى تَشَهُّدَهُ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ فَلَا يَعُوْدُ لَهَا۔

کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر میں (سجدے سے) سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے یوں استدلال کیا ہے:-

۱۵۲۷: **وَاحْتَجَّ** الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ غَسَّانَ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَابِ التَّشَهُّدِ وَقَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

۱۵۲۸ - **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۹ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فَرَوَوْا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا۔

۱۵۳۰- مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ وَكِيْعٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ اِنْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمُ اِذْنٌ بِاِنْقِضَاءِ هَا.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تشہد، اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۵۳۱- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَدْخَلَ فِى الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِّنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَاٰهُ مُفْسِدًا لَهَا اِذًا لَاَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا اِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيْمٍ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِىَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْاَرْبَعِ لِاَنَّهٗ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوْبِ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهٗ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ بِخِلَافِهٖ فَهُوَ سُنَّةٌ۔

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اسے مفسد نماز نہ خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سنت ہے۔

وَقَدْ رُوِىَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پھر اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے، اگر نماز کم ہو تو اسے

الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ نَقَصَتْ فَقَدْ اَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَاِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهٗ نَافِلَةً **فَقَدْ** جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَاِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا اِلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَاَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا **فَكَانَ** تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِاَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ **وَاَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ قَالُوْا رَاَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدًا لِلتَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يُتَشَهَّدُ بِهٖ فَكُلٌّ اَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْاَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَيَكُوْنَ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فَيَكُوْنُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْاَوَّلُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً وَقَدْ رَاَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا

پورا کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہوگئی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اُس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اُس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے۔

بطور قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں، بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے افعال کا ہے پس وہ بھی سنت (واجب) ہوگا۔ ——— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام باتیں

أيضًا كله كذلك فالنظر على ما ذكرنا أن يكون القعود فيها أيضًا كله كذلك فلما كان بعضه باتفاقهم سنة كان ما بقي منه كذلك أيضًا في النظر واحتج عليهم الآخرون فقالوا قد رأينا القعود الأول من قام عنه ساهيًا حتى استتم قائمًا أمر بالمضي في قيامه ولم يؤمر بالرجوع إلى القعود وقد رأينا من قام من القعود الآخر ساهيًا حتى استتم قائمًا أمر بالرجوع إلى قعوده قالوا فما يؤمر بالرجوع إليه بالقيام عنه فليس ذلك بفرض ألا ترى أن من قام عليه وسجدة من صلاته حتى استتم قائمًا أمر بالرجوع إلى ما قام عنه لأنه قام فترك فرضًا فأمر بالعود إليه وكذلك القعود الآخير ما أمر الذي قام عنه بالرجوع إليه كان ذلك دليلًا أنه فرض ولو كان غير فرض إذًا لما أمر بالرجوع إليه كما لم يؤمر بالرجوع إلى القعود الأول فكان من الحجة عليهم للآخرين أنه إنما أمر الذي قام من القعود الأول حتى استتم قائمًا بالمضي في قيامه وأن لا يرجع إلى قعوده لأنه قام من قعود غير فرض فدخل في قيام فرض فلم يؤمر بترك الفرض والرجوع إلى غير الفرض وأمر بالتمادي على الفرض حتى يتمه فكان لو قام عن القعود الأول فلم يستتم قائمًا أمر بالعود إلى القعود لأنه ما لم يستتم قائمًا فلم يدخل في فرض فأمر بالعود مما ليس بسنة ولا فرض إلى القعود الذي هو سنة وكان يؤمر بالعود مما ليس بسنة ولا فريضة

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ـــــــ

ـــــــ اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمہ سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اُسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا ـــــــ ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ غیر فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور وہ فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

إِلَى مَا هُوَ سُنَّةٌ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا هُوَ فَرِيضَةٌ وَكَانَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِي سُنَّةٍ وَلَا فِي فَرِيضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُودٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِي فِيمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ كَمَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُودِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَبِهٰذَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ

قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُونَ وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى ذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقُعُودَ الْآخِرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ بِمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۱۵۳۲- كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ۔

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيدِيُّ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَأَحْدَثَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَقَدْ

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہو اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اس کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض، جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگرچہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب دہرانا ہے (معناً روایت کیا)

مَضَتْ صَلٰوتُہٗ اَوْ قَالَ فَلَا یَعُوْدُ اِلَیْھَا۔

بَابُ ۵۹ الْوِتْرِ

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَۃُ ح وَحَدَّثَنَا بَکَّارٌ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ ثَنَا الْخُصَیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَلَّدُوْہُ وَجَعَلُوْہُ اَصْلًا وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَ بَعْضُھُمُ الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکْعَاتٍ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ وَقَالَ بَعْضُھُمُ الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکْعَاتٍ یُسَلِّمُ فِی الْاِثْنَتَیْنِ مِنْھُنَّ وَفِیْ اٰخِرِھِنَّ وَکَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ قَدْ یَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی

باب ۵۹: وتروں کا بیان

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ رَكْعَةً مَعَ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهٗ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ وِتْرًا لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ لَهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے گزر گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو، دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب، حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بُدیل بن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۴۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيمَةٍ وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا وَذَلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهُ وِتْرٌ وَقَوْلُهُ يَفْصِلُ بِتَسْلِيمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ التَّسْلِيمَةُ يُرِيدُ بِهَا التَّشَهُّدَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّسْلِيمُ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ

حضرت سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

۱۵۵۰- فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کر دو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

فَفِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْاِثْنَتَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيلِ.

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا بكر ابن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عقبة بن مسلم قال سألت عبد الله بن عمر عن الوتر فقال أتعرف وتر النهار قلت نعم صلوة المغرب قال صدقت أو أحسنت ثم قال بينا نحن في المسجد قام رجل فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الوتر أو عن صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فإذا خشيت الصبح فأوتر بواحدة۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تم نے سچ کہا یا (فرمایا) تو نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۵۵۳۔ أفلا ترى أن ابن عمر حين سأله عقبة عن الوتر فقال أتعرف وتر النهار أي هو كهو وفي ذلك ما ينبئك أن الوتر كان عند ابن عمر ثلثا كصلوة المغرب إذ جعل جوابه لسائله عن وتر الليل أتعرف وتر النهار صلوة المغرب ثم حدثه بعد ذلك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بما ذكرنا فثبت أن قوله فأوتر بواحدة أي مع شيء تقدمها توتر بتلك الواحدة مما صليت قبلها وكل ذلك وتر۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ وتر بنالو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر

۱۵۵۴۔ وقد بين ذلك أيضا ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن أبي مريم قال ثنا محمد بن جعفر قال أخبرني موسى بن عقبة عن أبي إسحق عن عامر الشعبي قال سألت ابن عباس وابن عمر كيف كان صلوة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالليل فقالا ثلث عشرة ركعة ثمان ويوتر بثلث وركعتين بعد الفجر۔

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے ـــــ حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتیں۔

۱۵۵۵۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال

حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں: . . .

ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَخْزُوْمِيُّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّفْصِلَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَاَخَافُ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ هِيَ الْبُتَيْرَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ تُرِيْدُ سُنَّةَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ سُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے ارکان کی جدا جدا کرنے کا حکم دیا، اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے بُتَیرا (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ ذِكْرِهَا وِتْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

حضرت سعید بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَاَخْبَرَتْ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ لَا يُسَلِّمُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ بَعْدُ اَحَادِيْثُ فِي الْوِتْرِ اِذَا كُشِفَتْ رَجَعَتْ اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا۔

یزید بن زریع حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنی ہیں۔

۱۵۵۸- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ حُرَّةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِفْتَتَحَ صَلَاتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ فَاَخْبَرَتْ هٰهُنَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَنَظَرْنَا فِيْمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ۔

تو ام المؤمنین نے بیان بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں، آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہوتیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

۱۵۵۹- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اللَّيْلَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰی سِتَّ رَكَعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ اَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا مُتَضَادَّانِ۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

وَقَدْ اَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ تُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ اَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

۱۵۶۱- **وَقَدْ** رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنْ

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کرکے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یاایہا الکفرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملاکر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المؤمنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے۔ جیساکہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو (گھر میں) تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو

اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلٰى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَاِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنٰى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۲- وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلّٰى بَيْنَ اَذَانِ الْفَجْرِ وَالْاِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ الثَّمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِيْ اَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِيْ ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَهُنَّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ زَادَ عَلٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ وَيُحْتَمَلُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ هٰذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعُ الَّتِيْ ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی۔ جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی نو رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثَمَانًا بُدْنًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكْعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ۔

ہو گئیں۔

۱۵۶۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ۔

حضرت محمد بن عمرو ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے اور ان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

جن کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان و اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ مِنْ أَحَادِيثِ أَبِي سَلَمَةَ۔

یہ روایت بھی حضرت ابو سلمہ کی گزشتہ روایات کے موافق ہے۔

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

فَيَحْتَمِلُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا تُرِيدُ يُوتِرُ بِإِحْدَاهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انھیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابو سلمہ

ابوسلمة فيما تقدم ممّا رويناه عنه انه كان يصليهما وهو جالس حتى يتفق هذا الحديث وما تقدمه من احاديثه **ويحتمل** ان يكون الثلث وترا كلها وهو اغلب المعنيين لانها قد فصّلت صلاته فقالت كان يصلي اربعا ووصفت كلّه بالحسن والطول ثم قالت ثم يصلي ثلثا ولم تصف ذلك بطول وجمعت الثلث بالذكر فذلك عندنا على الوتر فتكون جميع ما كان يصليه احدى عشرة ركعة مع الركعتين الخفيفتين اللتين في حديث سعد بن هشام او مع الركعتين اللتين كان يصليهما وهو جالس بعد الوتر **وهذا** اشبه بروايات ابي سلمة لان جميعها تخبر عن صلاته بعد ما بدن و حديث سعد بن هشام يخبر عن صلاته بعد ما بدن وعن صلاته قبل ذلك ۔

۱۵۲۷: **وقد** روى عروة بن الزبير عن عائشة في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي من الليل احدى عشرة ركعة ويوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين ۔

فهذا يحتمل ان يكون على صلاته قبل ان يبدن فيكون ذلك هو جميع ما كان يصليه مع الركعتين الخفيفتين اللتين كان يفتتح بهما صلاته **ويحتمل** ان يكون على صلاته بعد ما بدن فيكون ذلك على

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جائے۔ ـــــ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المومنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہو گئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنھیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے ـــــ یہ توجیہ حضرت ابوسلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہو جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل نماز ہو گی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے ـــــ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک کے بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیارہ

اِحْدٰی عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِیْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ غَیْرَ اَنَّ غَیْرَ مَالِكٍ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فَزَادَ فِیْهِ شَیْئًا۔

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَیَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا یَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَةً فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ وَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَیَخْرُجُ مَعَهُ۔ بَعْضُهُمْ یَزِیْدُ عَلٰی بَعْضٍ فِیْ قِصَّةِ الْحَدِیْثِ۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد سے لے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّ جَمِیْعَ مَا كَانَ یُصَلِّیْهِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهٖ اَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ هِیَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَاَمَّا قَوْلُهَا یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ یَّكُوْنَ كَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ وَغَیْرِهٖ

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوسلمہ کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرِ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

۱۵۷۰۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَّكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهِ كَيْفَ كَانَ۔

۱۵۷۱۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۲۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

۱۵۷۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنَا

پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذہب، عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی پھلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ **فَلَمَّا** اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ وَرَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِيَ عَنْهَا غَيْرُهٗ۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس ہم نے دیکھا۔

۱۵۷۴۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ وِتْرَهُ كَانَ تِسْعًا۔

۱۵۷۸- اِلَّا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْمَا اَظُنُّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعُ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُضْعِفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ اَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَاَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ

۱۵۷۹- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات وہی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوتیں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ بن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہوگیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا تاکہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفیٰ کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "قل یا ایہا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

"الکفرون" پڑھتے اور وتروں میں "قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلِ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاَخْبَرَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ اَنَّهُ كَانَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المؤمنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انھوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وِتْرِهٖ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حضرت ابوموسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مَا رَوٰى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) نہیں

سبع ولا باكثر من ثلث عشرة ۔

ففي هذا الحديث ذكرها لما كان يصليه صلى الله عليه وسلم في الليل من التطوع وتسميتها اياه وترا الا انها قد فصلت بين الثلث وبين ما ذكرت معها وليس ذالك الا لان الثلث كان لها معنى باين من معنى ما قبلها قد كان ذلك على معنى حديث الاسود ومسروق ويحيى بن الجزار عن عائشة انه كذالك والدليل على ذالك ايضا ما روي عنها من قولها ۔

۱۵۸۳- حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا ابن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت كان الوتر سبعا وخمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثا لم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن فلما كان الوتر عندها احسن ما يكون هو ان يتقدمه تطوع اما اربع واما ثنتان جمعت بذالك تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل الذي صلى به الوتر الذي بعدها والوتر فسمت ذلك بذالك وترا الا انه قد ثبت في جملة ذالك عنها ان الوتر ثلث فثبت من روايتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه عنها سعد بن هشام لموافقة قولها من رأيها اياه فثبت بذالك ان الوتر ثلث لا يسلم الا في اخرهن غير ان ما رواه هشام بن عروة عن ابيه في ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس لا يجلس الا في اخرهن لم نجد له معنى وقد جاءت العامة

بناتے تھے۔

اس حدیث میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفلی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انھوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ما قبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحییٰ بن جزار کی روایت جو انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (ایک ٹکڑا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہرحال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المؤمنین کی روایت جسے انھوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

عَنْ اَبِیْهِ وَعَنْ غَیْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ اَوْلٰی مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهٗ وَانْفَرَدَ بِهٖ وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ یَعُوْدُ مَعْنَاهَا اَیْضًا اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ عَادَ اِلَیْهِ مَعْنٰی حَدِیْثِ عَائِشَةَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایات کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

۱۵۸۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۸۵۔ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَجَذَبَنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِیَامُهٗ فِیْهِنَّ سَوَاءٌ۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

۱۵۸۶۔ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ كُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَیْبًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ جُمْلَةِ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلَّا اَنَّهٗ لَا تَفْصِیْلَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ تَفْصِیْلِ ذٰلِكَ شَیْءٌ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھی لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

١٥٨٧- وَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنِي الْعَبَّاسُ أَنْ أَبِيتَ بِآلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِي صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِطَوِيلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ اسْتَوٰى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس میں رات گزاروں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز کو (ذہن) میں محفوظ کر لوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہو گئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ تو زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

١٥٨٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٥٨٩- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَأَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ وَأَنَّهُ ثَلٰثٌ وَخَالَفَ أَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِي عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انھوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابو جمرہ، عقبہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

١٥٩٠- وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير يقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم قام فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم خرج الى الصلوة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہوگئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ففي هذا الحديث انه صلى احدى عشرة ركعة منها ركعتان بعد الوتر فقد وافق على بن عبد الله في التسع التي منها الوتر وزاد عليه ركعتين بعد الوتر وقد روى عن سعيد بن جبير ويحيى بن الجزار عن ابن عباس في وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم مفردا ما يدل على انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی بن عبداللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱۔ فمن ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو بكر النهشلي عن حبيب ابن ابي ثابت عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث ركعات

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا لوين قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

نُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلٰی، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت سعید ابن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دوعالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رَوٰى عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلٰثًا۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حضرت علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

۱۵۹۵۔ وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گزاری جب آپ نماز عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس آیا۔ گھر میں داخل ہوتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلی پر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوئے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو تیرہ رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

عشر ركعات ثم اوتر بواحدة فقد يحتمل ان يكون اوتر بواحدة ثنتين قد تقدمتاها فتكون مع هذه الواحدة ثلثا ليستوى معنى هذا الحديث ومعنى حديث علي بن عبد الله وسعيد بن جبير ويحيى بن الجزار ثم نظرنا هل روي عنهما يبين ذلك

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال (اس لیے) ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبد اللہ، سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے ـــــ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

۱۵۹۶- فاذا ابراهيم بن منقذ العصفري قد حدثنا قال ثنا المقبري عن سعيد بن ابي ايوب قال ثنا عبد ربه بن سعيد عن قيس بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس ان عبد الله بن عباس حدثه قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العشاء ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر بثلث۔

فاتفق هذا الحديث وحديث ابن ابي داود على ان جميع ما صلى احدى عشرة ركعة بين هذا ان الوتر فيها ثلث فثبت بذلك ان معنى حديث ابن ابي داود ثم اوتر بواحدة اي مع اثنتين قد تقدمتاها معها وترٌ۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۵۹۵) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (رشبینہ) نماز تیرہ رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتروں میں شامل ہیں۔

۱۵۹۷- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن مخرمة بن سليمان عن كريب ان عبد الله بن عباس حدثه انه بات ليلة عند ميمونة وهي خالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد مؤذن حاضرِ خدمت ہوا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

فقد زاد في هذا الحديث ركعتين ولم يخالفه في الوتر فكان ما روينا عن ابن

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتروں کے سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَبَّاسٍ لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بُتَيْرَاءَ ثَلَاثًا وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوتَرَ وِتْرٌ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ وَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافُ هٰذَا۔

۱۶۰۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَعِيبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۲۔ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

عنہا سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی منقول ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتر اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں ہوں یا چار۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَرَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ اَيْنَ تَرٰى اَخَذَهَا الْحِمَارُ۔

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک رکعت پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا۔۔۔

۱۶۰۳ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ **وَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَابَ مُعَاوِيَةُ عَلَى التَّقِيَّةِ لَهٗ اَيْ اَصَابَ فِيْ شَيْءٍ اٰخَرَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنْ يَكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ عَلِمَهٗ عَنْهُ صَوَابًا۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انھوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انھوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ثَلٰثٌ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لہیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِاَصْوَاتِ اَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَرَوْنِيْ اُدْرِكُ اُصَلِّيْ ثَلٰثًا يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا نَعَمْ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہوگئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین وتر، فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انھوں نے فرمایا

فَصَلّٰی وَهٰذَا فِیْ اٰخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ اَنْ یَّکُوْنَ الْوِتْرُ عِنْدَہٗ یُجْزِیْ فِیْهِ اَقَلُّ مِنْ ثَلٰثٍ ثُمَّ یُصَلِّیْهِ حِیْنَئِذٍ ثَلٰثًا مَعَ مَا یَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا اِلَیْهِ مَعَانِیَ اَحَادِیْثِهٖ فِی الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْوِتْرِ اَیْضًا اَنَّهٗ ثَلٰثٌ۔

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ وَاِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَاِذَا زُلْزِلَتْ وَفِی الثَّانِیَةِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَاِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَتَبَّتْ یَدَا وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَرَوٰی عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصارِ مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، اور" اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر" اذا جاء نصر اللہ" اور" انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایھا الکفرون" اور" قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۰۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایھا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۰۸- وَرُوِیَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنے لگے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا تَقَدَّمَهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں، اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

۱۶۰۹- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا۔

بواسطہ حضرت ابو امامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔ پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابو امامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پہ دلالت کرتا ہے۔

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِيْ أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ

حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۱۶۱۱ - وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَعْمَشَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً فَلَمَّا کَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ فَالْکَلَامُ فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْکَلَامِ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَیْضًا۔

براسطہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ ——— حضرت یحییٰ ابن جزار حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے اس میں حضرت ابو امامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

۱۶۱۲ - وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا کَلَامٍ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ یُحْکَمَ الْوِتْرُ فَکَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَکَانَ اِنَّمَا یُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهٗ مَعْلُوْمٌ۔

اس سلسلے میں براسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام وکلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بنانا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ کَذٰلِکَ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلٰثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِ اِیْمَاءً۔

حضرت عطاء ابن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھو۔

۱۶۱۴ - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت عطاء ابن یزید، حضرت ابو ایوب انصاری

ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِ إِيْمَاءً۔

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے۔

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ غُلِبَ إِلَى أَنْ يُوْمِيَ فَلْيُوْمِ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

فَأَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِي أَنْ يُوْتِرُوْا بِمَا أَحَبُّوْا لَا وَقْتَ فِي ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ مَا يُصَلُّوْنَ وِتْرًا۔ وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَأَوْتَرُوْا وِتْرًا لَا يَجُوْزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ بَعْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى ضَلَالٍ۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جو پسند ہو پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

پس ان کا اجماع گزشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

۱۶۱۷- وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی بھی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی۔

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا يَعْنِي قُلْ يٰأَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۂ اخلاص) پڑھتے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۲۰ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلٰثٍ وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو (مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۱۶۲۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلٰثِ رَكَعَاتٍ تَشَبَّهُوْا بِالْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ إِفْرَادَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ شَفْعٌ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا قَبْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوِتْرِ وَفِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ الْوَاحِدَةِ أَنْ تَكُوْنَ وِتْرًا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَعْنٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوْبَ فِي التَّخْيِيْرِ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ إِبَاحَةُ الْوِتْرِ بِالْوَاحِدَةِ

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ أَكْثَرُ مِنْ رَكْعَةٍ وَلَمْ يُرْوَ فِي الرَّكْعَةِ شَيْءٌ إِلَّا وَتَأْوِيْلُهُ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا الْوِتْرَ لَا يَخْلُوْ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فَرْضًا أَوْ سُنَّةً فَإِنْ كَانَ فَرْضًا فَإِنَّا لَمْ نَرَ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ إِلَّا عَلٰى ثَلٰثَةِ أَوْجُهٍ فَمِنْهُ مَا هُوَ رَكْعَتَانِ وَمِنْهُ مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلٰثٌ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْوِتْرَ لَا يَكُوْنُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ ثَلٰثٌ هٰذَا إِذَا كَانَ فَرْضًا وَأَمَّا إِذَا كَانَ سُنَّةً فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَوَاتُ مِنْهَا تَطَوُّعٌ وَمِنْهَا فَرْضٌ وَمِنْ ذٰلِكَ الصَّدَقَاتُ

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ، سات، نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر دینے کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہوں گے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ —— ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر وضاحت

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت، اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو تین صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔

اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نمازوں میں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے لیے بھی فرض ہی اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض ہی اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

لَهَا اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ الزَّكٰوةُ وَمِنْ ذٰلِكَ الصِّيَامُ وَلَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكَفَّارَةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْحَجُّ يُتَطَوَّعُ بِهِ وَلَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعُمْرَةُ يُتَطَوَّعُ بِهَا وَوُجُوْبُهَا فِيْهِ اخْتِلَافٌ سَنُبَيِّنُهُ فِي مَوْضِعِهِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ لَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَالظِّهَارِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ كُلُّهَا يُتَطَوَّعُ بِهَا وَلَهَا اُصُوْلٌ فِي الْفَرْضِ فَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ اِلَّا وَلَهُ اَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَقَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا مِنْهَا الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يُتَطَوَّعُ بِالْاُخْرٰى مِنْهُمَا فَكَانَ الْفَرْضُ قَدْ يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُتَطَوَّعَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ اِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ مِنْهُ اُخِذَ وَكَانَ الْوِتْرُ يُتَطَوَّعُ بِهِ فَلَمْ يَجُزْ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ وَالْفَرْضُ لَمْ نَجِدْ فِيْهِ وِتْرًا اِلَّا ثَلٰثًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے "نفلاً" بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جا سکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے

قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ اَنْ یَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً قَالَ فَکَانَ الْقَارِئُ یَقْرَأُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی یَعْتَمِدَ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ وَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے۔

فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّھُمْ کَانُوْا یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنُوْا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ شَفْعًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُصَلُّوْہُ بِشَفْعٍ اٰخَرَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٰنَ الْجُعْفِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَکْرٍ لَیْلًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَہٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلٰثَ رَکْعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِیَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَاُ فِی الثَّالِثَةِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔

حضرت ابوخلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مِھْرَانَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ وَكَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَكَعَاتٍ۔

١٦٢٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ صَلّٰى بِيْ اَنَسٌ اَلْوِتْرَ اَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَنِيْ۔

١٦٢٩- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِيِّ سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِيَّ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ۔

١٦٣٠- حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُقْرِئُ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهٗ تَسْلِيْمَةً فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُسَلِّمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُنَّ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ نَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّسْلِيْمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَيُخْرِجُ الْمُسَلِّمَ بِهٖ مِنْهَا حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ وَقَدْ رَاَيْنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرَضِ لَا

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھائے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتیٰ کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

يَنۢبَغِي اَنْ يَفْصِلَ بَعْضَهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْوِتْرُ لَا يَنۢبَغِي اَنْ يَفْصِلَ بَعْضَهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

فرض نماز (کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ کر دیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

۱۶۳۱- فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّي فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي فِي ظَهْرِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِيَ وِتْرِي قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ صَلّٰى شَفْعَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَوْتَرَ فِي وَقْتِ مَا رَاٰهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَفِي اِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَادَةَ الَّتِي قَدْ كَانَ جَرٰى عَلَيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَرَفَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَهٗ صُحْبَةٌ فَقَدْ دَخَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى فِي الْمَعْنَى الْاَوَّلِ وَاِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ.

حضرت عبدالرحمٰن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہوگیا۔ جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو جواب) کہا جائیگا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمٰن کا حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمٰن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہو گیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے

۱۶۳۲- فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ شَيْبٍ مِنْ اٰلِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا إِسْحٰقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فَصَلّٰى رَكْعَةً قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْاِنْصِرَافُ هُوَ الْاِنْصِرَافَ إِلٰى مَنْزِلِهِ وَقَدْ صَلّٰى قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق! یہ رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات)

۱۶۳۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُونَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِي الْوِتْرِ وَهُمُ الْمُقْتَدُونَ بِسَعْدٍ الْمُتَّبِعُونَ لِفِعْلِهِ وَأَنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِي كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلٰوةٍ قَدْ

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

نَصَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ وَقَالَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهٖ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ وَهُوَ أَوْلٰى مِنْ فِعْلِهٖ وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا خَالَفَهٗ بِرَأْيِهٖ لِمَا كَانَ رَأْيُهٗ أَوْلٰى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ وَلَمَّا عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ إِذَا كَانَ مَا أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّأْيُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ عَلِمَهٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْيِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے ذکی صحابی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی ہو جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ دلیل باتھی)

۱۶۳۷- وَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَنْتَحُوْنَ إِلٰى بَعْضِ السَّوَارِيْ فَيُوْتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ أَشْفَاعًا كَثِيْرَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ هُوَ الشَّفْعُ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرُ فَيَعُوْدُ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلٰى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبیداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انھوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انھوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلٰثًا لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ فَأُخِذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ فَأَفْتٰى بِغَيْرِهِ وَرَآهُ أَوْلٰى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوهُمْ۔

حضرت عبدالرحمن بن زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمن، خارجہ بن زید، عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر و افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے (منقول) ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا، لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور ان کے بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ قَوْمٌ لَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَالَ آخَرُونَ يُقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً۔

باب فجر کی دو رکعتوں میں قرأت

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۶۴۰ - **وَاحْتَجَّ** الْفَرِيقَانِ فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ اَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ فَذَهَبُوا اِلٰى اَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ وَمِمَّنْ قَالَ اِنَّهٗ يَقْرَاُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں یہی تخفیف سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ بِذٰلِكَ اٰخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي اَنْ اَقْرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳ - **حَدَّثَنَا** اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَتّٰى اَقُولَ هَلْ قَرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے؟

۱۶۴۴ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ اَقُوْلُ یَقْرَاُ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِیْ غَیْرِهٖ مِنْ اَحَادِیْثِ عَائِشَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ لِاَنَّهٗ قَالَ قَالَتْ اَقُوْلُ قَرَاَ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **فَفِیْ** هٰذَا تَثْبِیْتُ قِرَاءَتِهٖ فِیْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰی مَنْ نَفَی الْقِرَاءَةَ مِنْهُمَا وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ یَقْرَاُ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَیْرِهَا فَیُخَفِّفُ الْقِرَاءَةَ جِدًّا حَتّٰی تَقُوْلَ عَلَی التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِیْفِهٖ هَلْ قَرَاَ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِیْهِ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ یَقْرَاُ فِیْهِمَا غَیْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْفِیْ مَا یَقْرَاُ فِیْهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ **فَقَدْ** ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِیْثِ عَائِشَةَ الَّذِیْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَدِیْثِ اَبِیْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ یَفْعَلُ فِیْهِمَا مَا یَفْعَلُ فِیْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ **ثُمَّ** نَظَرْنَا هَلْ رَوٰی غَیْرُ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا۔

حضرت محمد فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انھوں نے "قل یاایہا الکٰفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

براسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (١٦٢٧) سے "قل یاایہا الکٰفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔

١٦٢٨ - **فَاِذَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِیْدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بارہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یاایہا الکٰفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

حضرت سعید ابن یسار فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشہد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْاٰيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ

حضرت ابوالغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ قَالَ ثَنَا اَخِيْ خَلَفُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قل

مُوسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَنَادٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ اٰمَنَ بِرَبِّهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْاٰخِرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ قَالَ طَلْحَةُ فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت طلحہ بن خراش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں قل یاایہا الکفرون، مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَأَ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَأَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ اَنْ يَكُوْنَ تَقَدَّمَ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ تَخْفِيْفَهٗ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهٗ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهٖ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَقْرَأَ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ اَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَاِنَّهٗ يُقْرَأُ فِيْهِمَا كَمَا يُقْرَأُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يُقْرَأُ فِيْهِ بِشَيْءٍ اَوْ يُقْرَأُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ اَنْ يُمَدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ بَلْ قَدِ اسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو سورۂ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کو ناپسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نمازیں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کوئی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے۔

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۵۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

ابن جریج، ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَلِيِّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۹۔ وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ رکوع اور

يَقُولُ بِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مَعَ قِلَّةِ طُولِ الْقِيَامِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ التَّطَوُّعِ وَقَدْ جُعِلَتْ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ أَشْرَفِ التَّطَوُّعِ وَأُكِّدَ أَمْرُهُمَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ أَمْرُ غَيْرِهِمَا مِنَ التَّطَوُّعِ۔

وسجود کی کثرت سے افضل ہے۔

پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور صبح کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ مؤکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

١٦٦٠۔ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا كَانَتَا أَشْرَفَ التَّطَوُّعِ كَانَ أَوْلٰى بِهِمَا أَنْ يُفْعَلَ فِيهِمَا أَشْرَفُ مَا يُفْعَلُ فِي التَّطَوُّعِ وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ جُزْأَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ فَهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَالَ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ وَهِيَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُولِ الْقُنُوتِ الَّذِي فَضَّلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَوُّعِ عَلٰى غَيْرِهِ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا أَرَدْتُ بِذِكْرِهَا الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ قَالَ لَا قِرَاءَةَ فِيهِمَا۔

۱۶۶۶۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو جزء (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورۃ

قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِآيَةٍ۔

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَيَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَا يَزِيدُ مَعَهَا شَيْئًا۔

حضرت عقبہ بن مسلم، عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سُنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۶۱

باب ۶۱: عصر کے بعد دو رکعتیں

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُونُ عِنْدِي فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتیں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

ابیه عن عائشة قالت واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الرکعتین عندی بعد العصر

کبھی نہیں چھوڑیں۔

۱۶۷۶ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن یحیی بن ابی عمر قال ثنا سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یومی قط بعد العصر الا صلی رکعتین۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۷ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا ابن ابی الرجال عن ابیه عن عمرة عن عائشة نحوه۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۸ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الحوضی قال ثنا ابو عوانة عن مغیرة عن ام موسی قالت اتیت عائشة فسألتها عن الرکعتین بعد العصر فذکرت عنها مثل ذلك ایضا۔

حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انہوں نے ان (ام المومنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۹ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا اسرائیل عن المقدام بن شریح عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی صلوة العصر ثم یصلی بعدها رکعتین۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۸۰ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جریج قال سمعت ابا سعید الاعمی یحدث عن رجل یقال له السائب مولی القاریین عن زید بن خالد الجهنی انه راٰه رکع بعد العصر رکعتین وقال لا ادعهما بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلیهما۔

ابو سعید اعمیٰ ایک شخص جسے سائب مولیٰ قاریین کہا جاتا ہے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا وقالوا لا باس بان یصلی الرجل بعد العصر رکعتین وهما من السنة عندهم واحتجوا فی ذلك بهذا الحدیث فخالفهم اکثر العلماء فی ذلك وکرهوهما۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے

۱۶۸۱ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی الْعَبْسِیُّ قَالَ اَنَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ یَسْاَلُهَا عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ رَكَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ نَعَمْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقُلْتُ اُمِرْتَ بِهِمَا قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ -

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ مُعَاوِیَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ لِكَثِیْرِ بْنِ الصَّلْتِ اِذْهَبْ اِلٰی عَائِشَةَ فَاسْاَلْهَا عَنْ رَكْعَتَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقُمْتُ مَعَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اِذْهَبْ مَعَهٗ فَجِئْنَاهَا فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ لَا اَدْرِیْ اِسْاَلُوْا اُمَّ سَلَمَةَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتَ تُصَلِّیْ هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ فَقَالَ قَدِمَ عَلَیَّ وَفْدٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اَوْ جَاءَتْنِیْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُوْنِیْ عَنْ رَكْعَتَیْنِ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَهُمَا هَاتَانِ -

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ الْفَضْلِ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ اَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ یَسْاَلُهَا عَنِ السَّجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ لَیْسَ

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

۱۶۸۱: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔ ——— حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۲۰۳۶۔ وَذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ مَعَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْعِجْلَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اَبِيْ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن سلیم زرقی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِمَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ **قِيْلَ** لَهٗ مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ **اَلَا تَرٰى** اَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَوْ فِيْ وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ وَاَنَّهٗ لَيْسَ مِمَّنْ اَمَرَهٗ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ اسے کہا جائے گا اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے یہ تو اس شخص کے لیے ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب شمس کے وقت یا ایسے وقت مسجد میں آئے جب نماز پڑھنا منع ہے تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ اس وقت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی رکعتین لدخولہ المسجد لانہ قد نہی عن الصلوۃ حینئذ فکذلک الذی دخل المسجد والامام یخطب لیس لہ ان یصلی ولیس ممن امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وانما دخل فی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ذکرت کل من لو کان فی المسجد قبل ذلک فکثر ان یصلی کان لہ ذلک فاما من لو کان فی المسجد قبل ذلک لم یکن لہ ان یصلی حینئذ فلیس بداخل فی ذلک ولیس لہ ان یصلی قیاسا علی ما ذکرنا من حکم الاوقات المنہی عن الصلوۃ فیہا التی وصفنا۔

نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور یہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حکم کا تم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس سے پہلے مسجد میں ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ (خطبہ سے) پہلے پڑھ سکتا ہے لیکن وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو وہ اس وقت (خطبہ کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا اور جیسا کہ ہم نے نماز سے ممنوع اوقات پر قیاس کرتے ہوئے بتایا اسی کی روشنی میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر ولم یکن رکع ایرکع او لا یرکع

باب: جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۲۰۴۰۔ حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن زکریا بن اسحق عن عمرو بن دینار عن سلیمن بن یسار عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز (کے لیے جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ (نماز) پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۴۱۔ حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا ابو مصعب قال ثنا عبد العزیز قال احمد بن الاصبہانی اصواب ابراہیم بن اسمعیل عن اسمعیل بن ابراہیم بن مجمع الانصاری عن عمرو بن دینار عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ ابُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْاِمَامُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَنْ يَّرْكَعَهُمَا غَيْرَ مُخَالِطٍ لِّلصُّفُوْفِ، مَالَمْ يَخْشَ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْاِمَامِ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهٖ اَصْلُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْصَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الَّتِيْ اُقِيْمَتْ لَهَا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٰذَا النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّصَلِّيَ غَيْرَهَا فِيْ مَوْطِنِهَا الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ مُصَلِّيْهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَا مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اسی حدیث کو اپناتے ہوئے مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص اس وقت فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے جب امام نماز فجر میں ہو۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو صفوں سے الگ ہو کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا وہ درحقیقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حفاظ حدیث نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

تو اس حدیث کی بنیاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کی مخالفت کی ہے ان سے جو کچھ مروی ہے اسے ہم اس باب کے آخر میں روایت کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے علاوہ جائز نہیں جس کے لیے یہ قائم ہوئی۔

تو ممکن ہے اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے وہاں کوئی دوسری نماز بھی پڑھے اس طرح وہ اسے نوافل کے ساتھ ملانے والا ہو گا پس اس بنیاد پر ممانعت ہو گی اس بات سے نہیں کہ مسجد کے آخر میں پڑھ کر وہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور

آخر المسجد ثم يتنحى الذي يصليها من ذلك المكان فيخالط الصفوف ويدخل في الفريضة۔

صفوں میں مل کر فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

۲۰۴۴- وكان مما احتج به اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا ما حدثنا علي بن معبد قال ثنا يونس بن محمد قال ثنا حماد عن سعد بن ابراهيم عن حفص بن عاصم عن مالك بن بحينة انه قال اقيمت صلوة الفجر فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل يصلي ركعتي الفجر فقام عليه ولاث به الناس فقال اتصليها اربعا ثلث مرات

پہلے قول کے قائلین کے استدلال میں سے یہ بھی ہے حضرت مالک بن بحینہ فرماتے ہیں صبح کی نماز قائم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا آپ وہاں کھڑے رہے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے آپ نے تین بار فرمایا کیا تم اسے چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

۲۰۴۵- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن سعد فذكر مثله باسناده غير انه لم يقل ولاث به الناس۔

حضرت شعبہ نے حضرت سعد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔

۲۰۴۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة فذكر باسناده نحوه غير انه لم يقل ثلث مرات۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن تین بار کا ذکر نہیں کیا۔

فلاهل المقالة الاخرى على اهل هذه المقالة انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كره ذلك لانه صلى الركعتين ثم وصلهما بصلوة الصبح من غير ان يكون تقدم او تكلم فان كان لذلك قال له ما قال فان هذا حديث يجتمع الفريقان عليه جميعا فاردنا ان ننظر هل روي في ذلك شيء يدل على شيء من ذلك۔

دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ناپسند فرمائی ہو کہ اس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر انہیں صبح کی نماز کے ساتھ ملا دیا نہ تو وہ آگے بڑھا اور نہ کوئی کلام کیا اگر اس بنیاد پر آپ نے اسے تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر دونوں فریق جمع ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔ (تو دیکھا)

۲۰۴۷- فاذا ابراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا هرون بن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بعبد الله بن مالك بن بحينة وهو منتصب يصلي ثمة بين يدي نداء الصبح فقال لا تجعلوا هذه الصلوة

حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر (کے فرضوں) سے پہلے اور بعد کی نماز (سنتوں) کی طرح نہ بناؤ ان دونوں کے درمیان تفریق کرو

كَصَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهُ اِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ اِلَى الصُّفُوْفِ فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو اس حدیث نے واضح کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا اس نماز (سنتوں) کو فرضوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اس طرح ملانا پسند نہ آیا کہ درمیان میں کچھ جدا کرنے والا عمل نہ تھا اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فراغت کے بعد آگے صفوں کی طرف بڑھیں اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں اس حدیث کے علاوہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِاَتَطَوَّعَ فَاَخَذَ بِثَوْبِيْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمر بن عطا بن ابی الخوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے انہیں حضرت سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے فرمایا میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی میں فارغ ہو کر نفل پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور فرمایا ایسا نہ کرو، آگے بڑھو یا کچھ کلام کرو بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

۲۰۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عاصم، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۵۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَافِئُوا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فرض نماز کو اس کی مثل نفل نماز کے ساتھ ہی ایک ہی جگہ پر نہ ملاؤ۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُوْصَلَ الْمَكْتُوْبَةُ بِنَافِلَةٍ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ اِلٰى مَكَانٍ اٰخَرَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں فرض نماز کو نفل نماز کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا حتی کہ ان کے درمیان کچھ فرق ہو جائے دوسری جگہ کی طرف آگے بڑھنے سے ہو یا کسی دوسرے طریقے سے۔

۲۰۵۱۔ وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ خَلْفَ النَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ اَجَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ۔

پہلے قول والوں نے حضرت ربیع موذن کی روایت سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں ایک شخص آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تھے حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا آپ نماز مکمل کر چکے تھے تو فرمایا اے فلاں! تم اسے نماز قرار دیتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی یا اسے جو تنہا ادا کی۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن عاصم اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا خَلْفَ النَّاسِ وَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ كَانَ خَلْفَ النَّاسِ اَيْ كَانَ خَلْفَ صُفُوْفِهِمْ لَا فَصْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَكَانَ شَبِيْهَ الْخَالِطِ لَهُمْ فَذٰلِكَ اَيْضًا دَاخِلٌ فِيْ مَعْنٰى مَا بَانَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَاِنَّمَا يَجِبُ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَمْشِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ اِلٰى اَوَّلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا مُخَالِطًا لِمَنْ يُّصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فَلَا۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ دوسرے قول والے ان کو جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی صفوں کے پیچھے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا تو ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی یہ بھی اسی مفہوم میں داخل ہے جو حضرت ابن بحینہ کی روایت سے واضح ہوا اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے ان دو رکعتوں کو مسجد کے آخر میں پڑھنا واجب ہے پھر مسجد کے اگلے حصے کی طرف آئے فرض نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۵۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا تَتَّقُوا اللّٰهَ اَفَصَلُوْا صَلَاتَكُمْ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنی نماز کو الگ الگ کرو (حضرت شعبہ) فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مغرب کی دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے اور ان کا مقصد فرض اور

بعد المغرب الا فی بیته فارادعبد الله بن عباس منهم الفصل من الفریضة والتطوع.
وذلك الذی ارید فی حدیث ابی هریرة وابن بحینة وابن سرجس والله اعلم قال ابوجعفر ونحن نستحب ایضا الفصل بین الفرائض والنوافل بما امر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما روینا فی هذا الباب ولا نری باسا لمن لم یکن رکع رکعتی الفجر حتی جاء المسجد وقد دخل الامام فی صلوة الصبح ان یرکعهما فی موخر المسجد ثم یمشی الی مقدمه فیصلی مع الناس الا تری ان ذلك لو کان فی ظهر او عصر او عشاء لم یکن به باس ولا یکون فاعل ذلك واصلا بین فریضة وتطوع فکذلك اذا کان فی صبح فلا باس به ولا یکون فاعله واصلا بین فریضة وتطوع وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی وقد روی عن جلة من المتقدمین.

۲۰۵۴۔ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا زهیر بن معاویة عن ابی اسحق قال حدثنی عبد الله ابن ابی موسی عن ابیه حین دعاهم سعید بن العاص دعا ابا موسی وحذیفة وعبد الله بن مسعود قبل ان یصلی الغداة ثم خرجوا من عنده وقد اقیمت الصلوة فجلس عبد الله الی اسطوانة من المسجد فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوة فهذا عبد الله قد فعل هذا ومعه حذیفة وابوموسی لا ینکران ذلك علیه فدل ذلك علی موافقتهما ایاه.

۲۰۵۵۔ حدثنا سلیمن قال ثنا خالد بن

غیر فرض کو الگ الگ کرنا تھا حضرت ابوہریرہ، ابن بحینہ اور ابن سرجس کی روایتوں سے بھی یہی بات مراد ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مطابق ہم بھی فرائض و نوافل میں تفریق کو مستحب سمجھتے ہیں اور اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جو شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھے بغیر مسجد میں آجائے اور امام نماز شروع کر چکا ہو تو یہ مسجد کے آخر میں (سنتیں) پڑھ کر آگے بڑھے اور لوگوں کے ساتھ (فرض) نماز ادا کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ بات ظہر، عصر اور عشاء میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسا شخص فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنے والا فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جلیل القدر متقدمین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابوموسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے باہر آگئے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر (فرض) نماز میں داخل ہو گئے۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے اس عمل پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بھی ان سے متفق تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهٗ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز صبح کے وقت حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهٗ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِي النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ فَاصِلًا بَيْنَهُمَا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں جب کہ امام صبح کی نماز میں تھا۔ ان کے غلام حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں تفریق کا حکم دیتے تھے، اور خود بھی مسجد کے کسی مقام پر فجر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے اور اسے دونوں (نمازوں) کے درمیان فاصل شمار کرتے پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔

حضرت عثمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امام صبح کی نماز میں تھا آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھی چنانچہ آپ نے امام سے پیچھے (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو

بْنُ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهٖ فَاُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔

رکعتیں پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی۔

فَهٰذَا اِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

اگرچہ آپ نے یہ رکعتیں مسجد میں نہیں پڑھیں لیکن مسجد میں جماعت کھڑی ہونے کا علم حاصل ہونے کے بعد ادا کیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں بشرطیکہ اس کا وہی مفہوم ہو جو پہلے قول والوں کے نزدیک ہے۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو آپ اُٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ جَاءَ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِيْ حُجْرَةِ حَفْصَةَ ثُمَّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائے تو امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ادا کر کے امام کے ساتھ نماز ادا کی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِاَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے مسجد میں یہ دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد میں شامل ہے تو یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ عمل کے موافق ہے۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت ابوعبیداللہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے تو لوگ نماز فجر کے لیے صف بستہ ہوتے آپ مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

۲۰۶۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔

حضرت ابوعثمان ہندی فرماتے ہیں ہم صبح کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔ اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا نَجِيْءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَنَرْكَعُ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت عاصم، حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہوتے ہم دو رکعتیں پڑھ کر ان کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ كَانَ مَسْرُوْقٌ يَجِيْءُ اِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ قوم کے پاس آتے تو وہ نماز میں مصروف ہوتے آپ نے اس سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ادا نہ کی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ۔

حضرت عاصم احول حضرت شعبی سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا لیکن انہوں نے فرمایا مسجد کے کونے میں (دو رکعتیں پڑھتے)

۲۰۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَاِنْ كَانَ الْاِمَامُ يُصَلِّيْ ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہو اور تم نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں ہو پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

۲۰۶۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلَاتِهِمْ۔

حضرت یونس سے مروی ہے حضرت حسن فرماتے تھے کہ انہیں مسجد کے کونے میں ادا کرے پھر قوم کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہو جائے۔

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت ابن عون، شعبی سے وہ حضرت مسروق

هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ اَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اَنْ يَرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ اَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَاَفْضَلُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فَاِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِاَنَّهُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُجْمِعُوْا اَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ اِلَى الْفَرِيْضَةِ اَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ وَقَدْ اُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ اَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَاَنَّهُ قَالَ لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ فَلَمَّا كَانَتَا قَدْ اُكِّدَتَا هٰذَا التَّاكِيْدَ وَرُغِّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ وَنُهِيَ عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ كَانَتَا اَيْضًا فِي النَّظَرِ اَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی طرح کہا۔

ان تمام حضرات نے جماعت کے دوران فجر کی دو رکعتیں مسجد کے آخر (یا کسی کنارے) میں پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اس باب کا روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں (سنتوں) کو چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جائے وہ کہتے ہیں نوافل میں مشغولیت کی نسبت فرائض میں مشغول ہونا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو اور اسے امام کے نماز شروع کرنے کا علم ہو جائے تو مناسب ہے کہ جب تک امام کی نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو ان دو رکعتوں کو پڑھ لے اگر امام کے ساتھ نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو انہیں نہ پڑھے کیونکہ انہیں (فرض) نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے اور اس بات پر اجماع نہیں ہے کہ فرائض کی طرف جانے میں مشغولیت ان کو گھر میں پڑھنے میں مصروف ہونے سے افضل ہے نیز نوافل کی نسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی نفل (غیر فرض) نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے سے یوں منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مساجد میں بھی فرائض سے پہلے پڑھی جائیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ایک کپڑا پہنایا اس وقت وہ لڑکے تھے جب

عُمَرُ كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ قَالَ بَلَى قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ كُنْتَ لَابِسَهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ قَالَ نَافِعٌ بَلِ اللّٰهُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَافِعٌ قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أَرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ شَكَّ نَافِعٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلَامِ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى ثَوْبَيْنِ وَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ مُلْتَحِفًا قَالُوا وَلٰكِنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو ان (حضرت نافع) کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں! انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا اگر تم گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاؤ تو ان دونوں کو پہنو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے یا لوگوں کا حضرت نافع نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے، تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی حضرت نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایک سے خبر دی اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا تم میں کوئی یہودیوں کی طرح کپڑا نہ لپیٹے جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک چادر کو ازار بنائے اور دوسری اوپر اوڑھے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں وہ ازار باندھے اور نماز پڑھے (یعنی ایک ہی کپڑے کو اوپر سے نیچے تک نہ لپیٹے)

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت نافع کو شک ہے، پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے حضرت نافع نے پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا تھا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص دو کپڑوں پر قادر ہو اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایک کپڑے پر قادر ہو اس کے لیے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسے چاہیے کہ ازار باندھ لے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ بے شک یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

الْحَدِيثِ وَقَالُوا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ فِيهِ۔

۲۰۷۴۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ مَنْ يُزَيَّنُ لَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ إِذَا صَلَّى وَلَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ۔

قَالَ فَهٰذَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ نَافِعٍ وَقُدَمَائِهِمْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشُكَّ وَوَافَقَهُ عَلَى ذٰلِكَ تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرُ نَافِعٍ فَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يُصَلِّي مُلْتَحِفًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ حِينَ سَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ مُلْتَحِفًا وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدِكُمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ۔

فَهٰذَا سَالِمٌ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ نَافِعٍ وَأَحْفَظُ إِنَّمَا رَوَى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ

مروی ہے انہوں نے اس ضمن میں مزید ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ اگر دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے وقت ازار باندھ لے اور تم میں کوئی بھی کپڑے کو یہودیوں کی طرح (پورے جسم پر) نہ لپیٹے۔

حضرت توبہ عنبری حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو ایک چادر بطور ازار استعمال کرے اور دوسری اوپر لے۔

وہ کہتے ہیں یہ موسیٰ بن عقبہ ہیں جو حضرت نافع کے جلیل القدر اور قدیم شاگرد ہیں انہوں نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شک کا اظہار نہیں کیا اور حضرت توبہ عنبری نے اس ضمن میں ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان سے کہا گیا کہ حضرت نافع کے غیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ابن عمر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی اکرم صلی اللہ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے پر فرمایا تم میں کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر نماز نہ پڑھے یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو بطور ازار استعمال کرے۔

تو یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں حضرت نافع سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ۔

سے نہیں۔ تو یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی اسرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت مالک نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے

۲۰۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ۔

حضرت مالک حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نافع کو دو کپڑے پہنائے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے اسے معیوب قرار دیا اور فرمایا اس سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۷۸ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

انہوں نے یوں استدلال کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک نے شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھے! آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے حاصل ہیں۔

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، حضرت محمد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَعَمْرِي إِنِّي لَأَتْرُكُ ثِيَابِي فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم! میں اپنے کپڑے کھونٹی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت مالک حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا (اپنا) قول ذکر نہیں کیا۔

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ شَیْئًا فَلَمَّا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ ثَوْبَیْهِ فَصَلّٰی فِیْهِمَا

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا جب نماز کھڑی ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑوں کو ملایا اور ان میں نماز پڑھی۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَمِیْصُهٗ وَرِدَاؤُهٗ عَلَی الْمِشْجَبِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا اِلَّا مِنْ اَجَلِکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَتٰی یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَوْبَانِ۔

حضرت قعقاع بن حکیم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ان کی قمیص اور تہبند کھونٹی پر تھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! اللہ کی قسم! میں نے یہ عمل تمہاری وجہ سے کیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) اور کبھی تم میں سے کسی ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں (یعنی ہمیشہ نہیں ہوتے)

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَکَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کا جواز روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ مقدسہ

عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ۔

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ قُتَیْلَةَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُعَالِجُ الصَّیْدَ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَزِرَّهٗ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں صرف قمیض میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں البتہ بٹن لگا لو اگرچہ کانٹے سے ہوں۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَذٰلِكَ یُضَادُّ مَا مَنَعَ الصَّلٰوةَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَیَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهٖ عَلٰی حَالِ الْوُجُوْدِ وَحَالِ الْاِعْوَازِ وَذٰلِكَ اَنَّ السَّائِلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَاَجَابَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا مُطْلَقًا فَقَالَ اَوَ کُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ اَیْ لَوْ کَانَتِ الصَّلٰوةُ مَکْرُوْهَةً فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَکُرِهَتْ لِمَنْ لَا یَجِدُ اِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا فَفِیْ جَوَابِهٖ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ یَجِدُ الثَّوْبَیْنِ کَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ لَا یَجِدُ غَیْرَهٗ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ کَیْفَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَفْعَلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ اَیَشْتَمِلُ بِهٖ اَوْ یَتَّزِرُ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

ان روایات کے مطابق ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے لہٰذا یہ روایات ان روایات سے متضاد ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے کشادہ حال ہو یا تنگ دست اور یہ اس لیے کہ سائل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے! تو آپ نے مطلق جواب دیتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی۔ آپ کا یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے لیے ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اسے لپیٹ لیا جائے یا تہبند باندھے۔

۲۰۹۰- فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے غسل کے

هَانِي بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَتْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهٗ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ ۔

لیے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں کچھ رکعات پڑھیں اس کے کناروں کو ایک دوسرے کے خلاف الٹ ڈال رکھا تھا۔

۲۰۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي مُرَّةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ فِي الصَّلٰوةِ مِثْلَهٗ قَالَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین حضرت ابومرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے نماز کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا اور فرمایا آٹھ رکعات پڑھیں۔

۲۰۹۲ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابومرہ فرماتے ہیں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۳ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ حَدَّثَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں حضرت ابومرہ نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي بُرْدٍ لَهٗ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحًا بِهٖ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهٗ ۔

حضرت کریب (حضرت ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔

۲۰۹۵ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَامِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ اَبِي اَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے (اپنے اوپر) لپیٹ رکھا تھا۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهٖ وَثِيَابُهٗ قَرِيْبَةٌ مِّنْهُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِكَيْمَا تَرَوْا وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں ابوالزبیر مکی نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ قریب ہی ان کے کپڑے بھی تھے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم دیکھو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَنْعَطِفْ بِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے (اپنے اوپر) لپیٹ لے۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَثَوْبُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے ایک دوسرے کے مخالف کندھے پر ڈال رہے تھے۔ حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے۔

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِاِزَارٍ وَثِيَابُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ فَلَمَّا صَلّٰى انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰكَذَا۔

حضرت عاصم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے تہبند لپیٹ رکھا تھا حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر تھے نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

اس (کپڑے) کے کنارے کاندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ [illegible] مُلْتَحِفًا بِهِ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اس کے کنارے کاندھوں پر اُلٹے ڈالے ہوئے تھے۔

۲۱۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا ہوا تھا اور ایک چادر لپیٹ رکھی تھی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا أَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو کاندھوں پر اُلٹا ڈال لے۔

۲۱۰۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اس کے کنارے مخالف کاندھے پر ڈال رکھے تھے۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي حَالِ وُجُوْدِ غَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَدْ يَجُوْزُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں ہے کہ آپ دوسرا کپڑا پانے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور اسے آپ نے لپیٹ رکھا ہوتا ان میں سے بعض احادیث کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے تو ہو سکتا ہے یہ کھلے

أن يكون ذلك على ما اتسع من الثياب خاصة لا على ما ضاق منها ويجوز أن يكون على كل الثياب ما ضاق منها وما اتسع.

۲۱۰۶- فنظرنا في ذلك فإذا أبو زرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي قد حدثنا قال ثنا أبو نعيم قال ثنا فطر بن خليفة عن شرحبيل ابن سعيد قال ثنا جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا اتسع الثوب فتعطف به على عاتقك وإذا ضاق فاتزر به ثم صل.

فثبت بهذا الحديث أن الاشتمال هو المقصود وأنه هو الذي ينبغي أن يفعل في الثياب التي يصلى فيها وإذا لم يقدر عليه لضيق الثوب اتزر به واحتجنا أن ننظر في حكم الثوب الواسع الذي يستطيع أن يتزر به ويشتمل هل يشتمل به أو يتزر وكيف يفعل.

۲۱۰۷- فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء.

۲۱۰۸- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قالا ثنا سفيان عن أبي الزناد فذكر بإسناده مثله.

۲۱۰۹- حدثنا ابن منقذ قال حدثني إدريس بن يحيى عن عبد الله بن عياش عن ابن هرمز عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم في ثوب واحد فليجعل على عاتقه منه شيئا.

فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي الزناد عن الصلاة في الثوب الواحد متزرا به وقد جاء عنه أيضا

کپڑے کی مانند میں ہی ہو تنگ کپڑے کی حالت میں نہ ہو اور ممکن ہے کشادہ اور تنگ دونوں صورتوں میں ہو۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا، تو حضرت شرحبیل بن سعید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھے پر ڈالو اور جب تنگ ہو تو تہبند باندھو پھر نماز پڑھو۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا لپیٹنا مقصود ہے اور جن کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہے ان میں یہی عمل کرنا مناسب ہے اور جب کپڑا تنگ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو تو تہبند باندھ لے اب ضرورت ہے کہ ہم ایسے کشادہ کپڑے کو دیکھیں جسے بطور تہبند بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور اوپر بھی لپیٹا جاسکتا ہے کہ کیا اسے لپیٹا جائے یا ازار باندھی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر اس سے کچھ نہ ہو۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس میں سے کچھ اپنے کاندھوں پر ڈال دے۔

پس حضرت ابوالزناد کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو بطور تہبند استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت

اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيْلِ وَحْدَهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ۔

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۰- حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِي الْمُنِيْبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوُجُوْدِ مَعَهٗ بِغَيْرِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهٗ فَلَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْهِ كَمَا لَا بَاْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيْرِ مُتَّزِرًا بِهٖ فَهٰذَا تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ۔

یہ بھی اسی طرح ہے اور ہمارے نزدیک (ممانعت) اس صورت میں ہے جب اس کے پاس اس کے علاوہ بھی کپڑا ہو اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے چھوٹے کپڑے کو ازار بنا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ تو اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے معانی کی تصحیح اسی طرح ہے۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۲۱۱۱- مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ ثِيَابِهِمْ فِيْ رِقَابِهِمْ مَا عَلٰى اَحَدِهِمْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کچھ لوگ اس طرح شریک ہوتے کہ انہوں نے اپنی گردنوں میں کپڑوں کی گرہ باندھی ہوتی اور ان پر صرف ایک کپڑا ہوتا۔

۲۱۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعِجْلَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ خِلَافَتِهٖ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ فَرَاٰى اَكْثَرَ مَنْ يُّصَلِّيْ مَعَهٗ مِنَ الرِّجَالِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُدْعٰى بُرْدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهٗ۔

حضرت ابو عامر سلیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چھ ماہ ان کے ہمراہ نماز پڑھی تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے اکثر کو ایک کپڑے میں دیکھا جسے "برد" کہا جاتا تھا ان پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک کے دن ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی آپ نے اس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے (یعنی دائیں طرف والا بائیں کاندھے پر اور بائیں طرف والا دائیں کندھے پر)

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یرموک کے دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ پر ایک کپڑا تھا جس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

فَفِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مَا يُضَادُّ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ أَوْلٰى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس جو کچھ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور گزشتہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ اس کے خلاف ہے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب ۸۱: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ بَيْتِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات یعنی کوڑا خانے، بوچڑخانے قبرستان، راستے، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ شریف (کی چھت) پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَكَانَ ثِقَةً وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ لَا قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ قَالَ لَا قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں، عرض کیا کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں فرمایا نہیں پوچھا کیا میں ان کا گوشت استعمال کرنے پر وضو کروں (ہاتھ دھونا مراد ہے) فرمایا ہاں۔

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ تَجِدُوْا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَاتِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَاتِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" پوچھا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ لوں؟ تو فرمایا، "نہیں"۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الصَّلٰوةَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک

فِی اَعْطَانِ الْاِبِلِ مَکْرُوْهَةٌ **وَاحْتَجُّوْا** بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ حَتّٰی غَلَطَ بَعْضُهُمْ فِیْ حُکْمِ ذٰلِكَ فَاَفْسَدَ الصَّلٰوةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَاَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِیْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ **وَکَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ الَّتِیْ نَهَتْ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ قَدْ تَکَلَّمَ النَّاسُ فِیْ مَعْنَاهَا وَفِی السَّبَبِ الَّذِیْ کَانَ مِنْ اَجْلِهِ النَّهْیُ فَقَالَ قَوْمٌ اَصْحَابُ الْاِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ اِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ فَیُنَجِّسُوْنَ بِذٰلِكَ اَعْطَانَ الْاِبِلِ فَنَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِذٰلِكَ لَا لِعِلَّةِ الْاِبِلِ وَاِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِیْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ مَا کَانَتْ وَاَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِیْفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِیْهِ وَالتَّغَوُّطِ فَاُبِیْحَتِ الصَّلٰوةُ فِیْ مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ هٰکَذَا رُوِیَ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ کَانَ یُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی وَقَالَ یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ لَیْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِیْ جَاءَ النَّهْیُ وَلٰکِنْ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْاِبِلَ یُخَافُ وُثُوْبُهَا فَیَعْطَبُ مَنْ یُلَاقِیْهَا حِیْنَئِذٍ اَلَا تَرَاهُ قَالَ فَاِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ وَفِیْ حَدِیْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ وَهٰذَا غَیْرُ مَخُوْفٍ مِنَ الْغَنَمِ فَاَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلٰوةِ فِیْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا لَا لِاَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَیْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا وَاُبِیْحَتِ الصَّلٰوةُ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ لِاَنَّهٗ لَا یُخَافُ مِنْهَا مَا یُخَافُ مِنَ الْاِبِلِ۔

قوم کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ بعض نے اس میں سختی کرتے ہوئے فسادِ نماز کا حکم دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس مقام پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ان کے مفہوم اور جس سبب سے منع کیا گیا ہے اس میں محدثین نے گفتگو کی ہے۔ ایک قوم نے کہا کہ اونٹ رکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں کے قریب ہی قضائے حاجت اور پیشاب کرتے ہیں لہٰذا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے محض اونٹ ہونے کی وجہ سے نہیں، اس ممانعت کی علت نجاست ہے اور وہ جہاں بھی ہو وہاں نماز پڑھنا منع ہے جبکہ بکریاں رکھنے والوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ان کے باڑوں کو صاف رکھتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت اور پیشاب نہیں کرتے لہٰذا اس وجہ سے بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے وہ اس حدیث کی وضاحت اسی مفہوم کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اس علت کی بناء پر نہی وارد نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے منع ہے کہ اس کے کودنے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے وہاں موجود شخص ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا وہ (اونٹ) جنوں میں سے ایک جن ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں سے اسی طرح وحشت ہوتی ہے جیسے وحشی جانوروں سے ہوتی ہے اور بکریوں سے اس بات کا خوف نہیں ہوتا لہٰذا اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کا حکم ان کے اس فعل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ وہ ناپاک ہیں اور بکریاں اس طرح نہیں ہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا جواز اس بنیاد پر ہے کہ اونٹوں سے جو خوف ہوتا ہے وہ ان سے نہیں ہوتا۔

٢١٢٢ - حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِيرَيْنِ جَمِيعًا

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ عِيَاضًا قَالَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّ الرَّجُلَ يَسْتَتِرُ بِهَا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔

فَهٰذَا التَّفْسِيرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِيرِ شَرِيكٍ۔

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ۔

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زِيَادٍ الْمُصَفَّرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مِقْدَامٍ الرَّهَاوِيِّ قَالَ جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى بِنَا إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَقَالَ عُبَادَةُ أَنَا قَالَ فَحَدِّثْ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَأَخَذَ قَرَادَةً مِنَ الْبَعِيرِ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

فَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ إِلَى الْبَعِيرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ إِلَى الْبَعِيرِ جَائِزَةٌ وَأَنَّهُ لَمْ يُنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ بِحِذَائِهَا وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةِ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِبِلِ فِي مَعَاطِنِهَا

حضرت ابن شجاع ثلجی، حضرت یحییٰ بن آدم سے یہ دونوں وضاحتیں نقل کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن صالح فرماتے ہیں حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اسلئے منع فرمایا کہ آدمی اونٹ کی اوٹ میں قضائے حاجت کے لیے پردہ حاصل کرتا ہے۔

یہ وضاحت حضرت شریک رضی اللہ عنہ کے بیان کے موافق ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت مقدام رہاوی فرماتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت، ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو یہ حدیث یاد ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کے سامنے ہمیں نماز پڑھائی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر انھوں نے بیان کرتے ہوئے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کے بال کا کنارہ پکڑ کر فرمایا تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے خمس (پانچویں حصے) کے علاوہ اتنا بھی حلال نہیں یہ سب تمہاری طرف لوٹایا جائے گا۔

پس ان حدیثوں میں اونٹ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا جواز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے سامنے نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کراہت کی وجہ اونٹوں کے باڑوں میں ان کی لید اور پیشاب کا پایا

مِنْ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا مَرَابِضَ الْغَنَمِ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حُكْمُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ اَعْطَانِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ حُكْمَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ فِيْ مَرَابِضِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ لَا فَرْقَ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ نَجَاسَةٍ وَّلَا طَهَارَةٍ لِاَنَّ مَنْ جَعَلَ اَبْوَالَ الْغَنَمِ طَاهِرَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ كَذٰلِكَ وَمَنْ جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ نَجِسَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْغَنَمِ كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ اُبِيْحَتْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ نُهِيَ فِيْهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ ثَبَتَ اَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لَيْسَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا اِذْ كَانَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ حُكْمُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا كَانَ النَّهْيُ هُوَ مَا قَالَ شَرِيْكٌ اَوْ مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ شَرِيْكٌ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يَكُوْنُ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ كَانَ عَطَنًا اَوْ غَيْرَهٗ وَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يُخَافُ عَلَى النُّفُوْسِ كَانَ عَطَنًا اَوْ غَيْرَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْهَا جَائِزَةٌ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَقَدْ رَاَيْنَا حُكْمَ لُحْمَانِ الْاِبِلِ كَحُكْمِ لُحْمَانِ الْغَنَمِ فِيْ طَهَارَتِهَا وَرَاَيْنَا حُكْمَ اَبْوَالِهَا كَحُكْمِ اَبْوَالِهَا فِيْ طَهَارَتِهَا اَوْ نَجَاسَتِهَا فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوْضِعِ الْاِبِلِ كَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ الْغَنَمِ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۱۲۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ

جاتا ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز پر سب کا اتفاق ہے اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جنھیں ہم نے ذکر کیا ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا حکم وہی ہے جو بکریوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا ہے۔ نجاست و طہارت کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس نے بکریوں کے پیشاب کو پاک قرار دیا اس کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب بھی اسی طرح ہے اور جس نے اونٹوں کے پیشاب کو ناپاک کہا اس کے نزدیک بکریوں کا پیشاب بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جس حدیث میں اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اس میں بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ اس سے ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں کیونکہ بکریوں کی نجاست کا حکم بھی تو وہی ہے بلکہ اس نہی کی علت وہی ہے جو حضرت شریک رضی اللہ عنہ یا حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان فرمائی ہے اگر اس کی علت وہ ہو جو حضرت شریک نے بیان کی ہے تو ہر اس جگہ نماز مکروہ ہوگی جہاں بول و براز ہو اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اور حضرت یحییٰ بن آدم کی بیان کردہ علت مراد ہو تو جہاں جان کا خوف ہوگا نماز مکروہ ہوگی۔ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کی یہ بہترین توجیہ ہے۔ اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بکریوں کے باڑے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں اور ان میں نماز جائز ہے، اختلاف اونٹوں کے باڑوں میں ہے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت کے سلسلے میں اونٹوں اور بکریوں کے گوشت کا حکم ایک جیسا ہے اور طہارت و نجاست کے اعتبار سے ان کے پیشاب کا حکم بھی ایک طرح کا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ میں نماز کا حکم وہی ہو جو بکریوں (کے باندھنے) کی جگہ کا ہے یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعد نے

اَبِی مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هٰذِهٖ نُسْخَةُ رِسَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ اِلَی اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ بَدْءُ كُرُ فِیْهَا اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ ذٰلِكَ یُكْرَهُ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ اَدْرَكْنَا مِنْ خِیَارِ اَهْلِ اَرْضِنَا یَعْرِضُ اَحَدُهُمْ نَاقَتَهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ یُصَلِّیْ اِلَیْهَا وَهِیَ تَبْعَرُ وَتَبُوْلُ۔

ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس خط کا نسخہ ہے جو حضرت عبداللہ بن نافع نے ان (لیث بن سعد) کو لکھا اس میں مذکور ہے کہ جو کچھ تم نے اونٹوں کے باڑے میں ذکر کیا ہے تو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور ہم حضرت ابن عمر اور اپنے علاقے کے بہترین لوگوں کو یوں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کرکے نماز پڑھتے اور وہ مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتی۔

بَابُ ۸۲ الْاِمَامِ یَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعِیْدِ هَلْ یُصَلِّیْهَا مِنَ الْغَدِ اَمْ لَا

باب ۸۲: امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَیَاسٍ عَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمُوْمَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ الْهِلَالَ خَفِیَ عَلَی النَّاسِ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحُوْا صِیَامًا فَشَهِدُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ اللَّیْلَةَ الْمَاضِیَةَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرُوْا تِلْكَ السَّاعَةَ وَخَرَجَ بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَصَلّٰی بِهِمْ صَلٰوةَ الْعِیْدِ۔

حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے میرے انصاری چچاؤں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رمضان المبارک کی آخری شب لوگوں سے چاند مخفی رہا، انھوں نے دوسرے دن روزہ رکھا پھر کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوی میں گواہی دی کہ انھوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روزہ توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے اسی وقت روزہ توڑ دیا اور دوسرے دن آپ ان کو لے کر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے گئے اور انھیں عید کی نماز پڑھائی

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا اِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلٰوةُ الْعِیْدِ فِیْ صَدْرِ یَوْمِ الْعِیْدِ صَلَّوْهَا مِنْ غَدِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ یُصَلُّوْنَهَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا فَاتَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمَ الْعِیْدِ حَتّٰی زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ یَوْمِهٖ لَمْ یُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَا فِیْمَا بَعْدَهٗ وَمِمَّنْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں جب عید کے دن شروع وقت میں لوگ عید کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن اس وقت پڑھیں جس وقت پڑھا کرتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب عید کے دن نماز رہ جائے حتی کہ سورج ڈھل جائے تو نہ اس دن پڑھیں اور نہ اس کے بعد، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات

قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ اَضْبَطُ النَّاسِ لِاَلْفَاظِ هُشَيْمٍ وَهُوَ الَّذِيْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

کے قائل ہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔ حضرت ہشیم (راوی) سے جن حفاظ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان کو آئندہ روز عید کی نماز پڑھائی جن لوگوں نے حضرت ہشیم سے روایت کرتے ہوئے اس بات کا ذکر نہیں کیا ان میں یحیی بن حسان اور سعید بن منصور بھی ہیں اور وہ حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انھوں نے ہی ان کی تدلیس کو بیان کیا (تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کی بجائے اس کے شیخ سے روایت کرے۔

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ثُمَّ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بتایا کہ ہم پر شوال کا چاند مخفی رہا تو ہم نے دوسرے دن روزہ رکھا۔ پھر دن کے آخر میں سواروں کا ایک دستہ آیا اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دی کہ کل انھوں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو روزہ توڑنے اور آئندہ روز عید گاہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَاَمْرُهٗ اِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا اَوْ لِيَرٰى كَثْرَتَهُمْ فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ اِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمَ اُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ لَا لِاَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلّٰى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْمُصَلّٰى فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ اُمِرَ بِحُضُوْرِهٖ مَنْ لَا يُصَلِّيْ۔

اس حدیث کی اصل یہ ہے ایسے نہیں جیسے حضرت عبد اللہ بن صالح نے روایت کیا (حدیث ۲۱۱۷) اور آپ نے ان کو دوسرے دن عید منانے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا تو ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ وہ وہاں جمع ہو کر دعا مانگیں یا اپنی کثرت کا اظہار کریں یہ بات دشمن تک پہنچے اور وہ ان کی عظمت کو تسلیم کرے۔ اس لیے نہیں کہ وہ نماز عید کی طرح نماز پڑھیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ان لوگوں کو بھی عید گاہ میں حاضری کا حکم فرمایا جن کے ذمہ نماز نہیں تھی۔

٢١٣٠- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُورٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ هُشَيْمٌ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابًا بِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی (عید گاہ کی طرف) جانے کا حکم فرماتے۔ حیض والی عورتیں الگ بیٹھی رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں حضرت ہشیم فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی ایک پاس (بڑی) چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن سے عاریتاً حاصل کرے۔

فَلَمَّا كَانَ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ لَا لِلصَّلَاةِ وَلٰكِنْ لِأَنْ يُصِيبَهُنَّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوجِ مِنْ غَدِ الْعِيدِ لِأَنْ يَجْتَمِعُوا فَيَدْعُونَ فَيُصِيبُهُمْ دَعْوَتُهُمْ لَا لِلصَّلَاةِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ كَمَا رَوَاهُ سَعِيدٌ وَيَحْيَى لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ۔

تو جب حیض والی عورتیں نماز کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی دعا حاصل کرنے جاتی تھیں تو اس باب کا احتمال ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کے دوسرے دن محض اجتماع اور دعا کے لیے جانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو حضرت شعبہ نے حضرت ابو البشر سے اسی طرح روایت کیا جیسے حضرت سعید اور یحییٰ نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن صالح کی روایت (حدیث ۲۱۱۷) کی طرح روایت نہیں کیا۔

٢١٣١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمَرَهُمْ إِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ فَمَعْنَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَعْنَى مَا رَوَى يَحْيَى وَسَعِيدٌ عَنْ هُشَيْمٍ وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيثِ وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْغَدِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا مَا الدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ غَيْرَ الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلَّى فِيهَا الْفَرِيضَةُ فَكَانَ مَا فَاتَ مِنْهَا فِي وَقْتِهِ فَالدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ يُقْضَى فِيهِ غَيْرَ مَا نُهِيَ عَنْ قَضَائِهَا فِيهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَمِنْهَا مَا جُعِلَ لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُجْعَلْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُ فِي غَيْرِ

حضرت شعبہ نے حضرت ابو البشر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے اگلی صبح عید کی طرف جانے کا حکم دیا تو اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت یحییٰ اور سعید کی حضرت ہشیم سے مروی روایت کا ہے یہ اصل حدیث ہے اس حدیث میں اس اختلافی مسئلے یعنی اگلے دن نماز عید پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے کہ تمام زندگی اس کا وقت ہے سوائے ان اوقات کے جن میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ان نمازوں میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کا وقت ہے اسے قضا کیا جا سکتا ہے سوائے ان اوقات کے جن میں قضا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض نمازوں کے لیے وقت مخصوص ہے ان کو کسی دوسرے وقت میں قضا کرنا جائز نہیں۔ جمعۃ المبارک (کی نماز) بھی ان میں سے ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے لے کر عصر کا وقت شروع ہونے تک پڑھ سکتے ہیں

ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ ذٰلِكَ الْجُمُعَةِ حُكْمُهَا اَنْ تُصَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى اَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَاِذَا خَرَجَ الْوَقْتُ فَاتَتْ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ تُصَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِىْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ وَلَا فِيْمَا بَعْدَهٗ فَكَانَ مَا لَا يُقْضٰى فِىْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ لَا يُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا يُقْضٰى فَوَاتَ وَقْتِهٖ فِىْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ قُضِىَ مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَكُلُّ هٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْعِيْدِ جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ فِىْ يَوْمِ الْعِيْدِ اٰخِرُهٗ زَوَالُ الشَّمْسِ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى اَنَّهَا اِذَا لَمْ تُصَلَّ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ اَنَّهَا لَا تُصَلّٰى فِىْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدِ لَا يُقْضٰى بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِهَا فِىْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِىْ غَدٍ وَلَا غَيْرِهٖ لَا رَاَيْنَا مَا لِلَّذِىْ فَاتَهٗ اَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِ يَوْمِهٖ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ الْيَوْمِ الَّذِىْ وَقْتُهٗ فِيْهِ وَمَا لَيْسَ لِلَّذِىْ فَاتَهٗ اَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدٍ فَصَلٰوةُ الْعِيْدِ كَذٰلِكَ لَمَّا ثَبَتَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى اِذَا فَاتَتْ فِىْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا ثَبَتَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى فِىْ غَدٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا رَوَاهُ عَنْهُ بَعْضُ النَّاسِ وَلَمْ نَجِدْهُ فِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْهُ هٰكَذَا كَانَ فِىْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى۔

جب یہ وقت نکل جائے تو یہ نماز فوت ہو گئی تو اب اسی دن یا اس کے بعد اسے پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو نماز اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن کے بقیہ حصے میں قضا نہ کی جا سکے وہ اس کے بعد (دوسرے دنوں میں) بھی قضا نہیں ہو سکتی اور جو نماز وقت سے رہ جانے کے بعد باقی ماندہ دن میں قضا ہو سکے وہ آئندہ روز اور اس کے بعد بھی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ عید کی نماز کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جو زوال آفتاب تک ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ اپنے وقت سے رہ جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے تو اس دن کے باقی اوقات میں ادا نہیں کر سکتے۔ پس جب ثابت ہوا کہ عید کی نماز اپنے وقت سے رہ جانے کے بعد اسی دن قضا نہیں کی جا سکتی تو ثابت ہوا کہ وہ آئندہ کل یا اس کے بعد بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس فوت شدہ نماز کو آئندہ روز قضا کیا جا سکتا ہے اسے اس دن کے بقیہ حصے میں بھی قضا کیا جا سکتا ہے جس (دن) میں اس کا وقت ہے اور جسے فوت ہونے کے بعد اس دن قضا نہیں کیا جا سکتا اسے دوسرے دن قضا کرنا بھی جائز نہیں تو عید کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ جب فوت ہونے کے بعد اسے اسی دن قضا نہیں کیا جا سکتا تو ثابت ہوا کہ دوسرے دن بھی قضا نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے آپ سے نقل کیا ہے لیکن ہم حضرت امام ابویوسف اور امام احمد (یعنی امام محمد) رحمہما اللہ کی ان سے روایت میں اس طرح نہیں پاتے۔ (معلوم ہوتا ہے امام محمد کی جگہ امام احمد کا نام غلطی سے لکھا گیا۔)

بَابُ ۸۳ الصَّلٰوةِ فِى الْكَعْبَةِ

۲۱۳۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِىْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِدُخُوْلِهٖ يَعْنِى الْبَيْتَ فَقَالَ

باب ۸۳: کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔

لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

انھوں نے فرمایا اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ میں نے ان سے سُنا فرماتے ہیں مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی حتی کہ باہر تشریف لائے جب باہر آگئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ صَلَّى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی البتہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِيَ فَقَامَ إِلٰى كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے آپ ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے لیکن (وہاں) نماز نہیں پڑھی۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلّٰى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ أَنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ مَا ذَكَرْتَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ الَّتِيْ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا إِمَامُكُمُ الَّذِيْ تَأْتَمُّوْنَ بِهِ وَعِنْدَهَا يَكُوْنُ مَقَامُهُ فَأَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيْمَهُمْ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط وَلَيْسَ فِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا **وَقَدْ** رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی وہ کہتے ہیں کعبہ شریف میں نماز جائز نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا کہ یہ قبلہ ہے آپ نے کعبہ شریف سے باہر نماز پڑھنے کے بعد یہ بات فرمائی۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ قبلہ ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس مراد کا بھی احتمال ہے کہ یہ وہ قبلہ ہے کہ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہارے امام کا قبلہ یہ ہے اور وہ یہاں کھڑا ہو تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعلیم دینا چاہی "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ" اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں نماز نہ پڑھنا اس میں نماز کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں

ہے جبکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

۲۱۳۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِمْ وَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کا دروازہ بند کر کے وہاں ٹھہرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے باہر آنے پر ان سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا آپ کی بائیں جانب ایک ستون، دائیں طرف دو ستون اور پیچھے تین ستون تھے ان دنوں بیت اللہ شریف کے چھ ستون ہوتے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی آپ کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَاَنَّهٗ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَعَلَ الْعُمُدَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور یہ کہ آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی البتہ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے ان ستونوں کو کیسے رکھا جن کا حضرت مالک نے اپنی روایت (گذشتہ روایات) میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۳۸- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهٖ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب دائیں طرف والے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی

أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاخَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِحِيَالِكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے کعبۃ اللہ کے سامنے میں اونٹ بٹھایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ آگے کو بڑھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کی اوٹ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمہارے سامنے کے دو ستونوں کے

۲۱۴۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی۔

۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ أَبِي وَأَنَا أَسْمَعُ أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَبِلَالٍ فَلَمَّا خَرَجَا سَأَلْتُهُمَا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا عَلَى جِهَتِهِ۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ تھا تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میرے والد نے ان سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کہاں نماز پڑھی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان (کعبہ شریف) میں داخل ہوئے جب وہ دونوں باہر آئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُهُ دَخَلَ الْبَيْتَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ مَضَى حَتّٰى لَزِقَ بِالْحَائِطِ فَقَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى۔

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے دیکھا جب وہ دو ستونوں کے درمیان پہنچے تو آگے چل پڑے حتی کہ دیوار تک پہنچ گئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے چار رکعات پڑھیں۔ میں نے عرض کیا بتائیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کس جگہ نماز پڑھی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ فَقَدِ اخْتَلَفَ هُوَ وَابْنُ

تو یہ ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

عَبَّاسٍ فِيْمَا رَوَيَا عَنْ اُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوَى ابْنُ عُمَرَ اَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْ اُسَامَةَ فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِمَا تَضَادَتْ عَنْ اُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ اَنْ تُرْتَفَعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ اِذْ كَانَ لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَى ابْنُ عُمَرَ مُطْلَقًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ۔

پس اس سلسلے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کا اختلاف ہوگیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات ایک دوسرے کے متضاد اور برابر ہوئیں تو چاہیے کہ وہ ختم ہو جائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو کیونکہ اس سلسلے میں ان سے روایت میں اختلاف نہیں ہے

٢١٤٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ هُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَسَيَأْتِيْكَ مَنْ يَنْهَاكَ فَتَسْمَعُ قَوْلَهٗ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ کس نے روکا ہے اور اس کی بات سنی جائے گی یعنی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

٢١٤٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ وَائْتَمَّ بِهٖ جَمِيْعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ اُسَامَةَ وَبِلَالٍ۔

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیت اللہ شریف کے کسی حصے کو اپنے پیچھے نہ کرو اور اس تمام کی طرف متوجہ ہو اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات کے واسطے سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

٢١٤٥ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَدَنَّدَ مَرْ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالُوْا تُجَاهَكَ فَقُلْتُ كَمْ صَلّٰى قَالُوْا رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابو صفوان یا حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سنا تو اپنا لباس درست کیا میں نے آپ کو بیت اللہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا (حضرت مجاہد فرماتے ہیں) میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کہاں نماز پڑھی ہے؟ تو صحابہ کرام نے بتایا تمہارے سامنے (والی جگہ)، میں نے پوچھا کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بتلایا دو رکعتیں۔

٢١٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ

حضرت مجاہد، حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایات کا اختلاف

ابراهيم الحنظلي قال انا جرير عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت لعمر كيف صنع النبي صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة فقال صلى ركعتين ۔

۲۱۴۷ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو الوليد قال ثنا جرير بن عبد الحميد فذكر باسناده مثله غير انه قال عبد الله بن صفوان ۔

فهذا عمر قد حكى عنه في ذلك ما يوافق ما حكى ابن عمر عن اسامة وبلال من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت **وقد** روى عن جابر بن عبد الله مثل ذلك ۔

۲۱۴۸ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا شبابة عن مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت يوم الفتح فصلى فيه ركعتين **وقد** روى ايضا عن شيبة بن عثمان وعثمان بن طلحة مثل ذلك ۔

۲۱۴۹ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن الصباح قال ثنا ابو اسمعيل المؤدب عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتيت شيبة بن عثمان فقلت يا ابا عثمان ان ابن عباس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة فلم يصل قال بلى صلى ركعتين عند العمودين المقدمين ثم الزق بهما ظهره ۔

۲۱۵۰ - حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا عبد الرحيم بن سليمن عن عبد الله بن مسلم فذكر باسناده مثله ۔

۲۱۵۱ - حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال انا هشام بن عروة عن عروة عن عثمان بن طلحة ان رسول

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھیں ۔

حضرت ابوالولید نے حضرت جریر بن عبد الحمید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ شریف میں نماز کے بارے میں نقل کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس کی مثل مروی ہے ۔

حضرت عبدالرحمن بن زجاج فرماتے ہیں میں حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابوعثمان! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز نہیں پڑھی انھوں نے فرمایا کیوں نہیں! آپ نے اگلے دو ستونوں کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر ان ستونوں کے ساتھ پیٹھ مبارک لگائی ۔

حضرت عبدالرحیم بن سلیمان حضرت عبداللہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تمہارے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وِجَاهَكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ تَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فَاِنَّ الْاٰثَارَ قَدْ تَوَاتَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمِثْلِهِ اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ وَاِنْ كَانَ يُؤْخَذُ بِاَنْ يُلْقٰى مَا يَضَادُّ مِنْهَا عَمَّنْ يَضَادُّ ذٰلِكَ عَنْهُ وَيُعْمَلُ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِيْ حَكٰى عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ خَرَجَ مِنْهَا وَلَمْ يُصَلِّ **فَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَهَا صَلّٰى فِيْهَا فَقَدْ تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهُ فَتَنَافَيَا **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَبِلَالٍ وَجَابِرٍ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ اُسَامَةَ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا۔

سامنے (والی جگہ) دوستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر اس بات کو تواتر روایات کے طور پر لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے بارے میں جس تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں نہ پڑھنے کے بارے میں اسی قدر تواتر نہیں ہے اور اگر باہم متضاد روایات کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نماز پڑھی جب یہ دونوں باہم متضاد ہوئیں تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر فاروق، حضرت بلال، جابر، شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے حضرت ابن عمر کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق مروی ہے تو یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں حضرت ابن عباس تنہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی بھی مروی ہے جو اس میں نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

۲۱۵۲ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اُمِّ مَنْصُوْرٍ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِي امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ رَاَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ حِيْنَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيْتُ اَنْ اٰمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ مُصَلِّيًا۔

حضرت منصور کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں مجھے بنو سلیم کی ایک عورت نے جو ہمارے خاندان کے اکثر بچوں کی دایہ تھی بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا میں نے بیت اللہ شریف میں داخلے کے وقت مینڈھے کے سینگ دیکھے تو میں تمہیں حکم دینا بھول گیا کہ ان کو جلا دے کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں جس سے نمازی کی توجہ بٹ جاتے۔

۲۱۵۳ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

اس سلسلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں خانہ کعبہ میں داخل ہونا پسند کرتی تھی تاکہ اس میں نماز پڑھوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر

كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ اِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا فِيْ بِنَائِهَا فَاَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ فَاِذَا اَرَدْتِ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنْهُ۔

حطیم میں داخل کیا اور فرمایا جب تمہاری قوم نے کعبہ شریف کو بنایا تو اس کی عمارت میں کمی کر دی حطیم کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔ پس جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الصَّلٰوةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهٗ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ قَالُوْا فَمَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهٗ فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضِ الْقِبْلَةِ فَلَا تُجْزِيْهِ صَلَاتُهٗ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ اَوْ وَلَّاهَا يَمِيْنَهٗ اَوْ شِمَالَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ سَوَاءٌ وَاَنَّ صَلٰوتَهٗ لَا تُجْزِيْهِ وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ اَجْزَاَتْهُ الصَّلٰوةُ بِاتِّفَاقِهِمْ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلُ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا لِاَنَّ مَا عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا عَنْ يَسَارِهٖ لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهٗ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِنَّمَا بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِهٖ وَلَا يَضُرُّهٗ تَرْكُ اسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے ایک حصے حطیم میں نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ پس ہماری مذکورہ بحث سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہوگئی جن کے نزدیک اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ جو لوگ اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں وہ اس لیے روکتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام بیت اللہ شریف قبلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص اس میں نماز پڑھے گا وہ اس کے بعض حصے کی طرف پیٹھ کرے گا تو وہ بعض قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والا ہوگا پس اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کرے یا اس کو اپنی دائیں بائیں جانب رکھے تو یہ سب باتیں ایک جیسی ہیں اور اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو شخص خانہ کعبہ کی کسی ایک جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے بالاتفاق اس کی نماز جائز ہے حالانکہ وہ کعبہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ اس کی دائیں اور بائیں منہ نہیں کر رہا تو جیسے وہ بیت اللہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی صرف ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت کر رہا ہے تو دیگر جہات کا چھوڑنا اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے وہ بھی کسی ایک جہت کی طرف رُخ اور دوسری طرف پیٹھ کرتا ہے تو اس میں پیٹھ کا حکم وہی ہوگا جو اس (بیت اللہ شریف) سے باہر والے کی دائیں اور بائیں جانب کا ہے اس سے بھی ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا تو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز قرار دیتے

مِنْ جِهَاتِهٖ بَعْدَهَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَقْبَلَ اِحْدٰى جِهَاتِهٖ وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا نَمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِي الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

تلخیص ابواب طحاوی شریف

کتاب الطہارۃ

باب ـــــ پانی میں نجاست کا گرنا

پانی میں نجاست گر جانے سے وہ پاک ہی رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے، پاک رہے گا وہ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے "پانی ناپاک نہیں ہوتا" اور بیر بضاعہ میں مردار اور حیض کے کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے تھے اس کے باوجود اس سے وضو کیا جاتا تھا۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جب پانی دو قُلّوں (دو مٹکوں) کی مقدار ہو جائے تو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قُلّوں کو پہنچ جائے، تو نجاست نہیں اٹھاتا (ناپاک نہیں ہوتا)

(۳) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جاری پانی میں نجاست گر جائے تو جب تک رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوگا لیکن ٹھہرا ہوا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرتا ہے۔

احناف کی طرف سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی پیش کردہ دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ بیر بضاعہ میں اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک وہ باغوں کی طرف جانے والا راستہ تھا اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو نہروں کے پانی کا ہے یعنی جب تک رنگ، بُو اور ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے جاری پانی مراد ہے کیوں کہ اس میں نجاست نہیں ٹھہرتی جب کہ کھڑے پانی میں نجاست داخل ہو کر مل جاتی ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا جائے تو پھر مسلمان کے بارے میں جو حدیث میں آیا ہے کہ وہ ناپاک نہیں، اسی طرح زمین کے بارے میں بھی مروی ہے کہ وہ ناپاک نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا حالانکہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا یہ بات مطلقاً نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ ان روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی ممکن ہے ان سے مقام ہجر کے مٹکے یا انسان کا قد مراد ہو کیونکہ جب دو آدمیوں کے قد کے برابر پانی ہوگا تو وہ جاری پانی کہلائے گا ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم سے اس کا سارا پانی نکالا گیا اگر دو مٹکوں کی مقدار پانی ناپاک نہ ہوتا تو یہ پانی کیوں نکالا جاتا، اسی طرح کنویں میں چوہا گر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی نکالنے کا حکم فرمایا، بلی، پرندہ اور مرغی وغیرہ کے بارے میں اسی طرح کی روایات آئی ہیں اگر کہا جائے کہ برتن کی طرح کنویں کو کیوں نہیں دھویا جاتا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ اس کا دھونا ناممکن ہے اور وہ یوں کہ جس پانی کے ساتھ دھویا جائے گا وہی پانی اس میں واپس جائے گا لہٰذا اس سے پانی کا نکالنا ہی دھونے

کے قائم مقام ہے۔

باب ۲ ــــــــ بلی کا جھوٹا

ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے ان کی دلیل حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بلی کے جھوٹے سے غسل کرتے تھے نیز آپ بلی کے جھوٹے سے وضو بھی فرماتے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں بلی کے جھوٹے کو مکروہ جانتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ مارے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے، یہ حدیث صحت سند کے اعتبار سے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات سے افضل ہے پھر اسے صحابہ کرام اور تابعین عظام مثلاً حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ہشام اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی تائید حاصل ہے جن میں کتے، خنزیر، گدھے اور بلی کے منہ لگائے ہوئے برتن کو دھونے کا حکم ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلی کے ناپاک ہونے کا ذکر ہے اس کے جھوٹے کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علاوہ ازیں دوسرے گروہ کے قول کو قیاس سے بھی تائید حاصل ہے وہ کہتے ہیں گوشت چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پاک گوشت جسے کھایا بھی جاتا ہے مثلاً گائے بکری وغیرہ کا گوشت (۲) پاک گوشت جسے کھایا نہیں جاتا مثلاً انسان کا گوشت (۳) ناپاک گوشت مثلاً کتے اور خنزیر کا گوشت چونکہ جھوٹے کا تعلق لعاب سے ہے اور اس کا تعلق گوشت سے ہوتا ہے لہٰذا پہلی دو قسموں کا جھوٹا پاک اور تیسری قسم کا ناپاک ہے (۴) وہ گوشت جس کے کھانے سے روکا گیا۔ مثلاً بلی کا گوشت، اس کے کھانے سے ممانعت ہے اور یہ کراہت کے باعث ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی مکروہ ہے

باب ۳ ــــــــ کتے کا جھوٹا

کتے کے جھوٹے کے بارے میں تین مذاہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانی پاک رہتا ہے لیکن برتن کو حکم شرعی کی تعمیل کے طور پر سات بار دھویا جائے اس گروہ کا خیال صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں (مٹکے یا انسانی قد) کو پہنچے نجاست کو نہیں اٹھاتا گویا اس سے کم پانی ناپاک ہو جاتا ہے پس جب اتنا زیادہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو کتے کا جھوٹا بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے اور برتن کو سات مرتبہ یوں دھویا جائے کہ پہلی بار مٹی استعمال کریں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا جب برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھویا جائے۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کتے کے جھوٹے کو ناپاک سمجھتا ہے لیکن اس کے نزدیک برتن کو اسی طرح دھویا جائے جیسے عام نجاستوں سے پاک کیا جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو اپنے ہاتھ دو یا تین بار دھونے کا حکم دیا کیونکہ نہ معلوم اس کا ہاتھ کہاں پہنچا ہو اور چونکہ اس دور میں (عام طور پر) پانی سے استنجاء نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ممکن تھا کہ پیشاب اور پاخانے کے مقام پر پسینہ آیا ہو اور وہاں ہاتھ لگ جائے تو جب پیشاب اور پاخانہ لگنے سے ناپاک ہونے والے ہاتھ کو صرف دو یا تین بار دھونے کا حکم ہے حالانکہ یہ نہایت غلیظ نجاستیں ہیں تو اس سے کم درجے کی نجاست دو یا تین بار دھونے سے کیسے زائل نہ ہوگی پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس برتن میں کتا اور بلی منہ مارے اسے تین بار دھویا جائے۔ پس حسن ظن کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک سات بار دھونے سے متعلق روایت منسوخ ہوگئی اور اگر مخالف فریق اسے منسوخ نہ سمجھے بلکہ احتیاط پر عمل کرے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے کہ سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی استعمال کی جائے، اس طرح مخالف فریق حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں پر عمل کرسکے گا۔

باب ۴ ——— انسان کا جھوٹا

بعض حضرات کے نزدیک انسان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن سرجس، حضرت حکم غفاری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے جھوٹے سے غسل اور وضو کرنے سے منع فرمایا۔

دوسری جماعت کے نزدیک انسان کا جھوٹا پاک ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ان حضرات نے امہات المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، ام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بیک وقت ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے تو کہا جائے گا کہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ مجھ سے پہلے پانی لیتے اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا اور فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔ جب دونوں قسم کی روایات میں تضاد پایا گیا تو ایک ضابطے کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ یہ کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے ایک برتن سے پانی لیں تو ان سے پانی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ کوئی بھی نجاست وضو سے پہلے یا بعد پانی میں گرے تو اس کا حکم ایک ہی ہے تو جب دونوں کا اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو ایک دوسرے کے بعد وضو کرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا اس طرح دوسرے فریق کا مذہب ثابت ہوگیا۔

باب ۵ ——— وضو میں بسم اللہ پڑھنا

وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی وضو ہوجاتا ہے اس سلسلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بسم اللہ چھوڑنا غلطی ہے لیکن اس کے بغیر بھی طہارت حاصل ہوجاتی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے فارغ ہونے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا میں نے صرف اس لیے جواب نہ دیا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے بغیر لینا پسند نہ فرمایا اور پہلے وضو کیا گویا ذکر سے پہلے وضو کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کے لیے بسم اللہ ضروری نہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے اس کا کیا مطلب ہے تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے ذکر کیا اور وضو کے کامل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے جس طرح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیں وہ مسکین

نہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی مسکین نہیں اور اس کے لیے صدقہ لینا حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں اسی طرح آپ نے فرمایا جس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور وہ پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو وہ مومن نہیں یہاں بھی کمال کی نفی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں اسے طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔

جب پہلی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور کسی ایک کو قطعیت حاصل نہیں تو وہ احتمال مراد ہوگا جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگا۔

احناف کے موقف کو قیاس کی تائید بھی حاصل ہے وہ یوں کہ بعض امور مثلاً عقود وغیرہ کلام کے ذریعے منعقد ہوتے ہیں، بعض کام، کلام کے ذریعے شروع ہوتے ہیں مثلاً نماز تکبیر کے ساتھ اور حج تلبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے لہٰذا یہ ان امور کے ارکان میں شامل ہیں۔ جب کہ وضو ان میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا نہ تو کلام کے ذریعے اس کا انعقاد ہوتا ہے اور نہ ہی آغاز۔ پس معلوم ہوا کہ بسم اللہ، وضو کا رکن نہیں۔ اگر اسے ذبیحہ پر قیاس کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اس ضمن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اور بعض کے نزدیک وہ حرام ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں بسم اللہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا کون ہے اگر وہ بسم اللہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان یا غیر مسلم کتابی ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لہٰذا یہاں بسم اللہ پڑھنا اس لیے لازم ہے کہ ذابح کی ملت و دین کا علم ہو سکے اور وضو میں اس بات کی ضرورت نہیں، پھر نماز کے دیگر اسباب و شرائط مثلاً ستر عورت وغیرہ کے لیے بسم اللہ شرط نہیں تو وضو بھی ایک سبب ہے اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں ہونی چاہیے۔

باب ۶ ـــــــ وضو میں اعضاء کا دھونا

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا ضروری ہے یا ایک ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب، ابن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار اور حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے ایک ایک اور تین تین بار (دونوں طرح) دھوتے دیکھا۔ دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہو سکتا ہے کہ ایک ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو جائے اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہو، احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ـــــــ وضو میں سر کا مسح

بعض حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے جب کہ دوسرا گروہ پورے سر کے مسح کو فرض نہیں مانتا، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی، طلحہ بن مصرف کے جد امجد اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا آخر تک لے گئے اور پھر واپس آگے کی طرف لائے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں اس حدیث سے پورے سر کے مسح کی فرضیت نہیں، بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا تو ایک ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہوا نیز ایسی روایات بھی آئی ہیں جن سے سر کے بعض حصے پر مسح کرنا ثابت ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور عمامہ مبارک اور پیشانی پر مسح فرمایا، گویا مسح صرف پیشانی پر تھا اور وہ سر کا بعض حصہ ہے یہی باقی سر کے مسح کے لیے بھی کفایت کرتا ہے کیونکہ اگر باقی سر کا مسح عمامہ کے مسح سے ثابت کیا جائے تو وہ موزوں کی طرح ہونا چاہیے یعنی موزے میں تمام پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اسے دھونا اور باقی کا مسح جائز نہیں اسی طرح اگر عمامہ پر مسح ثابت ہو تو سر کے بعض حصے کا ننگے اور بعض کا عمامہ کے پیچھے ہونے کی صورت میں مسح ہوگا اور یہ جائز نہیں لہٰذا پیشانی پر مسح تمام سر کا مسح قرار پائے گا باقی سر کا مسح باعث فضیلت ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بعض حصے کا مسح فرض ہو کیونکہ وضو میں بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا مسح فرض ہے جس عضو کا دھونا فرض ہے وہ بالاتفاق مکمل دھویا جائے گا لیکن مسح کے سلسلے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پورے سر کا اور بعض کے نزدیک بعض سر کا مسح فرض ہے تو ہم نے موزوں کو دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے موزوں کے بارے میں اگرچہ یہ اختلاف تو ہے کہ ظاہری حصے پر مسح کیا جائے یا باطنی پر، لیکن اس بارے میں اتفاق ہے کہ موزوں کے بعض حصے پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

باب ۔۔۔۔۔۔ وضو میں کانوں کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک وضو میں کانوں کے ظاہر کا وہی حکم ہے جو چہرے کا ہے یعنی اسے دھویا جائے اور پچھلے حصے کا حکم سر کے حکم جیسا ہے یعنی اس کا مسح کیا جائے ان کی دلیل ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے چہرے کے ساتھ کانوں کے سامنے کا حصہ بھی دھویا اور سر کا مسح کرتے ہوئے کانوں کے پچھلے حصے کا بھی مسح کیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک کانوں کے اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، تمیم انصاری، عبداللہ بن زید، عمرو بن شعیب کے جد امجد، ابوامامہ باہلی اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بتاتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور فرمایا "کان، سر سے ہیں" اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف پر اتنی احادیث مروی نہیں ہیں۔

قیاس بھی اسی گروہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ احرام والی عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں وہ سر کو ڈھانپے گی اسی طرح وہ بالاتفاق کانوں کو بھی ڈھانپے گی معلوم ہوا کانوں کا تعلق سر سے ہے لہٰذا ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے کا نہیں۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ وضو میں سر، چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے پر سب متفق ہیں تو جس عضو کا دھونا فرض ہے اس میں مسح نہیں اور جس کا مسح فرض ہے اس میں دھونا نہیں لہٰذا کانوں کا بھی مکمل طور پر مسح ہی ہوگا بعض کا دھونا اور بعض کا مسح نہ ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی پھر ان کا قول بھی اس دوسرے موقف کے مطابق ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ ہے۔

باب ۹ ـــــــ وضو میں پاؤں کا حکم

وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا فرض ہے یا مسح؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح کیا جائے جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے پہلے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابن عمر، رفاعہ بن رافع اور عباد بن تمیم کے چچا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پاؤں کا مسح کرتے تھے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ، عثمان بن عفان، مستورد بن شداد قریشی، ابو رافع، رُبیع، ابو ہریرہ، عمرو بن شعیب کے جد امجد عبداللہ بن زید بن عاصم اور ابو جبیر کندی رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے پاؤں مبارک دھوئے۔
نیز اس سلسلے میں آپ نے اسی بات کا حکم بھی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جہاں آپ نے وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑنے کا ذکر کیا وہاں فرمایا جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔
حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی، عمرو بن عبسہ اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی مرفوع روایات مروی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے ورنہ سر کے دھونے پر بھی یہ ثواب حاصل ہوتا۔

پھر آپ نے پاؤں نہ دھونے یا اس میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ بھی فرمائی جو دھونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جسے دھویا نہیں گیا تھا تو فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔
حضرت عائشہ، عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات آئی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم سفر میں تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ہم نے وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا ایڑیوں کے لیے جہنم سے خرابی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے مسح کا حکم تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔
قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے کیونکہ اس پر ثواب کا ذکر کیا گیا ہے اس کا حکم سر کی طرح نہیں اس کا مسح کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص سر کو دھوئے تو اسے ثواب نہیں ملتا لہٰذا اگر پاؤں کا بھی مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا۔
دراصل آیتِ وضو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ" آخر تک میں "وارجلکم" کی قراءت میں اختلاف اس مسئلے کی بنیاد ہے حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، عروہ اور بشیر بن حوشب رضی اللہ عنہم "وَاَرْجُلَكُمْ" نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح اس کا عطف "وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ" پر ہوتا ہے اور پاؤں کا دھونا فرض قرار پاتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں قرآن پاک مسح کے (حکم کے) ساتھ اترا اور سنت دھونا ہے۔

حضرت مجاہد اور حسن نے کسرہ کے ساتھ "وَاَرْجُلِكُمْ" پڑھا صحابہ کرام بھی پاؤں کو دھوتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر، عمر بن خطاب، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ پاؤں دھوتے تھے۔ عبدالملک نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ کو کسی صحابی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ پاؤں کا مسح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیمم کی صورت میں ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا جاتا ہے لیکن سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کا حکم ایک جیسا ہے ورنہ تیمم میں پاؤں کا بھی مسح کیا جاتا۔
اس بات کا جواب یہ ہے کہ غسل جنابت میں سارا بدن دھونا پڑتا ہے لیکن پانی نہ ہونے کی صورت میں غسلِ جنابت کے لیے تیمم میں باقی تمام جسم کو

کو چھوڑ کر صرف ہاتھوں اور چہرے کا مسح ہوتا ہے تو باقی اعضاء کا چھوڑنا غسل ہیں ان کے مسح کی دلیل نہیں لہذا تیمم میں پاؤں کا مسح نہ کرنا بھی وضو میں اس کے مسح کی دلیل نہیں۔

باب ۱۱ ——— ہر نماز کے لیے وضو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک غیر مسافر کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے صرف فتح مکہ کے دن آپ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

اکثر ائمہ جن میں تینوں جلیل القدر حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بے وضو ہونے کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے اور آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا حصول فضیلت کی خاطر تھا یا پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ملا لیکن یہ دونوں باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے بھونی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد باقی گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔
ہر نماز کے لیے وضو میں فضیلت کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ظہر کی نماز پڑھ کر گھر میں اپنی نشست گاہ پر تشریف لائے پھر عصر کی نماز کے لیے اذان ہوئی تو وضو فرمایا پھر مغرب کی نماز کے لیے بھی وضو فرمایا حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرے لیے صبح کا وضو تمام نمازوں کو کفایت کرتا ہے لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص طہارت کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اسے بھتیجے اسی لیے مجھے یہ مرغوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب (رضی اللہ عنہم) فرماتی ہیں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا جب آپ پر یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا اور مسواک کا حکم آپ سے مختص ہے امت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اس حدیث کو حضرت علی المرتضیٰ، ابن عمر، زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کیا۔

قیاس کے مطابق بھی ہر نماز کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) وضو (۲) غسل ـــ غسل اس وقت فرض ہوتا جب جماع یا احتلام وغیرہ پایا جائے وقت کے نکلنے سے غسل نہیں ٹوٹتا اور اس سلسلے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں لہذا وضو کا حکم بھی وہی ہو گا صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب تک بے وضو نہ ہوں ایک وضو سے نماز پڑھتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" پڑھتے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس آیت سے ہر نماز کے لیے وضو کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو مسافر کے لیے بھی یہی حکم ہوتا حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پر واجب نہیں جب کہ اس سے مسافر اور مقیم دونوں مخاطب ہیں ابن فغو فرماتے ہیں، لوگ بے وضو ہوتے تو جب تک وضو نہ کر لیتے کلام نہ کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ وضو نماز کے لیے ضروری ہے گفتگو کے لیے نہیں لہذا اس آیت کے نزول کا مقصد یہ تھا اب مفہوم یہ ہو گا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو اور بے وضو ہو تو وضو کر لو۔

باب ۱۱ ـــــــ مذی کا حکم

مذی آنے کی صورت میں صرف وضو واجب ہوتا ہے یا اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں دونوں قسم کی احادیث آئی ہیں جن کی بنیاد پر اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہوا ایک جماعت کے نزدیک اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا حکم فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مخصوص اعضاء کو دھوئے اور وضو کرے اور ان حضرات نے اسی طرح کی بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ آپ نے سلیمان بن ربیعہ باہلی کو فرمایا "اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھوؤ اور نماز کی طرح کا وضو کرو۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک صرف نجاست کی جگہ کو دھونا اور نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اعضائے مخصوصہ کو دھونا ضروری نہیں۔

حضرت ابن عباس، محمد بن حنفیہ، ابوعبد الرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ہانی بن ہانی حصین ابن قبیصہ اور عائش بن انس رضی اللہ عنہم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اعضائے مخصوصہ کو دھونے کا حکم وجوب کے لیے نہیں تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ مذی کو روکنے کے لیے تھا جیسے قربانی کے جانور کے تھنوں پر پانی ڈال کر دودھ کو روکا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت حسن اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ جسے مذی آئے وہ عضو مخصوصہ کا کنارہ دھو کر وضو کرے۔

قیاس سے بھی ان حضرات کے موقف کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ پیشاب اور قضائے حاجت کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا ہے جہاں نجاست لگتی ہے اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون نکلنے کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا البتہ نماز کے لیے وضو بھی کرنا ہوتا ہے لہذا مذی نکلنے کی صورت میں صرف جائے نجاست کو دھویا جائے گا تمام اعضائے مخصوصہ کو نہیں۔

باب ۱۲ ـــــــ منی پاک ہے یا ناپاک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچتی تھیں، اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کے نزدیک منی پاک ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا حکم وہی ہے جو رینٹھ (یا بلغم وغیرہ) کا ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک منی ناپاک ہے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ بات لباسِ شب باشی کے بارے میں ہے نماز کے لباس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی تک دھونے کا اثر باقی ہوتا اور آپ ہی کا قول ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمبستری کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت پیش کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباسِ نماز سے منی کھرچتی تھیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس حدیث سے منی کی طہارت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے محض کپڑے کا پاک ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے جیسے جوتے وغیرہ

سے نجاست کو رگڑنے سے جُوتا پاک ہوجاتا ہے لیکن نجاست کے پاک ہونے کی دلیل نہیں معلوم ہوا نفسِ منی کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔
جب نفسِ منی کے بارے میں دیکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کپڑے کو منی لگ جانے کی صورت میں اگر وہ دکھائی دے تو دھو لو ورنہ پانی چھڑکو۔ اس کے جواب میں پہلے گروہ کی طرف سے کہا گیا کہ دیگر نجاستوں کا حکم یہ ہے کہ نظر نہ آنے کی صورت میں تمام کپڑے کو دھویا جاتا ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے مختلف ہوا صحابہ کرام سے بھی مختلف روایات آئی ہیں حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سے منی کو کھرچتے تھے تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال ہے پاک ہونے کا بھی اور نجاست کا بھی، جیسے لید وغیرہ کو کھرچا جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کپڑے کو منی لگنے کی صورت میں اگر دکھائی دے تو اسے دھو لو ورنہ تمام کپڑے کو دھوؤ تو یہ نجاست کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر گھاس سے رگڑ دو، یہ پاک ہونے کی دلیل ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پُوچھا گیا تو فرمایا پانی چھڑکو، تو ممکن ہے چھڑکنے سے دھونا مراد ہو۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا گیا ان میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا پڑھ سکتا ہے البتہ اس میں کچھ (منی) دیکھے تو دھوئے باقی نہ چھڑکے کیونکہ اس سے نجاست بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دھونے کا حکم دیتے ہیں۔
اب اختلاف کی صورت میں جب کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ بھی مروی نہیں قیاس کی راہ اختیار کی گئی تو وہ دوسرے گروہ کا مؤید ہے یعنی منی ناپاک ہے کیونکہ پیشاب، پاخانہ، حیض اور نفاس نیز لوگوں کے خون وغیرہ جن سے طہارت زائل ہو جاتی ہے ذاتی طور پر ناپاک بھی ہیں اسی طرح منی بھی ناپاک ہے البتہ خشک ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک وہی حکم ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے یعنی اسے کھرچا جاسکتا ہے۔

باب ۱۲ ——— انزال کے بغیر جماع

بعض حضرات کے نزدیک انزال کے بغیر جماع سے محض وضو فرض ہوتا ہے غسل کرنا ضروری نہیں جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس صورت میں غسل فرض ہوجاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے۔
پہلے گروہ نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو کا حکم دیا حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پُوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا اس پر صرف وضو لازم ہے اور یہ بات انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب، ابوسعید خدری اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، دوسری قسم کی حدیث حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، پانی سے ہے یعنی انزال کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔
دوسرے حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ سے پُوچھا گیا ایک شخص جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں) شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کرتے تھے پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے کہ پانی، پانی سے ہے اس سے احتلام مراد ہے جماع نہیں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ دوسری قسم کی احادیث جن میں وضو کا حکم دیا گیا ہے ان کے خلاف بھی مروی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے متجاوز ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا تعلق ہے تو ان سے ثابت شدہ حکم اسلام کے آغاز میں تھا پھر منسوخ ہو گیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں انزال کی صورت میں غسل کا حکم دیا تھا پھر اس سے روک دیا گیا اور غسل کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام کے درمیان جب اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فیصلہ فرمایا کہ شرمگاہ کے شرمگاہ سے متجاوز ہونے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا عمل کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

قیاس سے بھی اسی موقف کو تائید حاصل ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ، حج اور روزہ فاسد ہو جاتے ہیں حج کی صورت میں قربانی اور قضاء دونوں لازم ہوتے اور روزے کی صورت میں قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ زانی کو اگرچہ انزال نہ ہو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر شبہے کی بنیاد پر ہو تو حد ساقط ہو کر مہر لازم ہو جائے گا۔ جیسے انزال کے ساتھ جماع کی صورت میں یہ چیزیں لازم ہوتی ہیں اسی طرح انزال کے بغیر بھی ان کا یہی حکم ہے لہٰذا جب یہ حد درجہ کا حدث ہوا تو اس سے طہارت بھی اعلیٰ درجہ کی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر اسے انزال ہو تو بھی وہی سزا ہو گی کوئی زائد سزا لازم نہ ہو گی لہٰذا اصول طہارت کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہو گا یعنی انزال کے بغیر جماع ہو یا انزال بھی ہو دونوں صورتوں میں غسل لازم ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے سنا ہے انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ انزال کے بغیر جماع کی صورت میں عورت پر غسل لازم ہو گا مرد پر نہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ جب شرمگاہ، شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے تو گویا انصار کے نزدیک انزال کی صورت میں جماع سے جماع کرنے والے مردوں پر غسل واجب ہوتا ہے عورتوں پر نہیں اور مرد و عورت کے باہم ملنے سے عورتوں پر غسل واجب ہوتا ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انزال کی صورت میں مرد و عورت دونوں غسل کرتے میں برابر ہیں لہٰذا انزال نہ ہونے کی صورت میں بھی دونوں کا ایک جیسا حکم ہو گا اور دونوں پر غسل لازم ہو گا۔

باب ۱۴ ـــــ آگ پر پکی ہوئی چیز اور وضو

بعض حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز سے وضو لازم ہو جاتا ہے اس مضمون کی احادیث حضرت ابو طلحہ، زید بن ثابت، عائشہ صدیقہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ، اسہل بن حنظلیہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل دونوں کا ذکر ہے۔

دوسرے گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ام سلمہ جابر بن عبداللہ، ام حکیم، ابو رافع، ابو سعید خدری کی پھوپھی، عبداللہ بن حارث زبیدی، عمرو بن امیہ، سوید بن نعمان، عمرو بن عبداللہ، ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں فرمایا۔

لہذا پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں وضو سے یا تو حقیقی وضو مراد ہوگا یا محض ہاتھ دھونا۔ اگر ہاتھ دھونا مراد ہو تو احادیث میں تضاد نہ ہوگا اور اگر اصطلاحی حقیقی وضو مراد ہو تو دیکھنا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا تاکہ اسے ناسخ اور اس کے خلاف کو منسوخ قرار دیا جا سکے۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا تھا لہذا آپ کا وضو والا عمل منسوخ ہو گیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت مثلاً حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود، عثمان بن عفان، ابن عباس، ابن عمر، ابو امامہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ یہ حضرات آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری قرار نہیں دیتے پھر کچھ ایسے حضرات جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کے بارے میں ارشاد مروی ہے، سے بھی وضو کا ضروری نہ ہونا مروی ہے ان میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس صورت میں وضو واجب نہ ہو کیونکہ جب آگ پر گرم کیا ہوا پانی وضو نہیں توڑتا اور اس کا یہی حکم ہے جو گرم نہ کئے ہوئے پانی کا ہے تو باقی چیزوں کا بھی وہی حکم ہوگا یعنی آگ پر گرم کئے جانے سے پہلے جس طرح ناقض وضو نہیں اسی طرح بعد میں بھی ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پھر اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا بکری کے گوشت سے چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم دیا تو یہاں بھی محض ہاتھ دھونا مراد ہے اور فرق کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکنائی زیادہ اور بکری کے گوشت میں کم ہوتی ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کے بھنے ہوئے گوشت کا حکم ایک ہو جیسے ان کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کی طہارت کا حکم یکساں ہے۔

معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں ہوتا جن احادیث میں اس کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا مراد ہے یا وہ منسوخ ہیں۔

باب ۱۵ —— شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو

بعض حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو ہاتھ لگانے والے شخص کو وضو کا حکم دیتے تھے۔ انہوں نے اس حسن ابن حضرت ہشام، ابو الاسود، اور ایک نامعلوم شخص کے واسطہ سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نیز بواسطہ عروہ حضرت زید بن خالد اور حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ام حبیبہ، عمرو بن شعیب کے دادا سے بھی روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں سے ایک روایت حضرت ملازم، عبداللہ بن بدر سے وہ قیس بن طلق سے وہ حضرت طلق سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حضرت ملازم کی یہ روایت

حضرت بُسرہ کی حدیث سے احسن ہے۔
ان حضرت کو قیاس سے تائید حاصل ہے کیونکہ ہتھیلی کی پیٹھ اور بازوؤں سے شرمگاہ کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا تو ہتھیلی سے چھونے کی صورت میں بھی واجب نہ ہوگا اسی طرح ران جو ستر ہے اس کے ساتھ شرمگاہ کو چھوا جائے تو وضو واجب نہیں ہوتا لہذا ہتھیلی کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت بُسریٰ کی روایت حضرت عروہ کو قبول نہیں حضرت زہری کو حضرت عروہ سے سماع حاصل نہیں وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت قابل اعتماد نہیں ہشام بن عروہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ابوالاسود کی روایت میں ابن لہیعہ راوی خود مخالف کے نزدیک قابل حجت نہیں غیر معلوم شخص سے روایت ظلم ہے، زید بن خالد کی روایت میں محمد بن اسحاق کو مخالف حجت تسلیم نہیں کرتے پھر یہ حدیث منکر ہے حضرت عروہ کے واسطے سے حضرت زید بن خالد سے روایت کی گئی حالانکہ خود حضرت عروہ کو اس حدیث کا علم نہیں حضرت عائشہ کی روایت میں عمر بن شریح راوی ہیں جنہیں مخالف اپنے مدمقابل سے حجت نہیں مانتا خود کیسے استدلال کر سکتا ہے حضرت ابن عمر سے صدقہ بن عبداللہ راوی کی روایت خود مخالف کے نزدیک ضعف ہے علاء بن سلیمان کا بھی یہی حال ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یزید بن عبدالملک منکر الحدیث ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت منقطع ہے اور وہ خود تمہارے نزدیک حجت نہیں حضرت ام حبیبہ کی روایت میں مکحول عنبسہ ابن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہیں ان سے سماعت نہیں عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہیں۔

تو اس طرح یہ تمام روایات مضطرب ہیں حضرت مصعب بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں روایت مروی ہے تو وضو واجب نہ ہونے سے متعلق بھی روایت موجود ہے لہذا دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی صورت یہی ہوگی کہ وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، حذیفہ بن یمان، عمران بن حصین رضی اللہ عنہم نیز حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

باب ۱۹ ——— مدت مسح

موزوں پر مسح کی مدت میں اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک اس میں وقت کی پابندی نہیں جب کہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مقرر ہے۔
پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی پھر عرض کیا "یارسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا "یارسول اللہ ایک دن؟" آپ نے فرمایا "ہاں اور دو دن" پوچھا "دو دن یارسول اللہ؟" فرمایا "ہاں اور تین دن"۔ عرض کیا تین دن یارسول اللہ! فرمایا "ہاں" حتیٰ کہ سات تک پہنچے پھر فرمایا جیسے چاہو مسح کرو۔

نیز حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ جمعہ کے دن وہاں

سے پہلے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے موزے پہن رکھے تھے انہوں نے فرمایا عقبہ! موزے کب اتارو گے؟ میں عرض کیا جمعہ کو پہنے تھے اور اب جمعہ ہے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

دوسرے گروہ نے حضرت علی المرتضیٰ، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوبکرہ، عوف بن مالک اشجعی اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہے۔ تو ان متواتر روایات کو حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کے پیچھے ذکر گزر چکا ہے آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت بنانہ جعفی کے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات۔ حضرت اسود، ابوعثمان اور زید بن وہب رضی اللہ عنہم بھی ان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آئے تھے جہاں پانی نہیں تھا تو آپ نے پوچھا کہ اگر تم نے تیمم کیا تو موزوں کو کب اتارو گے تو اس کے جواب میں انہوں نے وہ بات فرمائی، نیز ان کا یہ فرمانا کہ تم نے سنت کو پا لیا اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد نہیں ہوگی کیونکہ خلفاء راشدین کے طریقہ مبارکہ کو بھی سُنت کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی اور وہ تیمم کی صورت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی یہ مدت منقول ہے۔ مثلاً حضرت علی مرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موزوں پر مسح کے لیے وقت کی پابندی کا ذکر فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اس پر متفق ہیں کہ مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے لہٰذا کسی کو اس بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

باب ۱ ——— جنبی، حائضہ اور بے وضو کا ذکر اذکار کرنا اور قرآن پاک پڑھنا

جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص ذکرِ خداوندی کر سکتا ہے یا نہیں نیز اس حالت میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اسی حالت میں کر سکتا ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسرا مذہب جو شخص حالتِ حدث میں ہو وہ سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرے سلام کے علاوہ کے بارے میں یہ مذہب، پہلے مذہب کے موافق ہے۔

تیسرا مذہب قرآن پاک کی تلاوت حالتِ جنابت میں جائز نہیں اس کے علاوہ اذکار ہر حالت میں ہو سکتے ہیں۔

پہلے مذہب کے قائلین حضرت جابر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر پسند نہیں کرتا۔

دوسرے مذہب کے قائلین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا ——— تو جس طرح وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کے خدشہ سے نماز عید اور جنازے کے لیے تیمم کی اجازت ہے اسی طرح سلام کا جواب دینے کے لیے بھی اجازت دی گئی۔

تیسرے مذہب کے قائلین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں تو احادیث کے تعارض کو یوں دور کیا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت متاخر ہونے کی وجہ سے پہلے دو مذاہب کے سلسلے میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ حضور علیہ السلام جب بھی بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو وضو فرماتے تو یہ ان کی پہلی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ پیشاب کے بعد ہمیشہ وضو نہ کرتے ہوں اس طرح آپ طہارت اور طہارت کے بغیر دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں تو یوں تیسرا مذہب ثابت ہوا۔

امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۱۸ ——— دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک اور بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں کا پیشاب ناپاک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل ہے کہ آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے آپ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں آپ نے لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے کے لیے لفظ "نضح" استعمال فرمایا جس کا معنیٰ چھڑکنا نہیں بلکہ دھونا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ چونکہ لڑکی کی شرمگاہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پھیل جاتا ہے اس لیے اسے اچھی طرح پانی بہا کر دھویا جائے گا اور لڑکے کی پیشاب گاہ تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا پیشاب پھیلتا نہیں لہٰذا پانی بہا دینا کافی ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ خود حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

نیز قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہو کیونکہ جب لڑکا اور لڑکی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد دونوں کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے تو دودھ پینے کی عمر میں بھی دونوں کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے

باب ۱۹ ——— کھجور کے نبیذ سے وضو کا حکم

ایک جماعت کے نزدیک اگر حالت سفر میں صرف کھجور کا رس (نبیذ) دستیاب ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے دوسری جماعت جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں اگر پانی وغیرہ نہ ملے

تو تیمم کیا جائے پہلے گروہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ لیلۃ الجن میں وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی نہ پایا تو آپ نے کھجور کے رس سے وضو فرمایا، دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اپنی سند کے اعتبار سے یہ روایت قابل حجت نہیں بلکہ یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہیں تھا، پھر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس سے وضو جائز نہ ہو کیونکہ انگور کے رس اور سرکہ سے وضو کے عدم جواز پر اتفاق ہے تو کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو جب یہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔

باب ۲ — جوتوں پر مسح

کیا جوتوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ اس ضمن میں تین قسم کی روایات آئی ہیں۔

پہلی قسم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پر مسح فرماتے تھے۔

یہ حدیث حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے — بعض حضرات کا یہی موقف ہے۔

دوسری قسم کی روایت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا تیسری قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ جوتا پہنے ہوتے تو پاؤں کی پیٹھ پر مسح فرماتے ہیں اور بتاتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

ان روایات کی روشنی میں ایک گروہ کا مسلک یہ ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہیں البتہ جرابیں ایسی ہوں جو پانی کو جذب نہ کریں اور پاؤں پر ٹھہر سکتی ہوں تو ان پر مسح جائز ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر چمڑا چڑھا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے گروہ نے پہلے حضرات کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی جوتوں پر بھی ہاتھ پھیر لیتے ہوں لہٰذا جرابیں موزوں کے قائم ہوں تو ان پر مسح (دھونے کے قائم مقام) فرض ہوگا اور جوتوں پر اضافی عمل قرار پائے گا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہ ہو کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں اگر موزے پھٹے ہوئے ہوں تو پاؤں کو دھونا ضروری ہے مسح جائز نہیں، مسح صرف اسی صورت میں ہوگا جب پاؤں موزوں میں غائب ہوں اور جوتوں میں پاؤں غائب نہیں ہوتے لہٰذا ان پر مسح بھی جائز نہ ہوگا۔

باب ۲۱ — مستحاضہ کی طہارت

مستحاضہ نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح فتویٰ دیتے تھے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے غسل کرے ظہر کی نماز کو آخر وقت تک مؤخر کرے اور نماز عصر کو وقت کے شروع میں پڑھے اس طرح یہ دونوں نمازیں ظاہراً اکٹھی ہو جائیں گی یونہی مغرب کو آخر وقت میں

اور عشاء کو شروع وقت پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک مسلمان عورت مستحاضہ ہوگئی تو آپ نے اسی طرح حکم دیا حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ حضرات پہلے مسلک کے قائلین کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے پھر جب انہیں یہ کام مشکل معلوم ہوا تو آپ نے ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور صبح کے لیے غسل کا حکم فرمایا حضرت عائشہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے

تیسرا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے احناف کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے، بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! مجھے خون آتا ہے اور وہ نہیں رکتا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں پھر غسل کریں اور ہر نماز کے لیے وضو کریں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی (مصلے) پر گریں۔

حضرت عدی بن ثابت کے دادا اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے جب تین قسم کی احادیث وارد ہوئیں تو دیکھنا ہوگا کہ ان میں سے کس پر عمل کرنا صحیح ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ یہ تھا کہ مستحاضہ عورت ایام حیض کو چھوڑ دے پھر ایک بار غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے حالانکہ پہلی دونوں قسم کی روایات بھی ان سے مروی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل کرنے یا دو دو نمازوں کے لیے ایک غسل کے بارے میں مروی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ام حبیبہ کو غسل کا حکم صرف اس لیے دیا ہو کہ ان کا خون رک جائے حصول طہارت کے لیے نہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلسل خون آنے کی وجہ سے ایام حیض کی پہچان نہ ہو سکتی ہو لہٰذا ہر نماز کے وقت حیض سے طہارت کا احتمال ہونے کی وجہ سے غسل کا حکم دیا گیا۔

پھر جن حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف وضو کی ضرورت ہے ان میں اختلاف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے یا ہر وقت کے لیے! احناف کے نزدیک ہر وقت کے لیے وضو کرے اور اس سے جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے کیونکہ نماز کا پڑھنا حدث کا باعث نہیں بنتا بلکہ حدث کا موجب وقت کا نکلنا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض طہارتیں، حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض طہارتیں، وقت پورا ہونے سے ٹوٹ جاتی ہیں مثلاً موزوں پر مسح وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی وقت ہی ناقض طہارت ہوگا اور جب تک ایک نماز کا وقت موجود ہے طہارت برقرار رہے گی۔

باب ۲۲ —— جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات جن میں امام محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو مدینہ طیبہ آکر بیمار ہوگئے تھے ان کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا دودھ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کا پیشاب پینے کی ترغیب دی۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ متعدد روایات کے مطابق حرام چیز میں شفا نہیں اگر یہ پیشاب ناپاک (یا حرام) ہوتا تو اس میں بھی شفا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں پیٹ کی غدود کی شفا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ان کا وہی حکم ہے جو ان چیزوں کے خون کا ہے جہاں تک قبیلہ عرینہ

کے لوگوں سے متعلق واقعہ کا تعلق ہے تو وہ ضرورت کے تحت تھا اس سے اباحت ثابت نہیں ہوتی بعض اوقات ضرورت کے تحت کچھ حرام اشیاء کو مباح کیا گیا جیسے حضرت ابن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ریشمی قمیص پہننے کی اجازت فرمائی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ریشم حلال ہو گیا جہاں تک شراب وغیرہ میں شفا نہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ لوگ اسے عظیم سمجھتے اور باعث شفا خیال کرتے تھے تو ان کے غلط عقیدے کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ حرام میں شفا نہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہو کیونکہ انسان کے گوشت کے پاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اس کا پیشاب ناپاک ہے کیونکہ اس کا وہی حکم ہے جو اس کے خون کا ہے لہٰذا جس طرح اونٹوں وغیرہ کا خون ناپاک ہے پیشاب بھی ناپاک ہو گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ متقدمین کا بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم جن روایات میں پیشاب پینے کی اجازت ہے ان کی تاویل اسی طرح ہوگی کہ یہ محض ضرورت کے پیش نظر ہے

باب ۲۳ ——— تیمم کا طریقہ

طریقۂ تیمم کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے ہے اور دوسری ضرب سے کاندھوں تک ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہاتھ کا کہنیوں تک مسح کیا جائے گا جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک صرف چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم نے ایک ضرب چہرے کے لیے ماری اور دوسری ضرب سے ہاتھ کا کاندھوں کے اندر باہر سمیت مسح کیا۔

دوسرے دونوں فریق کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ طریقہ سکھایا ہو سکتا ہے ان کا عمل پوری آیت تیمم نازل ہونے سے پہلے کا ہو اور طریقے سے متعلق حصہ بعد میں اترا ہو۔ اور اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ یوں کہ جس سفر میں آیت تیمم نازل ہوئی وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ کرام نے تیمم کیا اس کے بعد آیت نازل ہوئی بعض حضرات نے ہاتھوں کا اور بعض نے کاندھوں تک مسح کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ہتھیلیوں اور چہرے (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ان ہی سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور کہنیوں کے نصف تک مسح کیا۔ بہر حال یہ تو ثابت ہو گیا کہ کاندھوں اور بغلوں تک مسح نہیں ہوگا بلکہ دوسرے مذاہب میں سے ایک ثابت ہو گا اور چونکہ دونوں کے بارے میں احادیث مروی ہیں لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں بعض وہ اعضاء جن کو وضو میں دھویا جاتا یا مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان پر مسح نہیں ہوتا مثلاً سر اور پاؤں تیمم کے مسح میں شامل نہیں تو جب تیمم میں بعض ایسے اعضاء کو چھوڑا گیا جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا کہ تیمم میں مسح کرتے ہوئے اس حد پر اضافہ کیا جائے جو وضو میں مقرر ہے لہٰذا بغلوں اور کاندھوں تک مسح نہ ہو گا۔ اور چونکہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے لہٰذا تیمم کے مسح میں بھی کہنیاں شامل ہوں گی۔

حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۴ ــــــ غسل جمعہ کا حکم

غسل جمعہ کے بارے میں دو مسلک ہیں پہلا یہ کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور دوسرے مسلک میں یہ فضیلت کا باعث ہے واجب نہیں بلکہ سُنت ہے۔ پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت ابن عباس، ابن عمر، عمر بن خطاب، حفصہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کرتا ہے کہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا جو وجوب کی علامت ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔

کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کا حکم دینا اس لیے تھا کہ ان دنوں لوگ محنت مشقت کرتے اُونی لباس پہنتے ہوئے ہوتے مسجد تنگ تھی۔ چھت قریب تھی گرمیوں کے دن لوگوں کو پسینہ آیا ہوا تھا جس سے پاس بیٹھنے والوں کو اذیت ہو رہی تھی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ دن ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اور تیل و خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حالات اچھے ہو گئے اور مسجد وسیع ہو گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ یہ محض طہارت کے لیے ہے اور افضل ہے واجب نہیں حضرت عائشہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی جنہوں نے وجوب سے متعلق احادیث روایات کی ہیں: سے مروی ہے کہ غسل جمعہ اچھا ہے ضروری نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تاخیر سے تشریف لائے اور صرف وضو کر کے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس غسل کے لیے نہ بھیجا ــــــ اسی طرح خود حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہتر ہے اور جس نے غسل کیا اس نے اچھا کیا۔ جن دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں غسل کی تاکید ہے اس سے بھی فضیلت مراد ہے (تفصیلی جواب کتاب میں ملاحظہ کیجئے)۔

باب ۲۵ ــــــ استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال

ڈھیلوں سے استنجاء کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض احادیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم ہے بعض میں محض طاق کا ذکر ہے تعداد کا بیان نہیں۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو استنجاء کے لیے ڈھیلے لانے کا حکم دیا تو ان کو دو ڈھیلے اور ایک لید ملی تو آپ نے صرف دو پتھروں سے استنجاء فرمایا بعض روایات میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص پتھر ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کوئی حرج نہیں۔

بعض حضرات نے پہلی قسم کی احادیث کو اپناتے ہوئے تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری قرار دیا ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک تمام روایات پر اس طرح عمل ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص تعداد فرض نہ سمجھی جائے جتنے ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے ان کا استعمال ضروری ہے تین ڈھیلوں کا استعمال افضل ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیوں کہ استنجاء کے لیے پانی کے استعمال میں بھی صرف ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے طہارت ایک بار دھونے سے حاصل ہو۔ دو سے یا تین سے، حسب ضرورت پانی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ڈھیلوں کا استعمال بھی اسی طرح ہو گا۔

باب ۲۶ ——— ہڈیوں سے استنجاء

ہڈیوں سے طہارت حاصل کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود سلمان، ابوہریرہ اور حضرت رویفع رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک ہڈیوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگرچہ ہڈیوں سے استنجاء جائز نہیں لیکن طہارت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ جنوں کی خوراک ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرو یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

باب ۲۷ ——— جنبی کا وضو کرنا

کیا جنبی کو سونے، کھانے پینے یا جماع کے لیے وضو کرنا ضروری ہے بعض حضرات کے نزدیک جنبی آدمی اگر یہ امور بجالانا چاہیے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کئے بغیر آرام فرما ہو جاتے حالانکہ آپ جنبی ہوتے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک جنبی کو وضو کرنا چاہیے انہوں نے اس ضمن میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ دھوتے۔

لیکن آپ سے دوسری احادیث میں یوں مروی ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا تو آپ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے یا ذکر خداوندی کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے پھر جب جنابت کی حالت میں ذکر کی اجازت ہو گئی تو یہ علت ختم ہو گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر وضو کئے بغیر دوبارہ کرتے۔

معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے یا دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اب محض فضیلت کا باعث ہے جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو ہر ایک کے پاس جاتے ہوئے غسل فرماتے آپ سے عرض کیا گیا اگر آپ ایک بار غسل کریں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے گویا یہ ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ صرف ایک غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

کتاب الصلوٰۃ

باب ۲۸ ——— اذان کا طریقہ

اذان سے متعلق دو مذہب ہیں (۱) اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" کے کلمات دو بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" ہوں گے اور شہادتین میں ترجیع ہوگی

یعنی اشهد ان لا الٰہ الا اللہ " دوبار پڑھ کر دوبارہ اشھد ان محمد رسول اللہ پڑھیں گے پھر ان کو کلمات اتنی بار ہی بلند آواز سے لوٹائیں گے گویا شہادتین میں سے ہر ایک چار بار ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے

(۲) دوسرے حضرات کا اس میں دو جگہ اختلاف ہے ایک یہ کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار پڑھیں اور شہادتین میں ترجیع نہیں۔ وہ بھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات سکھائی ہے اللہ اکبر (چار بار) یہ پہلی روایت کی مثل ہے ——— امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کی روشنی میں یہ روایت زیادہ صحیح ہے کیونکہ اذان کے بعض کلمات دو جگہ آتے ہیں مثلاً اللہ اکبر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی، اور بعض کلمات صرف ایک جگہ آتے ہیں جیسے " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح تو جو کلمات دو جگہ آتے ہیں وہ آخر میں پہلی بار سے نصف ہو کر آتے ہیں مثلاً لا الٰہ الا اللہ آخر میں ایک بار ہے تو شروع میں دو بار ہے تو جب اللہ اکبر اذان کے آخر میں دو بار ہے تو شروع میں چار بار ہوگا۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی طرح بھی مروی ہے۔ جہاں تک ترجیع کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں " آسمان سے ایک شخص اترا جس پر سبز رنگ کے دو کپڑے یا (فرمایا) دو چادریں تھیں اس نے دیوار کے ——— پر کھڑے ہو کر اذان دی " اس میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے البتہ ترجیع کا ذکر نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔

توجیہ دونوں روایات میں اختلاف ہوا تو اسے یوں حل کیا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اس قدر آواز بلند نہ کی ہو جس قدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے تو آپ نے دوبارہ یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا جب یہ احتمال بھی ہے تو صحیح قول معلوم کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کریں گے تو ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی ترجیع کے خلاف ہے وہ یوں کہ ترجیع کے سلسلے میں اختلاف صرف کلمات شہادت میں ہے باقی کلمات میں اتفاق ہے کہ ترجیع نہیں ہوگی تو مختلف فیہ مقام کو اس مقام پر قیاس کریں گے جہاں اختلاف نہیں یعنی باقی کلمات میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق ہے لہذا یہاں بھی ترجیع نہ ہوگی۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹ ——— اقامت کا طریقہ

اقامت کے سلسلے میں تین قسم کی روایات مروی ہیں اسی بنیاد پر اس سلسلے میں تین مذاہب اختیار کیے گئے پہلی قسم کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، اعلان نماز کے لیے ناقوس بجانا یا آگ جلانا چاہتے تھے تو ایک صحابی نے خواب میں دیکھا (جیسے گزر گیا) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

دوسری قسم کی روایت حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " دوبارہ کہیں اس طرح یہ دو مذہب ہو گئے پہلا یہ کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں دوسرا مذہب یہ کہ اقامت کے باقی کلمات ایک ایک بار ہوں لیکن " قد قامت الصلوٰۃ " کے دوبارہ کہے جائیں دوسرے مذہب کے قائلین قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو دو جگہوں میں آتے ہیں دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں چونکہ اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے لہذا یہ اسی کا حصہ ہے بنا بریں اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہئیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں لہذا وہ دوبارہی کہوں۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا چادریں تھیں وہ دیوار کے اُوپر کھڑا ہوا اور اس طرح اذان دی جس طرح پہلے باب میں گزر چکا ہے پھر وہ بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان کی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ پھر خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو تیسرا مذہب ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد اس پر عمل اس کی تائید کرتا ہے جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو چونکہ اقامت ایک مستقل عمل ہے لہذا وہ بھی اذان کی طرح ہوگی پھر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں " اللہ اکبر " دوبار کہا جائے گا اگر یہ اذان سے نصف ہو کر آتی ہے تو اللہ اکبر ایک بار کہا جاتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اقامت، اذان ہی کی طرح مروی ہے

حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہم اسی طرح اقامت کہتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حکمرانوں نے اقامت میں تخفیف پیدا کی گویا یہ عمل بدعت ہے اصل یہی ہے کہ کلمات جوڑا جوڑا ہوں۔

باب ۳ ——— صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا

بعض لوگوں کے نزدیک صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جو اذان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اس میں یہ الفاظ نہیں۔ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک " حی علی الفلاح " کے بعد " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مستحب ہے۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں اس کا ذکر نہیں لیکن اس کا حکم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں دیا تھا جیسے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے کلمات سکھائے۔

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں۔

باب ——— اذانِ فجر کا وقت

فجر کی اذان، وقت سے پہلے دی جائے یا وقت داخل ہونے کے بعد؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دی جائے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیؤ یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ چونکہ نابینا تھا اس لیے جب تک ان سے نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اوپر چڑھتا تو دوسرا اترتا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دوسری اذانوں کی طرح فجر کی اذان بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان جو وقت سے پہلے ہوتی تھی وہ نماز کے لیے نہیں بلکہ

کسی اور مقصد کے لیے ہوتی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں (ندا یا اذان کا لفظ فرمایا) کہ غائب لوٹ آئے اور سویا ہوا جاگ
جائے یہی وجہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی اذان وقت سے پہلے دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹانے کا حکم دیا
جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی یہی بتاتی ہیں کہ فجر کی اذان، طلوع فجر کے بعد ہی ہوتی تھی۔
یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بینائی میں کچھ کمزوری کی وجہ سے وقت کی صحیح پہچان نہ کر سکتے ہوں اور وقت سے پہلے اذان دیتے
ہوں جب کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے بتانے پر اذان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے بلال آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب فجر (کی روشنی) اوپر کو جاتی ہے یہ صحیح نہیں صبح اس طرح (دائیں بائیں) پھیلتی ہے۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے لہذا فجر کی اذان بھی دخولِ وقت کے
بعد ہو۔

باب ۳۲ —— جو شخص اذان کہے کیا وہی اقامت بھی کہے

کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔
اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا یہ ہے کہ اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی ہے۔ دوسرا نہیں کہہ سکتا ان لوگوں کی دلیل یہ ہے
کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا اذان دو میں نے
اذان دی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بھائی صداء نے اذان دی ہے
وہی اقامت کہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے لہذا انہیں کلمات اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان
کہیں پھر حضرت عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو۔
پس جب دونوں روایتوں میں تضاد ہوا تو قیاس کے ذریعے ایک کو ترجیح ہوگی اور قیاس دوسری روایت کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں
کہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ اذان کا بعض حصہ کوئی کہے اور کچھ حصہ دوسرا کہے
تو اب یہاں دو احتمال ہیں یا تو اذان اور اقامت کو ایک ہی تصور کیا جائے تو دونوں کو ایک ہی شخص انجام دے گا اگر الگ الگ تصور کیے جائیں
تو ایک شخص اذان اور دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے۔ اب ہم نماز کو دیکھتے ہیں نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلاً اذان اور اقامت نماز
سے پہلے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ
پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری
نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کے لیے
الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے۔

باب ۳۳ —— اذان کا جواب دینا

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؛ اس بارے میں ایک مذہب یہ ہے کہ جو الفاظ موذن کہتا ہے وہی الفاظ یہ بھی کہے، دوسرا مذہب یہ ہے کہ " حی علی الصلوٰۃ " اور حی علی الفلاح " کے جواب میں " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کہے باقی اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے پہلے قول کے قائلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں کہ جب موذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو ایک حدیث میں ہے کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کروں اور وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

دوسرے قول کے قائلین کہتے ہیں موذن " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح " کے ذریعے لوگوں کو نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے جب کہ سننے والا یہ کلمات بطور ذکر کہتا ہے اور یہ الفاظ کلمات ذکر نہیں لہٰذا وہ ان کی جگہ وہ کلمات پڑھے جن کا دوسری احادیث میں ذکر ہے اور وہ " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کے کلمات ہیں حضرت عمر بن خطاب ابو رافع اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے پہلی حدیث میں جو فرمایا گیا کہ جو کچھ موذن کہتا ہے وہی کچھ تم بھی کہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں جو کلمات ذکر ہیں وہ کہو کیونکہ مقصود تو ذکر خداوندی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلمات شہادت کی تخصیص ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن کلمات شہادت پڑھے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ دیگر روایات میں بھی کچھ الفاظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اذان سننے والے کی طرف سے جواب اذان ذکر کے طور پر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہنا واجب ہے جب کہ دوسرے حضرات اسے مستحب سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور علیہ السلام نے اللہ اکبر کے جواب میں " علی الفطرۃ " کے الفاظ کہے اور کلمات شہادت کے جواب میں فرمایا " جہنم سے بچ گیا " تو اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

باب ۳۴ —— اوقات نماز

اوقات نماز کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار نماز پڑھائی ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، عشاء کی نماز شفق غائب ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز سفیدی میں پڑھانے کے بعد کہا اے محمد مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دو وقتوں کے درمیان (نمازوں کا) وقت ہے یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔

وقت فجر فجر کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اس حدیث کی روشنی میں بالاتفاق فجر کا پہلا وقت طلوع فجر اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

وقت ظہر ظہر کے پہلے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ زوال شمس ہے البتہ اس کے آخری وقت میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہوچکا تھا اس بنا پر ظہر کا وقت ایک مثل پر ختم نہیں ہوتا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہونے لگا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس صورت میں ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہوجاتا ہے امام ابویوسف، امام محمد اور امام طحاوی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

وقت عصر وقت عصر کے آغاز میں اسی طرح اختلاف ہے جیسے ظہر کے آخری وقت میں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے تو عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے ان کا استدلال یہی حدیث مذکورہ بالا ہے کہ پہلے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دو مثل پر عصر کا وقت شروع ہوتا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ظہر کا پہلا وقت زوال آفتاب ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر شروع ہوجائے اور چونکہ ان حضرات کے نزدیک ظہر کا آخری وقت ایک مثل کے بعد ہوتا ہے لہٰذا وقت عصر کا آغاز بھی اسی وقت ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نماز کا وقت آغاز بھی ہے اور آخری رخت بھی، موطا امام محمد میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوجائے اور اس قسم کی وضاحت اپنی طرف سے نہیں کی جاتی اور یہ وضاحت امامت جبریل کی روایت کے بعد کی ہے۔

عصر کے آخری کے وقت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جب سایہ دو مثل ہوجائے تو وقت عصر ختم ہوجاتا ہے دوسرا یہ کہ سورج ڈوبنے تک اس کا وقت ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہوگا کہ عصر کا وقت اگرچہ غروب آفتاب تک ہے لیکن افضل وقت سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔

وقت مغرب احادیث کی روشنی میں مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے البتہ بعض حضرات کے نزدیک جب ستارے ظاہر ہوں تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس کے بعد نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو، تو یہ حضرات شاہد سے ستارے مراد لیتے ہیں لیکن یہ حضرت لیث کی اپنی رائے ہے ممکن ہے اس سے رات کا آنا مراد ہو اور متواتر روایات سے اسی بات کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے پس پردہ چلے جانے کے بعد نماز مغرب ادا کرتے تھے۔

مغرب کا وقت کب ختم ہوتا ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب شفق غائب ہوگئی چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے اس لیے وقت مغرب کے نکلنے میں بھی اختلاف ہے، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے سُرخی مراد ہے لہٰذا جب سرخی ختم ہوجائے تو مغرب کا وقت ختم ہوگیا جب کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول قیاس کے موافق ہے کیونکہ فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مغرب کے وقت بھی یہ دونوں (سرخی اور سفیدی) جمع ہوں۔

وقت عشاء چونکہ عشاء کا وقت، وقت مغرب ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لیے اس کے پہلے وقت میں وہی اختلاف ہوگا جو مغرب کے آخری وقت میں ہے یعنی تمام ائمہ کے نزدیک شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے لہذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سفیدی ختم ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک سرخی ختم ہونے پر وقت عشاء کا آغاز ہوگا۔

البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی تو ہو سکتا ان کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہو اور دوسرے حضرات کے نزدیک سرخی تاکہ حدیثوں میں تضاد ثابت نہ ہو۔

عشاء کے آخری وقت کے بارے میں مختلف احادیث آتی ہیں کسی روایت میں ہے کہ آپ نے رات کی (پہلی) تہائی تک نماز عشاء کو مؤخر کیا، کہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔ تو دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے کہ پہلی تہائی تک افضل وقت ہے اور نصف رات تک مؤخر کرنے سے فضیلت کم ہو جاتی ہے البتہ وقت باقی رہتا ہے اور بعض روایات میں نصف رات گزرنے پر نماز کی ادائیگی کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک عشاء کا وقت ہے اور یوں یہ تین اوقات ہیں پہلی تہائی کے اختتام تک۔ اور یہ افضل ہے نصف رات تک اور یہ فضیلت میں پہلے وقت سے کم ہے، اور طلوع فجر تک، اس کی فضیلت پہلے دو وقتوں سے کم ہے۔

باب ۳۵ ——— دو نمازیں جمع کرنا

کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کا وقت ایک ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کا وقت بھی ایک ہے ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا فرماتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا ذکر ہے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ہر نماز کا الگ وقت مقرر ہے جس میں اس کی ادائیگی فرض و واجب ہے لہذا ممکن ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کی صورت یہ ہو کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے پہلے وقت میں ادا فرماتے، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بھی یہی طریقہ اختیار فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر (کی نماز) کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے، مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کی نماز (مستحب وقت سے) مقدم کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے پر مغرب اور عشاء کو جمع کرتے دوسری روایت میں ہے کہ جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔ اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کی صورت میں اسی طرح کرتے دیکھا ہے گویا جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوتی تو آپ مغرب کی نماز پڑھتے اس سے فارغ ہوتے تو شفق غائب ہو جاتی اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھتے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ صبح کی نماز کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے وقت سے مقدم و موخر کرنا جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ عرفات اور مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جاتا ہے لیکن یہ اس دن اور اس مقام کے ساتھ خاص ہے یہی وجہ ہے کہ اگر امام عرفات میں ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور اسی طرح مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے تو گناہ گار ہوگا حالانکہ باقی دنوں یا باقی مقامات پر ایسا نہیں لہٰذا عرفات اور مزدلفہ میں پڑھی جانے والی نمازوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۳۶ —— درمیانی نماز کونسی ہے

قرآن پاک میں جس صلوۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی" تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اس سے کون سی نماز مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے نماز ظہر مراد ہے قریش کے ایک گروہ کے پاس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے آپ سے درمیانی نماز کے بارے میں معلوم کیا آپ نے فرمایا نماز ظہر مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھاتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں اس وقت لوگ قیلولہ کر رہے ہوتے یا تجارت میں مصروف ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات مروی ہے اس بنا پر ایک جماعت کے نزدیک اس سے نماز ظہر مراد ہے۔

لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا وہ ان کا اپنا قول ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نہیں لہٰذا اس میں نماز ظہر کے صلوۃ وسطیٰ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت کریمہ تمام نمازوں کی حفاظت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہو اور اس میں ظہر کی نماز بھی شامل ہے اور وہ جس نماز کی حاضری میں کوتاہی کرتے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور آپ کا یہ ارشاد نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں اور بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے وہ بھی ان کا اپنا قول ہے جب کہ خود ان سے ہی مروی ہے کہ صلوۃ وسطیٰ سے نماز عصر مراد ہے۔ جب ان سے مروی روایات متضاد ہوگئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ کے ساتھ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ کے الفاظ بھی ہے اور قنوت نماز فجر میں ہوتی تھی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ نماز میں گفتگو کی جاتی تھی لہٰذا خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "وقوموا للہ قانتین" نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے تو جب روایات میں تضاد ثابت ہوا تو دیگر صحابہ کرام کی روایات کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین" پڑھتے تھے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے نسخہ قرآن میں "والصلوۃ الوسطی وھی صلوۃ العصر" کے الفاظ ہیں۔ تو تواتر کے ساتھ مروی روایات کے مطابق اس سے نماز عصر مراد ہے اور اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا کہ یہ دن کی دو نمازوں فجر اور ظہر اور رات کی دو نمازوں مغرب و عشاء کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳۷ ——— نمازِ فجر کا وقت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں نماز فجر ادا کی پھر سفیدی میں پڑھی اس کے بعد وصال تک کبھی روشنی میں نہیں پڑھی۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مسلمان عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوتیں پھر واپس گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو آپ نے قربانی کے دن فجر کی نماز فجر ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا اس موقعہ پر یہاں مغرب اور فجر کی نمازیں اپنے وقت سے پھیری گئی ہیں۔ گویا مزدلفہ میں جس وقت نمازِ فجر ادا کی جاتی ہے دوسرے مقامات پر اس کا وہ وقت نہیں لہٰذا عام طور پر اس کو روشن کرکے پڑھا جاتا تھا۔

پھر بعض روایات میں واضح طور پر نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح روشن کرکے پڑھو جب بھی روشن کرو گے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا ——— اس قسم کی روایات میں افضلیت کا بیان ہے جب کہ پہلی دو قسم کی روایات میں بیان جواز ہے تاکہ امت کے لیے آسانی رہے۔ جیسے ممکن ہو پڑھ لیں نیز دونوں قسم کی احادیث پر یوں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور طویل قرآت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روشنی میں ختم کی جائے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

درحقیقت شروع میں نماز دو، دو رکعتیں فرض ہوئی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کے علاوہ نمازوں میں ان کی مثل یعنی دو رکعتیں ملا دیں، مغرب کی نماز کو طاق رکھا اور فجر کی نماز میں قرآت کی طوالت کو ان دو رکعتوں کے قائم مقام رکھا گیا لیکن حالت سفر میں مختصر قرآت کی جاتی۔

بنابریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے کہ عورتیں پہچانی نہ جاتیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز فجر کی قرآت مختصر تھی اس کے بعد قرآت بڑھا کر اسے اندھیرے میں شروع کیا جاتا اور روشنی میں یہ نماز مکمل ہوتی۔

باب ۳۸ ——— نمازِ ظہر کا مستحب وقت

ایک جماعت کے نزدیک سال بھر میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ یہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ خباب، عائشہ صدیقہ، ابوہریرہ، انس بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی ظہر کی نماز ادا فرماتے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک سردیوں میں نمازِ ظہر جلدی پڑھی جائے اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرکے پڑھو۔ حضرت ابوذر، ابو سعید خدری، ابوہریرہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث کی روشنی میں گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے اور جن احادیث میں یہ نماز جلدی پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اور حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں تاخیر فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم گرم ترین زمین میں ہو لہٰذا وقت کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو اور پھر اذان دو۔

تو سنت طریقہ یہی ہے سفر ہو یا حضر سایہ دار جگہ ہو یا نہ گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت تک موخر کی جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے نماز ظہر میں مطلقاً جلدی کرنے سے متعلق احادیث منسوخ ہیں۔

باب ۳۹ ــــــ نماز عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات کو باہم مطابق کرتے ہوئے کہا گیا کہ نماز عصر دیر سے پڑھی جائے لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔ اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو الابیض فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے تو سورج سفید ہوتا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو اور نماز پڑھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے یا خود انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافقین کی نماز ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے جب سورج کا رنگ زرد پڑ جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے، تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے گا کہ پہلی روایت میں جو وقت بیان ہوا اس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور دوسری روایت میں جس تاخیر کا ذکر کیا گیا وہ مکروہ وقت تک موخر کرنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو ابھی تک دھوپ میرے حجرے میں ہوتی، تو اس حدیث سے نماز عصر کا جلدی پڑھنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے ام المومنین کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہو اور غروب آفتاب تک دھوپ رہتی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نماز عصر تاخیر سے پڑھنا منقول ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے نماز عصر نہ پڑھی تو ہم نے بار بار عرض کیا چنانچہ آپ نے اس وقت نماز ادا فرمائی جب ہم نے سورج کو مدینہ طیبہ کے بلند ترین پہاڑ پر دیکھا۔

اگر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے جلدی پڑھنے پر استدلال کیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھنے کے بعد اونٹ ذبح کرتے پھر اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر کھاتے تو ابھی سورج غروب نہ ہوتا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے لہٰذا یہ بات نماز عصر کی تاخیر کے خلاف نہیں۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ نماز عصر میں تاخیر کی جائے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سورج کا رنگ بدل جائے۔

باب ۴۰ —— نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں

نماز کے آغاز میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔
ایک یہ کہ ہاتھ بلند کئے جائیں لیکن اس کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ان کا استدلال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے بلند کرتے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ کاندھوں تک بلند کئے جائیں اس گروہ کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن عمر اور ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہم کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔
اس کے نزدیک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں نماز شروع کرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اس طرح دونوں قسم کی حدیثوں میں کوئی تضاد نہ ہوگا۔
تیسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی نرم جگہ (لَو) کے قریب ہو جاتے۔
ان مختلف قسم کی احادیث پر عمل صرف تیسرے گروہ کے مسلک کے مطابق کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت فیصلہ کن ہے، وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے پھر آئندہ سال آیا تو ان (صحابہ کرام) پر چادریں اور لمبی ٹوپیاں تھیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے حضرت شریک (راوی) فرماتے ہیں سینے تک اُٹھائے۔ معلوم ہوا کہ جب نمازی پر کوئی چادر وغیرہ ہو تو ہاتھ کاندھوں اُٹھائے جا سکتے ہیں لیکن چادر وغیرہ نہ ہو تو کانوں تک اُٹھائے اس طرح تمام احادیث پر عمل ہوگا۔

باب ۴۱ —— تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد" سبحانک اللّٰھم —— ولا الہ غیرک تک پڑھی جائے۔
حضرت عائشہ صدیقہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔
امام ابویوسف اور دوسرے حضرات کے نزدیک ثناء کے ساتھ" وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفًا مسلمًا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین" بھی پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

باب ۴۲ —— نماز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔
ایک گروہ کے نزدیک یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہذا اسے سورۂ فاتحہ کی طرح پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا غیر المغضوب علیھم والضالین "پر پہنچے تو "آمین" کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میری نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں شمار کیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ مطلقاً نہ پڑھی جائے۔

یہ دونوں گروہ پہلے گروہ کے خلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو " الحمد للہ رب العالمین " سے شروع کرتے اور خاموشی بھی اختیار نہ کرتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے تو یہ حدیث سند کی استقامت اور صحت کے اعتبار سے نعیم بن مجمر کی روایت سے اولیٰ ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹے یہ بدعت ہے اس سے بچو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن ان میں سے کسی ایک سے نہیں سنا لہٰذا " الحمد للہ رب العالمین " سے شروع کیا کرو۔ ان روایات سے بسم اللہ کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ یہاں قرأت مراد ہے اور وہ ثناء کی طرح بسم اللہ کو بطور ذکر پڑھتے تھے اس لیے اسے بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے بسم اللہ کو آواز بلند نہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۳ —— ظہر وعصر میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت نہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے وہ متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت ابوقتادہ، علی المرتضیٰ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، عمران بن حصین، عمران، ابن عمر، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے بلکہ ان سورتوں کے نام بھی مذکور ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان نمازوں میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان نمازوں میں قرآن پاک پڑھنا مروی ہے اور نہ آپ کی اپنی رائے بھی یہی تھی لہٰذا اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ قیاس کے طور پر دوسرے گروہ کا مسلک یوں ثابت ہوتا ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ نماز کے فرائض سے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں فرض ہیں تو قرأت بھی جب فرائض نماز سے ہے تو تمام نمازوں میں فرض ہونی چاہیے جو لوگ قرأت فرض نہیں مانتے ان کے نزدیک بھی مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور باقی رکعات میں آہستہ قرأت

ہوتی ہے تو جب ان نمازوں میں جہر کے ساقط ہونے سے قرأت ساقط نہیں ہوتی تو ظہر وعصر کی نمازوں میں جہر کا ساقط ہونا قرأت کے سقوط کا باعث کیسے بنے گا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴ ——— نماز مغرب میں قرأت

نماز مغرب کی قرأت میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک طویل سورتیں پڑھی جائیں جب کہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قصار مفصل (سورہ بینہ (۹۸ نمبر سورۃ سے آخر قرآن تک) میں سے قرأت کی جائے پہلے گروہ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا حضرت ام الفضل بنت حارث اور زید بن ثابت رضی اللہ سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں جن میں سورہ "مرسلات" اور "المص" کا ذکر ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ممکن ہے سورہ طور وغیرہ کا بعض حصہ پڑھا ہو اور ہو سکتا ہے پوری سورت پڑھتے ہوں کیونکہ لغت میں بعض پر کل کا اطلاق جائز ہے۔

لہٰذا اب دیکھیں گے کہ کیا کوئی ایسی روایات ہیں جو ان میں سے ایک تاویل کو ترجیح دیتی ہوں تو دیگر روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مسلک صحیح ہے۔ وہ یوں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت کریمہ "ان عذاب ربک لواقع" پڑھتے ہوئے سنا اس سے معلوم ہوا کہ آپ سورہ طور کا بعض حصہ پڑھتے تھے المص کے بارے میں بھی یہی تاویل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیر اندازی کرتے تو تیر لگنے کی جگہ نظر آتی اسی طرح وہ دو دو تین تین میل کے فاصلے پر گھروں کو جاتے اور انہیں تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔ معلوم ہوا کہ مغرب میں طویل قرأت نہ تھی۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے نماز میں تاخیر فرمائی حضرت معاذ واپس آئے تو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے الگ نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو۔ اگر یہ نماز مغرب تھی تو اس میں طویل سورت پڑھنے سے ممانعت ہوئی اور اگر عشاء کی نماز مراد ہو تو پھر نماز مغرب میں مختصر قرأت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب عشاء میں طویل سورت پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو مغرب میں بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوئی اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰھا" جیسی سورتیں پڑھتے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں "والتین والزیتون" وغیرہ سورتیں پڑھتے تو دونوں قسم کی احادیث پر عمل اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جن میں طویل سورتوں کا ذکر ہے وہاں سورت کا بعض حصہ مراد ہے

باب ۴۵ ——— امام کے پیچھے قرأت کرنا

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مقتدی کے لیے بھی سورہ فاتحہ کی قرأت ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت بھاری ہوگئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایات مروی

میں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ظہر وعصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں مروی ہے۔
دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے لہٰذا ان احادیث میں جو سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے نامکمل ہونے کا ذکر ہے اس سے امام اور تنہا پڑھنے والے کی نماز مراد ہے انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ امام، مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے۔
حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن شداد، علی المرتضیٰ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت مروی ہے۔
دونوں قسم کی احادیث میں پائے جانے والے تعارض کو دور کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کیا گیا تو اس سے بھی دوسرے گروہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔
وہ یوں کہ جب کوئی شخص نماز میں اس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر اور قیام کو چھوڑ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا قرأت ترک کرنا محض ضرورت کے تحت نہیں ورنہ دیگر فرائض یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام کو بھی چھوڑ سکتا بلکہ قرأت کو چھوڑنے کی اس لیے اجازت ہے کہ یہ مقتدی پر نہیں بلکہ امام پر فرض ہے۔

باب ۴۶ — نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کو مکمل نہیں کرتے تھے اس حدیث کی بنیاد پر بعض حضرات نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔
جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں نماز میں نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں تکبیر کے قائل ہیں۔
یہ حضرات جن احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔
نیز قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے ——— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے۔
حضرت ابومسعود، ابوہریرہ، ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابوموسیٰ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اولیٰ ہیں۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نیچے جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے کیونکہ نماز میں ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف انتقال تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے تو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے گی۔

باب ۴۷ — رکوع اور سجدے کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

بعض حضرات کے نزدیک رکوع کے لیے جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے وقت اور قعدے سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھانے چاہییں۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک صرف تکبیر اُولیٰ میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر، ابو حمید ساعدی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اُس سے اُٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ حضرت براء بن عازب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی روایت صحیح نہیں یا صحیح ہے لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے ورنہ آپ اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی رکوع وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق حدیث منسوخ ہے، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ مروی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت میں مقدم ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوتے تھے۔

اگر کہا جائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابراہیم کی روایت متصل نہیں تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ آپ سے اسی وقت روایت کرتے جب ان کے نزدیک حدیث کی صحت اور تواتر ثابت ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اسماعیل بن عیاش نے روایت کیا اور یہ حضرات خود اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت کو حجت نہیں مانتے تو دوسروں کے خلاف اس سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوع نہیں موقوف ہے۔

معلوم ہوا کہ رکوع وسجود وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق روایات یا تو منسوخ ہیں یا غیر ثابت۔

قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے پر سب کا اتفاق ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ رکوع میں جاتے یا اُس سے اُٹھنے اور قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت کی تکبیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں کیونکہ وہ فرض ہے اور یہ فرض نہیں لہٰذا ان کا تعلق سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ ہوگا کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں لہٰذا ہاتھ اُٹھانے سے متعلق بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ اسے تکبیر تحریمہ پر نہیں سجدوں کی تکبیر پر قیاس کیا جائے گا اور چونکہ وہاں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے لہٰذا یہاں بھی نہ اُٹھائے جائیں۔

باب ۴۸ ——— رکوع میں تطبیق

رکوع کی حالت میں ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟ بعض حضرات کے نزدیک تطبیق کی جائے یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو نماز پڑھائی اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا اور تطبیق فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں پر رکھا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق ابو مسعود بدری، ابو حمید، وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے گویا آپ نے ان کو پکڑ رکھا ہو۔

تو یہ روایات، پہلی روایت کے مخالف ہیں اور ان میں تواتر بھی ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ ہیں تو حضرت ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے انہوں نے فرمایا بیٹا! ہم اسی طرح کرتے تھے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اوپر رکھیں ــــــ اس سے معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

قیاس سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جب کہ ہم دیکھتے کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا حکم ہے اس طرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیئے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۹ ــــــ رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار

ایک گروہ کے نزدیک رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین بار "سبحان ربی العظیم" پڑھا جائے اسی طرح سجدہ اتنا ہو کہ اس میں کم از کم تین بار "سبحان ربی الاعلی" پڑھا جا سکے۔

ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے اور جب سجدہ میں تین بار "سبحان ربی الاعلی" کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ بھی کم از کم ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رکوع کی مقدار یہ ہے کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ سجدے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک شخص کو نماز سکھلانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا "پھر رکوع کرو یہاں تک مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر بیٹھو حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گی۔

دونوں حدیثوں پر عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ تکمیل نماز کے لیے ہے اور جو کچھ پہلی روایات میں بیان ہوا وہ باعث فضیلت ہے۔ علاوہ ازیں پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری حدیث کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۵۰ ــــــ رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے۔

رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے! اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔ پہلا یہ کہ رکوع اور سجدے میں نمازی جو دعا چاہے پڑھ سکتا ہے اس بات کے قائلین حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں ان میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے میں مختلف دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف "سبحان ربی العظیم" پڑھا جائے البتہ سجدے میں خوب دعا مانگیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے جس سے پہلے مسلک کے قائلین نے استدلال کیا۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" رکوع کی دعاؤں کے لیے ناسخ ہے جب کہ سجدے میں جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں

تیسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث میں دعاؤں کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظیم" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں کر لو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلیٰ" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں کر لو۔ حضرت عامر جہنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع اور سجدے میں یہی کلمات پڑھے۔ احناف کا یہی مسلک ہے

قیاس سے بھی اسی مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے آغاز میں اور ارکان کی تبدیلی کے وقت تکبیر کہی جاتی ہے اور وہ ذکر خداوندی ہے قعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور بھی ذکر ہے اور جب ان میں کمی زیادتی نہیں کی جاتی تو رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی ذکر خداوندی ہیں لہذا وہی الفاظ پڑھے جائیں جو ان سے منصوص ہیں البتہ تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔

باب ۵۱ —— کیا امام ربنا ولك الحمد بھی کہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور مقتدی "ربنا ولك الحمد" کہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللھم ربنا ولك الحمد" کہو الخ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام بھی "ربنا ولك الحمد" کہے، امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ مقتدی "ربنا ولك الحمد" کہے، تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی تو امام کے لیے کیوں ثابت ہو گی، نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید خدری، رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا حکم ایک جیسا ہے تو جب منفرد "ربنا ولك الحمد" کہتا ہے۔ تو امام کو بھی یہ کلمات کہنے چاہییں۔

باب ۵۲ —— فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

نماز فجر میں قنوت پڑھا جائے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے گا۔ پہلا گروہ دو جماعتوں میں منقسم ہے بعض کے نزدیک رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور کچھ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھیں۔ پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن ابی بکر، براء بن عازب، عبد اللہ بن مسعود خفاف ابن ایماء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں مکہ مکرمہ

بن جن میں مسلمان قیدیوں کی رہائی کی دعا مانگتے اور کفار کے چند قبیلوں کے لیے بددعا کرتے ان روایات میں سے بعض میں ہے کہ آپ نے تیس دن ایسا کیا، بعض میں بیس دن کا ذکر ہے کسی روایت میں ہے کہ آیت کریمہ " او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون " نازل ہونے پر آپ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق جب قیدیوں کو رہائی مل گئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت ترک کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تک میں آپ کے ساتھ رہا آپ قنوت پڑھتے رہے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھا جاتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہوگیا وہ ایک خاص موقعہ کے لیے تھا نہ اس سے پہلے پڑھا گیا اور نہ ہی بعد میں۔

وہ فرماتے ہیں قنوت کی روایت کرنے والے راویوں میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ایک مہینہ قنوت پڑھا نہ اس سے پہلے پڑھا اور نہ ہی بعد میں ــــ بلکہ جب عصیہ اور ذکوان قبیلوں پر غلبہ حاصل ہوگیا تو آپ نے قنوت چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی قنوت کی روایت کی ہے لیکن آپ ہی بتاتے ہیں کہ (مندرجہ بالا) آیت کریمہ کے نزول پر یہ حکم منسوخ ہوگیا بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں کا انکار کرتے اور لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر اور خفاف بن ایماء بھی قنوت کے راویوں میں سے ہیں لیکن ان کے نزدیک بھی نزول آیت کریمہ پر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فجر اور مغرب میں قنوت مروی ہے لیکن جب مخالفین کا مغرب میں قنوت کے ترک پر اجماع ہے تو فجر میں بھی منسوخ ہوگیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں لہذا ان کی روایت سے استدلال نہیں ہوسکتا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے تو جواب دیا جائے گا ہو سکتا ہے انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا علم ہو لیکن آیت کریمہ کا علم نہ ہوسکا ہو، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حالت جنگ میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابو درداء اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی اس کا انکار کرتے ہیں قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ظہر و عصر سب کے نزدیک قنوت نہیں وتروں میں اکثر فقہاء کے نزدیک پورا سال قنوت ہے فجر اور مغرب میں لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی حالت میں بھی ان نمازوں میں قنوت نہ ہو۔

باب ۵۳ ــــ سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

بعض حضرات کے نزدیک سجدے میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا اور آپ نے اسی بات کا حکم فرمایا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متضاد روایات مروی ہیں لہذا ان کا اعتبار ساقط ہوگیا اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہوگی۔ کیونکہ ان سے مروی روایت میں اختلاف نہیں۔

پھر قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تقویت وتائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں لہذا جن اعضاء کے رکھنے میں اتفاق ہے ان پر ہاتھ اور گھٹنوں کے رکھنے کو قیاس کر لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بعد سر کو زمین پر رکھا جاتا ہے اور اٹھتے وقت پہلے سر اٹھایا جاتا ہے پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھائے جاتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لہذا رکھنے میں اس کے الٹ ترتیب ہوگی یعنی پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ اور اس کے بعد سر رکھا جائے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۴ — سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں! اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے جائیں حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر رکھتے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ شامل ہیں کے نزدیک ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دونوں گروہوں کے مسلک کی بنیاد تکبیر میں ہاتھوں کا اٹھانا ہے۔

جن کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کے قائل ہیں اور جو حضرات تکبیر میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدے میں ہاتھ کاندھوں کے برابر ہونے چاہیں اور چونکہ تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا قول ثابت ہو چکا ہے لہذا سجدے میں ہاتھوں کا کانوں کے برابر ہونا ثابت ہوگا۔

باب ۵۵ — نماز میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے

نماز میں کیسے بیٹھا جائے! اس ضمن میں تین قول ہیں۔

۱۔ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

۲۔ آخری قعدہ میں اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے قول کے قائلین کا خیال ہے لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۳۔ دونوں قعدوں میں دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

پہلا گروہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ۔
دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمانا کہ یہ نماز کی سنت ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں زمین پر بیٹھنے کا ذکر نہیں۔ جب کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ آپ پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر اور آخری قعدہ میں سرین کی بائیں جانب پر بیٹھتے۔

تیسرے گروہ کا استدلال حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔

جہاں تک ابوحمید رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے۔

تو محدثین اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیوں کہ وہ محمد بن عمرو سے غیر متصل مروی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ ابوحمید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے انتقال فرما چکے تھے کیونکہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ شہید ہوئے اور آپ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے جو متصل روایت مروی ہے وہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ لہٰذا یہ تیسرا قول ثابت ہوا حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۶ —— نماز میں تشہد کی کیفیت

تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے کیونکہ اس ضمن میں مختلف قسم کے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کو یوں تشہد سکھایا۔ التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوٰت للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الخ

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے کیونکہ مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سکھائے لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی جو تم نے کہی ہے تو کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کے خلاف تشہد نقل نہ کرتا۔ حالانکہ اس کے خلاف متعدد صحابہ کرام کا قول وفعل منقول ہے اور ان میں سے اکثر نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے "السلام علی اللہ السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آخر تک) —— حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے (یہ) تشہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کیا آپ نے مجھے یہ (تشہد) ایک ایک کلمہ کر کے سکھایا ——

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح تم بچوں کو کتاب سکھاتے ہو پھر اس تشہد ابن مسعود کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابوموسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کے خلاف مروی ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں المبارکات کا لفظ زائد ہے۔

محدثین کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی ابوالزبیر حدیث ابن مسعود کے راویوں اعمش، منصور اور مغیرہ کے برابر نہیں اور نہ ہی وہ (ابوالزبیر) حدیث ابی موسیٰ کے راوی ابوقتادہ اور حدیث ابن عمر کے راوی ابوبشر کے برابر ہیں۔

اور اگر بعض حضرات کے بقول الفاظ کی زیادتی کے باعث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اولیٰ قرار دیا جائے تو ابن زبیر

رضی اللہ عنہا کی روایت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اضافہ ہے۔ لہٰذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند کی صحت کے اعتبار سے زیادہ ثابت ہے امام طحاوی فرماتے ہیں اگر دیگر صحابہ کرام کی روایات سند کے اعتبار سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے برابر بھی ہو جائیں تب بھی یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تشہد اپنی طرف سے نہیں پڑھا جا سکتا بلکہ جو الفاظ مروی ہیں وہی پڑھے جائیں اور جو کچھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور دیگر صحابہ کرام کی روایات میں اضافہ ہے اور پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ اپنے شاگردوں سے اس پر قسم لیتے تو ثابت ہوا کہ تشہد ابن مسعود پر ہی عمل زیادہ بہتر ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۷ ـــــــ نماز میں سلام کا طریقہ

ایک جماعت کے نزدیک نماز کے آخر میں صرف ایک سلام سامنے کی طرف پھیرا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں صرف ایک سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم" کے الفاظ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرا جائے۔ وہ کہتے ہیں پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حضرت مصعب بن ثابت راوی سے صرف محمد بن عبدالعزیز دراوردی نے روایت کی ہے جب کہ حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دیگر حضرات اس کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت محمد بن عمرو نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی نظر آتی۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ضبط و حفظ کے لحاظ سے بلند مقام کے مالک ہیں نیز حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت فرمائی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوموسیٰ، ابن مسعود، عمار بن یاسر، عبداللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء بن عازب، وائل بن حجر، ابومالک اشعری، طلق بن علی، اوس بن اوس (یا اوس بن ابی اوس) رضی اللہ عنہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل اسی طرح منقول ہے اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سلام کی روایت پیش کرے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث آپ پر موقوف ہے مرفوع نہیں، اگر مخالف، حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک سلام کا ذکر ہے تو جواباً کہا جائے گا کہ کوفیوں کی ایک جماعت نماز جنازہ میں ایک ہلکا سا سلام پھیرتی ہے اور باقی نمازوں میں وہ دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں لہٰذا دونوں حدیثوں پر اس طرح عمل ہوگا کہ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دونوں طرف سلام مذکور ہے وہاں عام نمازیں مراد ہیں اور جہاں ایک سلام کا ذکر ہے اس سے نماز جنازہ مراد ہوگا۔

لہٰذا جمہور کا مسلک یہی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرا جائے صحابہ کرام کا یہی عمل تھا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸ ـــــــ نماز میں سلام فرض ہے یا سنت!

نماز میں سلام کی کیا حیثیت ہے فرض ہے یا سنت! اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سلام فرض ہے لہٰذا جو شخص سلام

کے بغیر نماز سے باہر آئے اس کی نماز فاسد ہو۔ پہلی ان کی دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال (باہر لانے والا) سلام پھیرنا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تشہد کی مقدار بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے جب کہ تیسرا قول یہ ہے کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے۔

دوسرے دو گروہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب نمازی آخری سجدے سے سر اٹھائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لہٰذا معلوم ہوا کہ "احلالها التسليم" کا مطلب وہ نہیں جو پہلے گروہ کی مراد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پہلے ہی مکمل ہو چکی اب نماز سے باہر آنے کے لیے لفظ سلام استعمال کیا جائے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث شریف میں "واحرامها التكبير" کے الفاظ بھی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی تو سلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے کسی کام کو شروع کرنے کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنا ضروری ہیں جن کا حکم دیا گیا لیکن اس سے باہر آنے کے لیے مامور بہ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے مثلاً جو عورت عدت گزار رہی ہو اس سے نکاح کرنا منع ہے اور اگر کر لیا تو نافذ نہیں ہو گا اسی طرح جو عورت طہارت کی حالت میں نہ ہو (حائضہ ہو) اسے اس حالت میں طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کسی نے اس حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ گناہ گار ہو گا، یہی صورت نماز کی ہے کہ اس کا آغاز تکبیر کے سوا نہیں ہو سکتا لیکن باہر آنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے نماز فاسد نہ ہو گی۔

جن لوگوں کے نزدیک آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی پیش کردہ روایت میں اختلاف ہے کہیں یہ ہے کہ جب وہ آخری سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گی، کہیں اس طرح ہے کہ جب امام نماز مکمل کر کے بیٹھے اور سلام پھیرنے سے پہلے وہ یا ان لوگوں میں کوئی ایک بے وضو ہو جائے جن کے ساتھ وہ نماز مکمل کر رہا ہے تو نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی ہے کہ جب نمازی نماز کے آخر (آخری سجدے) سے سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اسے نہ لوٹائے

ان میں سے پہلی اور تیسری روایت دونوں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں تیسرا گروہ جن کے نزدیک تشہد کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور سلام فرض نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد سکھایا اور فرمایا جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اسے پورا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تشہد سے نماز مکمل ہو جاتی ہے سلام پھیرنا اس کا اعلان ہے۔ اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے معلوم ہوا یہ فرض (واجب) ہے لہٰذا اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہو گی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹ ———— وتر

وتروں کے بارے میں تین قسم کے نظریات ہیں ایک گروہ کے نزدیک وتر صرف ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔ دوسرے دونوں

گروہوں کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ انہیں دوبار سلام کے ساتھ مانتا ہے یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے' جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کے استدلال کا یوں جواب دیتے ہیں کہ "وتر ایک رکعت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلی جوڑا جوڑا نماز کو وتر (طاق) بنا دیتی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک رکعت نماز ہے کیونکہ حضور علیہ اسلام نے ایسی نماز سے منع فرمایا نیز آپ نے فرمایا نماز دو' دو رکعتیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص چاہے پانچ یا سات رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھے ایک روایت میں تین کا ذکر ہے اور جس سے نہ ہو سکے وہ ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے تو ممکن ہے یہ تین وتروں کے حکم سے پہلے کی بات ہو اس وقت انہیں اختیار تھا کہ جیسے چاہیں پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہوگیا تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ حضرت عروہ' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے اور ان میں قعدہ نہ کرتے اسے ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ اس میں منفرد ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے جو عام راویوں نے روایت کیا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا اکثر پر اعتماد کیا جائے۔

نیز حضرت عروہ نے ہی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے کہ سرکاردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات پڑھتے اور ہر دو دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے ایک روایت میں ان ہی سے تیرہ رکعات کا ذکر ہے پس یہ حدیث مضطرب ہے اور وہ جو حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر ایک رکعت ہے تو ان دونوں حضرات سے وتروں کی تین رکعات بھی مروی ہیں لہٰذا تاویل ضروری ہے حضرت سعد' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے تو جن حضرات نے ان سے ایک رکعت نقل کی ہے ان کی اکثریت نے ان سے تین رکعات کی روایت بھی کی ہے۔ وتروں کے تین رکعات ہونے سے متعلق احادیث حدتواتر کو پہنچتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نماز فجر سے پہلے اور طلوع آفتاب کے وقت تین رکعات وتر قضا کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام اور گفتگو ثابت ہے اور وہ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے دو رکعتوں پر سلام پھیرنے والے کے خلاف مروی ہے حضرت عمر فاروق' انس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے سلام نہ پھیرنا بھی ثابت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے اکثر علماء و فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھرا جائے' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب فرض نماز میں دو رکعتوں پر نہیں بلکہ نماز کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ------ فجر کی سنتوں میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہیں جب کہ کچھ حضرات ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان دونوں گروہوں کی دلیل حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ (فرض) نماز کے ساتھ کھڑے ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے---- اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے کہا کہ آپ بالکل قرأت نہیں کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے تیسرے گروہ کے نزدیک

فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کا پڑھنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ انس بن مالک اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۂ کافرون سورہ اخلاص اور دیگر آیات پڑھتے تھے۔ بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں طویل قیام کی فضیلت مروی ہے اور آپ سے فجر کی دو سنتوں کی عظمت بھی منقول ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قیام کو ترک کیا جاتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۱ ——— عصر کے بعد دو رکعتیں

عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں! ایک گروہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عصر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے، دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ، عائشہ صدیقہ، معاذ بن عفراء ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن سفیان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو درحقیقت یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کیونکہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بنوتمیم کا وفد آنے کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے اور انہیں عصر کے بعد قضا کیا لیکن آپ نے دوسروں کو ایسے کرنے سے منع فرما دیا۔

باب ۶۲ ——— امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں

امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں بعض حضرات کے نزدیک اس کے دائیں بائیں اور بعض کے نزدیک پیچھے کھڑے ہوں۔

جن حضرات کے نزدیک دائیں بائیں کھڑے ہوں ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا مقام ہاجرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا جب (کل) تین نمازی ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے۔

دوسرے حضرات، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف پھیر دیا پھر حضرت جبار ابن صخر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے اپنے پیچھے کر دیا ——— حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کا، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی عمل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔

قیاس کے ذریعے بھی اس دوسرے موقف کو ترجیح حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک نمازی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

ہوتا ہے جب کہ دو سے زیادہ نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ دو کے بارے کیا حکم ہوگا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور اس سے زائد جماعت ہے۔

وراثت کے سلسلے میں بھی دو کا حکم وہی ہے جو جمع کا ہے مثلاً ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر وہ تین ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا اسی طرح دو کو بھی تیسرا حصہ ہی ملتا ہے۔

بنا بریں یہاں دو نمازیوں کو جمع پر قیاس کرتے ہوئے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۳ ——— نمازِ خوف کا طریقہ

بعض لوگوں کے نزدیک نمازِ خوف ایک رکعت ہے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر حالت اقامت میں چار، سفر میں دو اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے "اور جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے کہ اپنا اسلحہ پکڑے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی جائے۔ پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس آیت کریمہ کے مطابق امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور چونکہ یہ اس حدیث کے خلاف ہے لہٰذا قرآن پاک پر عمل ہوگا اور اس کے مقابل حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد کے علاوہ جن لوگوں نے روایت کیا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس نص قرآنی کی طرح مروی ہے۔

اور یہ بات محال ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھے اور مقتدی ایک رکعت لہٰذا امام اور مقتدی دونوں پر دو دو رکعتیں لازم ہیں۔ حضرت ابن عباس، جابر اور زید رضی اللہ عنہم سے ایک ایک رکعت کی قضا مروی ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق دونوں گروہ ایک ہی وقت نماز شروع نہ کریں۔ قرآن پاک سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت امام سے پہلے نہ پڑھے تاکہ امام سے پہلے مقتدی کا اپنی نماز پورا کرنا لازم نہ آئے اور نہ ہی امام دو مرتبہ ایک نماز ادا کرے کیونکہ دو مرتبہ نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا ہے۔

پھر حضرت جابر اور ابو عیاش رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر پہلا گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ سجدہ کرے اسی طرح کریں حتیٰ کہ اکٹھے سلام پھیریں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن طرفین کے نزدیک دونوں گروہ باری باری آئیں۔

باب ۶۴ ——— حالت جنگ میں سوار کا سواری پر نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ سواری سے اتر نہ سکتا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے دن عصر کی نماز ادا نہ کر سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر سوار لڑ رہا ہو تو سواری پر نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہوا ور اترنا بھی ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھ سکتا ہے جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے دن نماز نہ پڑھنے کا تعلق تو ممکن ہے، آپ لڑائی میں مصروف ہوں اور یہ عمل ہے جو دوران نماز جائز نہیں اور ہو سکتا ہے ان دنوں سواری کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ سواری کی حالت میں نماز مباح نہ تھی اور اس سلسلے میں آیت کریمہ "فرجالاً اور رکبانا" بعد میں نازل ہوئی اب حالت جنگ میں سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح زمین پر ہو لیکن کھڑے ہونے کی صورت میں درندے یا کسی انسان کی طرف سے قتل کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۶۵ —— کیا استسقاء کی نماز ہے!

طلب بارش کے لیے صرف دعا مانگی جائے یا نماز بھی پڑھی جائے اگر نماز پڑھی جائے تو قرأت بلند آواز سے ہو یا آہستہ؟ خطبہ پڑھا جائے یا نہ؟

ایک گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں کے نزدیک استسقاء کے لیے صرف دعا ہے نماز نہیں ان کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ طویل روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے بارش کے لیے دعا کیجئے تو آپ نے دعا فرمائی حتیٰ کہ مسلسل ایک ہفتہ بارش رہی۔ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو یوسف اور دیگر فقہاء کرام کے نزدیک استسقاء کے لیے دو رکعتیں نماز پڑھی جائے اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اور عید کی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زید، عباد بن تمیم کے چچا، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی مختلف روایات میں استسقاء کے لیے نماز، اس میں جہری قرأت، چادر الٹانے اور خطبہ کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جس طرح مخصوص دنوں میں پڑھی جانے والی نمازوں یعنی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت ہے نماز استسقاء میں بھی قرأت جہری ہو اور چونکہ عیدین کی طرح استسقاء کا خطبہ ضروری نہیں لہٰذا نماز کے بعد ہو گا۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں اگرچہ دعا مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کی نفی نہیں ہے یوں اس سلسلے میں مروی تمام روایات پر عمل ہو سکتا ہے

باب ۶۶ —— سورج گرہن کی نماز

سورج گرہن کی نماز (نماز کسوف) میں کتنے رکوع ہیں؟ اس سلسلے میں پانچ مذاہب ہیں پہلا یہ کہ ایک رکعت میں دو رکوع ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دوسرا یہ کہ ہر رکعت میں چار رکوع ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی تھا۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ کوئی تعداد مقرر نہیں جب تک سورج روشن نہ ہو جائے رکوع اور سجدہ کرتے رہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ یہ نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہے۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو، علی المرتضیٰ، سمرہ، ابو بکرہ، نعمان اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں عام نمازوں کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر دعا و استغفار میں مشغول ہو جائیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

لہٰذا نماز کو طویل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مختصر پڑھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن رکوع و سجود کی تعداد وہی ہے جو عام نمازوں میں ہے۔

مختلف روایات میں جو ایک رکعت میں دو یا تین یا چار رکوع بیان ہوئے ہیں درحقیقت نماز کی طوالت کے باعث ان حضرات پر اصل حقیقت واضح نہ ہو سکی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب تمام فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ۶ ——— نماز کسوف کی قرأت

نماز کسوف میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ! بعض حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک آہستہ قرأت کی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ سے کوئی آواز نہ سنی۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز کسوف میں جہری قرأت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ دن کی نمازیں دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں مثلاً ظہر و عصر تو ان میں قرأت آہستہ ہوتی ہے اور بعض نمازیں کبھی کبھی ہوتی ہیں جیسے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہیں ان میں جہری قرأت ہے تو نماز کسوف چونکہ کبھی کبھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس میں جہری قرأت ہوگی۔

جہاں تک حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ہو سکتا ہے انہوں نے دُور ہونے کی وجہ سے قرأت نہ سنی ہو۔

باب ۶۵ ——— رات اور دن کے نوافل

بعض حضرات کے نزدیک رات ہو یا دن ایک سلام کے ساتھ صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور شاید یہ مرفوع روایت ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ حضرت عمری نے بھی بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دن کے وقت چار رکعات تک اور رات کو آٹھ رکعات تک نوافل ایک سلام سے پڑھے جا سکتے ہیں دن کے نوافل میں تو تینوں حنفی ائمہ متفق ہیں البتہ رات کے نوافل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے جن میں سے تین وتر اور آٹھ نفل ہوتے زوال شمس کے بعد بھی آپ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جمعہ کے بعد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بعد بھی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا فرمائے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رات اور دن میں دو دو رکعتوں سے متعلق روایت کا تعلق ہے تو آپ ہی کا عمل دن کی چار رکعات سے متعلق مروی ہے۔

لہٰذا اس پہلی روایت کا اعتبار نہ رہا اور اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔

باب ۶۹ ——— جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعۃ المبارک کی دو فرض، نماز کے بعد سنتوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چار سنتیں ہیں، بعض فقہاء دو رکعتیں مانتے ہیں اور ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چھ رکعات ہیں پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دوسرے حضرات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تیسرا گروہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو آپ نے اس کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعات ادا کیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات پڑھتے ہوں اور پھر دو رکعتوں کا اضافہ فرمایا البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے چار رکعات پڑھی جائیں پھر دو رکعتیں تاکہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ——— بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے یا نہیں

بیٹھ کر نوافل پڑھنے والا رکوع اسی حالت میں کرے یا کھڑا ہو کر رکوع میں جا سکتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے کبھی بیٹھ کر کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اسی حالت سے رکوع میں جاتے اور اگر بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی اسی حالت میں کرتے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے ان کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے تو یہ حدیث پہلی روایت کے

خلاف نہیں کیونکہ آپ کا بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے کے خلاف نہیں اور آپ کا کھڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح بھی جائز ہے بنا بریں دوسری روایت اولیٰ ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ا — مساجد میں نوافل ادا کرنا

بعض حضرات کے نزدیک مساجد میں نوافل ادا کرنا صحیح نہیں صرف وہی نماز مسجد میں پڑھی جائے جس کی ادائیگی لازم ہے مثلاً ظہر یا مغرب کے بعد کی دو رکعتیں (سنتیں)، تحیۃ المسجد کی نماز ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نوافل پڑھتے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ نماز گھر میں پڑھی جائے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مجھے یہ نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔

دوسری جماعت جن میں امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں بھی نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھر میں افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرا تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں نوافل ادا کئے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی نہ رہا۔ لہٰذا مسجد میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں لیکن گھر میں افضل ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی غیر فرض نماز گھر میں بہتر ہے۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

باب ۲ — وتروں کے بعد نفل پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک وتر ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان شب پڑھنے لگے اور آخر میں رات کے آخری حصے میں وتروں کی ادائیگی مستقل ہو گئی اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت ہے۔

بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان، ابو بکر صدیق، علی المرتضیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جو شخص رات کو وتر پڑھے پھر نفل پڑھنا چاہیے تو وتر دوبارہ پڑھے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

حضرت انس، ابو امامہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن رات کے آخر میں وتر پڑھنے سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ اس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں لہٰذا نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر پڑھنے والی بات صحیح نہ ہوئی اگر کہا جائے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں وتروں کے بعد جن دو رکعتوں کا ذکر ہے، ہو سکتا ہے وہ صبح کی دو رکعات ہوں تو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے صحیح نہیں ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کی رات کی نماز سے متعلق سوال ہوا تھا آپ نے اس کا جواب دیا دوسری وجہ یہ کہ وہ رکعتیں آپ نے بیٹھ کر ادا کیں جب کہ صبح کی دو رکعتیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں جہاں تک دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد رکعات کے طاق نہ رہنے کا تعلق ہے تو اس کا جواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ اگر میں تین اونٹ ذبح کروں پھر دو ذبح کروں تو کیا یہ طاق نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتر نہیں ٹوٹتے۔

باب ۳ ـــــ شبینہ نماز کی قرأت

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے یا آہستہ، اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک آواز بلند کرنا ضروری ہے وہ حضرت ابن عباس اور حضرت ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ رات کو نماز پڑھتے تو گھر سے باہر آواز آتی۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے چاہے آہستہ، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قرأت میں کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے تو یہ حدیث جامع ہے اس سے حضرت ابن عباس اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایت کا رد نہیں ہوتا بلکہ دونوں پر عمل ہوتا ہے۔

باب ۴ ـــــ ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

ایک جماعت کے نزدیک ایک رکعت میں صرف ایک سورت پڑھنا جائز ہے۔ اس سے زائد نہیں ان کا استدلال حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں کیونکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھتے تھے نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قرأت ہو، حضرت ابن عمر مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتیں جمع فرماتے تھے دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ لہٰذا روایات کے تواتر اور صحت سند کے اعتبار سے اس مفہوم کی روایات کو ترجیح حاصل ہے۔

نیز قیاس بھی اس کا مؤید ہے اور وہ اس طرح کہ جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملائی جاتی ہے تو وہاں بھی دو سورتیں جمع ہو جاتی ہیں حالانکہ اسے مخالف فریق بھی جائز جانتا ہے۔

باب ۵ ـــــ قیام رمضان گھر میں افضل ہے یا باجماعت

رمضان المبارک کی راتوں میں نوافل امام کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا تنہا گھر میں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک امام کے ساتھ قیام افضل ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر لوٹے اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک میں نوافل امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اسی طرح کئی دیگر صحابہ کرام بھی الگ نماز پڑھتے تھے۔

دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یوں ہوگی کہ گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے باقی رات بھی عبادت میں لکھی جاتی ہے

امام طحاوی فرماتے ہیں ان آثار و روایات سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نوافل تنہا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔
نوٹ: حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے حضرت امام نووی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کہ آدمی کی گھر میں پڑھی جانے والی نماز افضل ہے، کے عموم سے وہ نفل نماز خارج ہے جس کے لیے جماعت مشروع ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے مثلاً عید کی نماز سورج گرہن اور استسقاء کی نماز اور اسی طرح نمازِ تراویح اور تحیۃ المسجد کی نمازیں گھر میں افضل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسجد، صحرا اور میدانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

باب ۶ — مفصل میں سجدہ ہے یا نہیں

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں سورہ بروج تک طوال مفصل ہے سورہ بروج سے "لم یکن الذین کفروا" تک اوساط مفصل اور اس کے بعد والناس تک قصار مفصل کہلاتا ہے مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ان سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان سورتوں میں بھی تلاوت کے سجدے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا معلوم ہوا کہ اس میں سجدہ نہیں دوسرا گروہ اس روایت کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ آپ کا سجدہ نہ کرنا مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ہو سکتا ہے اس وقت آپ باوضو نہ ہوں۔
(۲) ممکن ہے یہ وہ وقت ہو جب سجدہ کرنا جائز نہیں۔
(۳) شاید اُس وقت سجدہ اختیاری ہو واجب نہ ہو۔
(۴) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔

جب یہ چار احتمالات پائے گئے تو دیکھنا ہوگا کہ کیا آپ نے اس کے علاوہ بھی کبھی مفصل کی سورتیں پڑھتے ہوئے سجدہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو پہلے تین احتمالات میں سے کوئی احتمال ہو سکتا ہے چوتھا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو ہم میں سے ہر شخص نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی اُٹھائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص کو بعد میں حالتِ کفر میں قتل ہوتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو درداء اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مفصل کی سورتوں میں سجدوں کا قول اور عمل مروی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال دو مرتبہ آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھا لہذا آپ نسخ اور تبدیلی کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے اسلام لائے تو آپ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کا زیادہ علم ہے تو جب یہ حضرات مفصل میں سجدوں کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً مفصل میں آیاتِ سجدہ ہیں۔

باب ___ گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کو پانے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے ایک گروہ کے نزدیک وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے کسی وقت کی نماز ہو ان حضرات کی دلیل حضرت محجن دئلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر پر ادا کی پھر مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا صحابہ کرام آپ کے گرد تھے اس کے بعد نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا نماز کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں! میں نے عرض کیا مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تو کس چیز نے تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا میں نے عرض کیا، میں گھر میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھو اگرچہ گھر میں پڑھ چکے ہو، حضرت ابوذر اور یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک، فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں امام کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع کرنا ہے اور چونکہ بعد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز نفل ہوئی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے لہٰذا مغرب کے بعد بھی جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے ممانعت پہلی روایت کے لیے ناسخ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام نافع بن اجبل رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں مغرب کی نماز کے لیے مسجد میں جاتا تو کچھ لوگوں مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا وہ صحابہ کرام گھر میں مغرب کی نماز ادا کرتے پھر مسجد میں جماعت میں شریک نہ ہوتے۔

باب ___ خطبۂ جمعہ کے وقت نماز پڑھنا

جو شخص مسجد میں اس وقت آئے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا وہ دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے؟

اس مسئلے میں دو موقف ہیں ایک یہ کہ وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ جب کہ دوسرا موقف اس کے خلاف ہے۔

پہلا گروہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو یہ اس وقت کی بات جب نماز میں گفتگو کرنا جائز تھا پھر جب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہو گئی تو خطبہ میں بھی کلام کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو شخص پہلے سے مسجد میں ہو وہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتا تو باہر سے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے

پہلے دو رکعتیں پڑھے، تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کے بارے میں ہے جب نماز پڑھنا جائز ہو یہی وجہ ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت، دوپہر کو یا غروب شمس کے وقت مسجد میں آئے اس کے لیے دو رکعتیں پڑھنا جائز نہیں۔ احناف بھی اسی دوسرے مسلک کے قائل ہیں۔

باب۹ ــــ فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا وہ سنتیں پڑھ سکتا ہے؟ ایک گروہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں، نیز ان کا استدلال اس روایت سے بھی ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو تین بار فرمایا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ علاوہ ازیں ایک شخص آیا اور اس نے جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوا سلام پھیرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! کیا اسے نماز شمار کرتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا اسے جو تنہا ادا کی ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سنتیں ادا نہ کی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ سنتیں ادا کر کے میں جماعت میں شریک ہو سکوں گا تو وہ پہلے سنتیں پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز پڑھا رہا تھا تو آپ نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ ان کا اپنا قول ہے مرفوع حدیث نہیں دیگر روایات میں جو ممانعت ہے وہ جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے سے متعلق ہے اگر مسجد کے بالکل آخر میں یا کسی کونے میں پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہو کوئی حرج نہیں علاوہ ازیں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید وارد ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

باب۵ ــــ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

اگر کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہوں تو کیا وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز جائز ہوگی یا نہیں۔ اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کیسے پہنا جائے ــــ

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا مذہب یہ ہے کہ دو کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کسی کو دوسرا کپڑا حاصل نہ ہو تو ایک کو اپنے اوپر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے بطور تہبند استعمال کیا جائے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کپڑا لپیٹ کر نماز نہ پڑھے اور یہودیوں سے مشابہت کا اختیار نہ کرو اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہبند کے طور پر استعمال کرے۔ تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج

نہیں چاہیے دوسرے کپڑے پر قادر بھی ہو ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیا ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (بعض اوقات) ایک سے زائد کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جہاں تک ایک کپڑے کو پہننے کے طریقے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی اسی صورت میں مروی ہے اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔ البتہ کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو ازار بھی باندھی جا سکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھوں پر ڈالو اور تنگ ہو تو ازار باندھ کر نماز پڑھو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے تہبند۔ باندھنے کی بجائے اس کے کناروں کو کاندھوں پر دائیں بائیں کر کے ڈالا جائے۔

باب ۸۱ ـــ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ کچھ حضرات نے شدت اختیار کرتے ہوئے اسے فاسد قرار دیا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں (ضروری نہیں)، پوچھا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں عرض کیا ان کا گوشت استعمال کرنے کے بعد وضو کرنا ہوگا فرمایا ہاں۔ اس مضمون کی دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنا اس لیے نہیں کہ وہ جگہ ناپاک ہے ورنہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز جائز نہ ہوگی اور ناپاک جگہ کوئی بھی ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں اس میں اونٹوں کے باڑے کی تخصیص نہیں ممانعت کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونٹوں کے مالک عام طور پر ان کی آڑ میں پیشاب کرتے ہیں لہذا انہیں جگہ کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شریک کی روایت میں ہے یا اس لیے منع کیا گیا کہ اونٹ وحشی جانور ہے لہذا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے جیسے حضرت یحیٰی بن آدم کی روایت میں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے گویا مطلقاً ممانعت نہیں۔ قیاس بھی اسی دوسرے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ گوشت اور پیشاب کے اعتبار سے اونٹ اور بکری کا حکم ایک ہے اور جب بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے تو اونٹوں کے باڑے میں بھی جائز ہوگی حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۸۲ ـــ عید کی نماز دوسرے دن پڑھنا

بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگر عید کے دن نمازِ عید رہ جائے تو دوسرے دن پڑھی جائے جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ دوسرے دن یہ نماز نہ پڑھی جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید کا چاند نظر آیا دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد چاند

دیکھنے کی اطلاع ملی، آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید گاہ میں جا کر ان کو نماز پڑھائی۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حدیث جو تم نے پیش کی ہے حفاظِ حدیث نے حضرت ہشیم (راوی) سے روایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا حضرت یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں وہ نماز پڑھنے کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ عید گاہ کی طرف جانا محض دعا اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے تھا چنانچہ اسی مقصد کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی عورتوں کو بھی عید گاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

تو جب حدیث پاک سے اس اختلاف کا فیصلہ نہ ہوا تو قیاس کی طرف رجوع کیا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نمازیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اسی دن ان کو قضا کیا جا سکتا ہے مثلاً پانچ اوقات کی نمازیں ہیں، ایسی نمازیں دوسرے دن بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اس دن کے باقی کسی حصے میں انہیں نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ نمازیں دوسرے دن بھی پڑھنا جائز نہیں مثلاً جمعۃ المبارک کی نماز ہے۔ جب عید کی نماز کو دیکھا تو وہ دوسری قسم کی نمازوں کے مشابہ ہے لہٰذا اگر پہلے دن نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن بھی نہیں پڑھیں گے۔

باب ۸۳ ——— کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

کعبہ شریف کی عمارت میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک جماعت کے نزدیک ناجائز ہے ان کی دلیل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ قبلہ ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ انہوں نے متعدد روایات سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیت اللہ شریف داخل ہوئے جب باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے بتایا کہ سامنے کی طرف ——— چونکہ حضرت اسامہ بن زید سے دو مختلف روایتیں آئی ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جائے گا۔ اور وہ نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیت اللہ شریف کی پوری عمارت قبلہ ہے اور وہاں نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ بیت اللہ شریف کی عمارت کے باہر نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے حالانکہ وہاں عمارت کے کسی ایک کونے کی طرف رخ کر لیا جائے تو نماز جائز ہوگی اسی طرح عمارت کے اندر بھی ایک کونے کی طرف رخ ہو گیا تو نماز جائز ہوگی۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کے بعد بات فرمانے کا تعلق ہے کہ یہ قبلہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر تم یہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو تو امام کا قبلہ یہ ہے ——— اس کا مطلب یہ نہیں کہ عمارت کے اندر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔